A-PDF Watermark DEMO: Purchase from www.A-PDF.com to remove the watermark
perfect24u.com

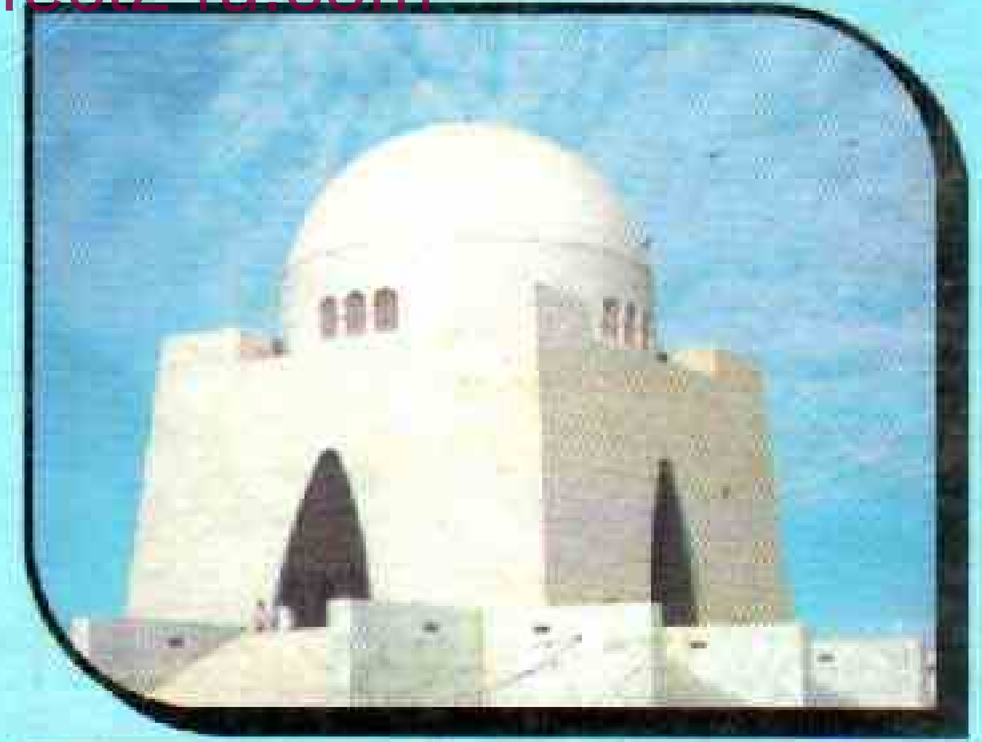

مطالعہ پاکستان

برائے

جماعت نہم

FREE FROM GOVERNMENT
NOT FOR SALE

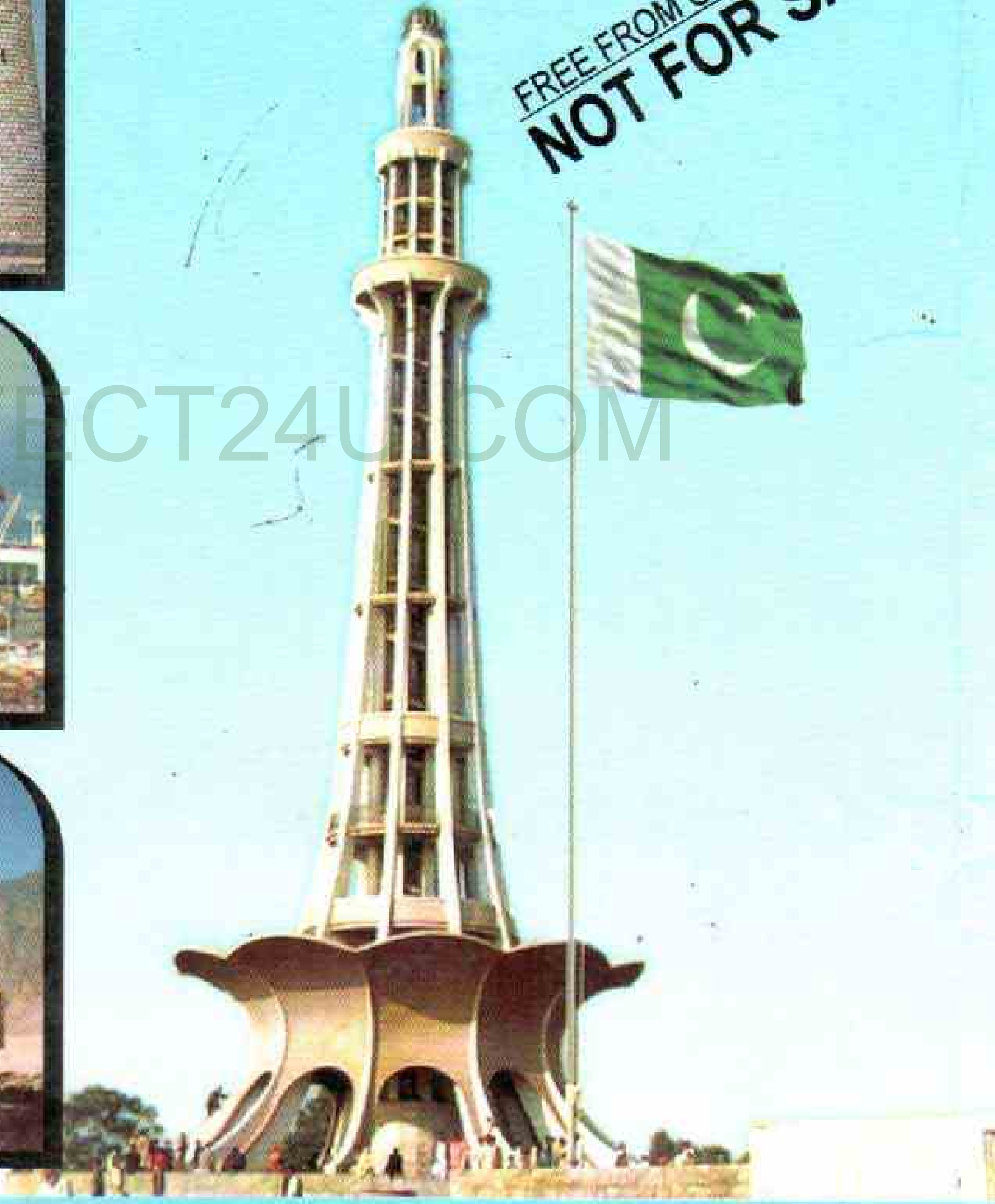

PERFECT24U.COM

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

perfect24u.com

مطالعہ پاکستان

مطالعہ پاکستان

برائے
نہم

برائے

13700

جماعت نہم

1370

PERFECT24U.COM

حیات محمد

خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

perfect24u.com

جملہ حقوق بحق خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور محفوظ ہیں۔

تیار کردہ: خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

منظور کردہ: وفاقی وزارت تعلیم (شعبہ نصاب)، حکومت پاکستان، اسلام آباد

بمطابق مراسلہ نمبر: F.6-8/2009-SSG مورخہ: 28 مئی 2010

نگران نظر ثانی کمیٹی: سید بشیر حسین شاہ، ڈائریکٹر نظامت نصاب و تربیت اساتذہ، خیبر پختونخوا ایبٹ آباد

نظر ثانی:
- ☆ عبدالرشید پرنسپل، گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 3، ایبٹ آباد
- ☆ سعید شاہ، اسسٹنٹ پروفیسر، گورنمنٹ پوسٹ گریجویٹ کالج نمبر 1، ایبٹ آباد
- ☆ حبیب الرحمٰن، سی ٹی، گورنمنٹ ہائی سکول نمبر 4، ایبٹ آباد
- ☆ مسز سمیرا بخاری، ایس ایس، نظامت نصاب و تعلیم اساتذہ خیبر پختونخوا، ایبٹ آباد
- ☆ مس حمیرا امداد، پروف ریڈر، خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

PERFECT24U.COM

ایڈیٹر: محمد حسین ماہر مضمون (سوشل سائنس)
خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

طباعت زیر نگرانی و رہنمائی:
عصمت اللہ خان گنڈاپور، چیئرمین
سعید الرحمٰن، ممبر (ای اینڈ پی)
خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور

تعلیمی سال: 2020-21

ویب سائٹ: www.kptbb.gov.pk
ای میل: membertbb@yahoo.com
فون نمبر: 091-9217159-60

perfect24u.com

فہرست

نمبر شمار	عنوان	صفحہ نمبر
1	پاکستان کی نظریاتی اساس	1
2	قیامِ پاکستان	16
3	ارضِ پاکستان	40
4	تاریخ پاکستان	72

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

رشوت دینے اور لینے والے پر
اللہ تعالیٰ کی لعنت ہے۔
(ابن ماجہ)

PERFECT24U.COM

حرام مال سے اللہ تعالیٰ
صدقہ قبول نہیں کرتا۔
(احمد)

perfect24u.com

پاکستان

باب 1

پاکستان کی نظریاتی اساس

ہمارے وطن پاکستان کا قیام تاریخ میں غیر معمولی اہمیت رکھتا ہے۔ پاکستان ایک نظریے کی بنیاد پر قائم کیا گیا۔ اسی وجہ سے پاکستان کو ایک نظریاتی ریاست کہا جاتا ہے۔ نظریاتی ریاست وہ ہوتی ہے جس کے افراد اپنے نظامِ حیات اور قومی کردار کی تشکیل اپنے نظریے کی روشنی میں کرتے ہیں۔ پاکستان جس نظریے کی بنیاد پر قائم کیا گیا وہ نظریۂ پاکستان کہلاتا ہے۔ نظریۂ پاکستان کو سمجھنے کے لیے یہ ضروری ہے کہ ہم پہلے یہ جان لیں کہ نظریہ کیا ہوتا ہے۔ یہ کن عناصر سے مل کر وجود میں آتا ہے اور اس کی اہمیت کیا ہے۔

نظریہ کا مفہوم

PERFECT24U.COM

ہر انسان کی زندگی کا ایک خاص مقصد ہوتا ہے جس کے حصول میں اُس کے عقائد، عقل، علم اور معاشرتی اقدار اُس کی رہنمائی کرتے ہیں اس طرح ہر قوم کی اجتماعی قومی زندگی کا بھی ایک مقصد متعین ہوتا ہے جس کے حصول کے لیے اُس قوم کے افراد ایک اجتماعی سوچ اور فکر کی روشنی میں مشترکہ جدوجہد کرتے ہیں۔ یہی اجتماعی سوچ اور فکر اُس قوم کا نظریہ کہلاتا ہے۔ مثال کے طور پر قیامِ پاکستان سے پہلے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کا قومی مقصد ایک ایسی مسلمان ریاست کا قیام تھا جہاں وہ آزادی سے اپنی زندگی بسر کر سکیں۔ اس مقصد میں جس اجتماعی سوچ اور فکر نے اُن کی رہنمائی کی وہ یہ تھی کہ مسلمان ہندوؤں سے الگ ایک منفرد قوم ہیں لہٰذا اُن کا اپنا ایک الگ وطن ہونا چاہیے۔ یہی قومی مقصد اور اسے حاصل کرنے کے پیچھے کارفرما اجتماعی سوچ نظریۂ پاکستان کہلائی۔

نظریے مختلف اقسام کے ہوتے ہیں۔ بعض نظریوں کی بنیاد مذہب ہوتا ہے اور ان کا مقصد کسی خاص مذہب کے بنیادی رہنما اُصولوں کی روشنی میں ایک سماجی اور معاشرتی نظام کا قیام ہوتا ہے۔ سیاسی نظریات کا مقصد ایک خاص قسم کا سیاسی نظام اور طرزِ حکومت کا قیام ہوتا ہے جو اُس نظریے کے پیروکاروں کی سوچ کے

perfect24u.com

مطابق اُن کی زندگی میں بہتری لا سکے۔ مختلف قسم کے اقتصادی نظریات کسی قوم کو درپیش اقتصادی مسائل کا حل پیش کرتے ہیں۔

نظریہ پاکستان بیک وقت ایک مذہبی، سیاسی اور اقتصادی نظریہ تھا۔ مذہبی لحاظ سے اسکا مقصد ایک ایسی ریاست کا حصول تھا جہاں جنوبی ایشیاء کے مسلمان اپنے مذہب کے رہنما اُصولوں کے مطابق زندگی گزار سکیں۔ سیاسی لحاظ سے نظریہ پاکستان کا مقصد جنوبی ایشیا کے مسلمانوں کو ہمیشہ کے لیے ہندوٗ اکثریت کے یقینی غلبہ سے بچانا تھا جبکہ اقتصادی لحاظ سے اس کا مقصد معاشی استحصال کا خاتمہ اور تمام شہریوں کو ترقی کے یکساں مواقع فراہم کرنا تھا۔ یوں نظریہ پاکستان ایک منفرد اہمیت کا حامل تھا۔

نظریہ کے مآخذ

جو عناصر نظریہ کو تشکیل دیتے ہیں وہ اس کے مآخذ کہلاتے ہیں۔ نظریات کی تشکیل میں کئی عناصر اپنا کردار ادا کرتے ہیں۔ جن میں مذہبی اور اخلاقی اقدار، ثقافت، تہذیب، تاریخ، معاشی اور معاشرتی روایات شامل ہیں۔ چونکہ ہر قوم کی مذہبی اقدار، تہذیب، تاریخ اور معاشرتی روایات الگ الگ ہوتی ہیں اس لیے ان کے نظریات بھی ایک دوسرے سے الگ اور منفرد ہوتے ہیں۔

PERFECT24U.COM

نظریے کی ضرورت اور اہمیت

نظریہ کسی بھی قوم کے افراد میں اتحاد و یگانگت اور قومی مقاصد کے حصول کے لیے صحیح سمت میں رہنمائی کا باعث بنتا ہے۔ نظریہ سماجی و معاشی اُمنگوں کے اظہار کا دوسرا نام ہے۔ نظریہ جن قومی مقاصد کے حصول میں معاون ثابت ہوتا ہے وہ درج ذیل ہیں۔

۱۔ نظریہ کسی معاشرے یا قوم کے افراد کو متحد رکھنے میں سب سے اہم کردار ادا کرتا ہے کیونکہ جب معاشرے یا قوم کے تمام افراد کی سوچ ایک جیسی ہو تو اُن میں مثالی اتحاد قائم ہوتا ہے اور اختلافات کم ہو جاتے ہیں۔

۲۔ نظریہ ملکی آئین اور دیگر قوانین بنانے میں قوموں کی رہنمائی کرتا ہے۔ نظریاتی قوموں کو قانون

perfect24u.com

سازی میں مشکل پیش نہیں آتی کیونکہ نظریہ کی شکل میں اُن کے سامنے بنیادی رہنما اُصول پہلے سے موجود ہوتے ہیں۔

۳۔ نظریہ قوموں کی ثقافت، تہذیب، معاشرتی اور مذہبی اقدار کی حفاظت کرتا ہے۔ کیونکہ نظریہ مشترکہ سوچ کی پیداوار ہے۔ اس لیے نظریہ تہذیب و ثقافت کو پروان چڑھانے میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔

۴۔ نظریہ قوموں میں مشکل حالات کا سامنا کرنے اور مشکلات کو حل کرنے کی اہلیت پیدا کرتا ہے۔ نظریاتی قومیں مشکل سے مشکل حالات میں بھی حوصلہ نہیں ہارتیں اور مسائل کا حل اپنے نظریے کی روشنی میں ڈھونڈتی ہیں۔

۵۔ نظریہ قومی شناخت اور کردار کی تشکیل میں اہم کردار ادا کرتا ہے اور کسی قوم کو باقی اقوام سے ممتاز کرتا ہے۔

۶۔ نظریہ قوم کو بامقصد زندگی کی ترغیب دیتا ہے۔

۷۔ نظریہ علم اور عمل کی طرف رہنمائی کرتا ہے اور مادی ترقی کے ساتھ ساتھ روحانیت اور انسانی ہمدردی کی راہ دکھاتا ہے۔

PERFECT24U.COM

نظریۂ پاکستان کی اساس اور اجزائے ترکیبی

جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کی زندگی کا محور دین اسلام ہے۔ دین کے ساتھ اُن کی محبت اور بحیثیت مسلمان مذہبی شناخت کا تحفظ نظریہ پاکستان کی بنیاد اور محرک بنا۔ نظریہ پاکستان کے اجزائے ترکیبی مندرجہ ذیل ہیں:۔

1۔ دین اسلام اور عقیدہ توحید

نظریہ پاکستان اور مسلمانوں کی جداگانہ قومیت کی بنیاد کلمہ توحید ہے۔ نہ کہ وطن یا نسل۔ ہندوستان کا جب پہلا فرد مسلمان ہوا تو یہاں ایک نئی قوم کی بنیاد پڑ گئی۔

perfect24u.com

2۔ اسلامی نظامِ حیات

اسلام صرف ایک مذہب کا نام نہیں بلکہ ایک مکمل ضابطہ حیات ہے جو انسان کی معاشرتی، سیاسی اور اقتصادی ضروریات کا حل پیش کرتا ہے۔ قیام پاکستان کا مقصد جہاں مسلمانوں کے معاشی، سیاسی، سماجی اور اقتصادی مسائل کا پائیدار حل تھا وہیں اس کا مقصد اسلامی اصولوں کی روشنی میں ایک روشن خیال اور معتدل معاشرے کا قیام بھی تھا۔

3۔ اسلام میں حاکمیت اعلیٰ کا تصور

اسلامی نقطۂ نظر سے انسان کی زندگی کا بنیادی مقصد اللہ تعالیٰ کی حاکمیت کو ماننا اور اُس کے رسول ﷺ کی اطاعت ہے۔ انسان کی حیثیت اس دُنیا میں خُدا کے نائب یا خلیفہ کی ہے۔ جنوبی ایشیاء کے مسلمان چاہتے تھے کہ ایک ایسی اسلامی جمہوری ریاست قائم کی جائے جہاں وہ اللہ تعالیٰ کے اقتدار اعلیٰ کے تصور کو عوام اپنے منتخب نمائندوں کے ذریعے عملی جامہ پہنا سکیں۔

PERFECT24U.COM

4۔ معاشرتی انصاف اور مساوات

اسلامی تعلیمات کے مطابق معاشرے میں ذات پات، رنگ ونسل اور مال و دولت کے بل بوتے پر انسانوں میں امتیاز نہیں برتا جاسکتا۔ اگر کسی انسان کو کسی دوسرے انسان پر کوئی فوقیت حاصل ہے تو وہ محض پرہیز گاری اور تقویٰ کی بنیاد پر ہے۔ قرآن پاک میں واضح ارشاد ہے ''ہم نے تمام انسانوں کو ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا پھر اُن کو قبیلوں میں تقسیم کیا تاکہ اُن کی پہچان ہو سکے۔ بلاشبہ اللہ کے ہاں زیادہ عزت والا وہ ہے جو زیادہ متقی اور پرہیز گار ہے''۔

معاشرتی انصاف اور مساوات نظریہ پاکستان کے اجزائے ترکیبی میں اہم عناصر ہیں۔ قیام پاکستان سے قبل جنوبی ایشیاء کے مسلمان معاشرتی ناانصافیوں اور عدم مساوات کا شکار تھے۔ نوآبادیاتی نظام کے زیر اثر وہ نہ صرف جملہ حقوق سے محروم رہے بلکہ معاشی اور معاشرتی زبوں حالی کا بھی شکار ہوئے۔

perfect24u.com

اقلیت میں ہونے کی وجہ سے اُن کو اپنے حقوق سے محروم کیا گیا اور معاشرتی اور معاشی لحاظ سے پسماندہ رکھا گیا۔ اس دور میں نہ صرف مسلمانوں بلکہ اقلیتوں اور نچلی ذات کے ہندوؤں کے ساتھ بھی غیر مساویانہ برتاؤ کیا گیا۔ یہی وجہ ہے کہ نظریہ پاکستان کا ایک اہم مقصد ایک ایسے معاشرے کا قیام تھا جہاں آبادی کے تمام طبقوں کو برابری کی بنیاد پر یکساں اور مساوی حقوق حاصل ہوں۔ مملکتِ پاکستان کے آئین میں تمام شہریوں کو بلا تفریق مذہب، رنگ و نسل برابر کے حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔

5۔ اسلامی طرزِ جمہوریت

اسلامی ریاست جمہوری اُصولوں پر قائم ہوتی ہے لیکن اسلامی جمہوریت کا تصور مغربی جمہوریت سے مختلف ہے۔ اسلامی جمہوریت کے اُصول کے مطابق عوام کی نمائندگی کا حق صرف باصلاحیت، راست گو، نیک، ایماندار اور پرہیزگار نمائندوں کو حاصل ہے۔ اس میں اقلیتوں* کے حقوق کے تحفظ کی بھی ضمانت دی گئی ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے کہ مسلمانوں کے سارے معاملات باہمی مشاورت سے طے پاتے ہیں۔ اسی لیے اسلامی معاشرے میں مشاورت کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ حضور اکرم ﷺ نے ہر اہم موقع پر صحابہ کرامؓ سے اُن کی رائے معلوم کی۔ خلفائے راشدین کے دور میں بھی صحابہ کرامؓ پر مشتمل ایک مجلس شوریٰ قائم کی گئی جو تمام اہم معاملات پر خلیفہ کو مشورے دیتی تھی۔ خلیفہ کے انتخاب کے وقت بھی لوگوں کے نمائندوں کی رائے لی جاتی تھی اور اس اہم منصب کے اہل صحابہ کو ہی خلافت کی ذمہ داری سونپی جاتی تھی۔ انتخاب کے بعد مسلمانوں کے مختلف گروہوں اور قبیلوں کے نمائندے خلیفہ کے ہاتھ پر بیعت کرتے تھے یعنی اُن سے اپنی وفاداری کا حلف اُٹھاتے تھے۔ یوں یہ سارا عمل ایک جمہوری طریقہ انتخاب کی بہترین مثال تھا۔ منتخب خلیفہ شرعی حدود کے اندر رہ کر حکمرانی کا فرض ادا کرتا تھا اور اپنے ہر فیصلے اور عمل کے لیے اللہ تعالیٰ کے بعد اپنی رعایا کے سامنے جوابدہ ہوتا تھا۔

برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کی خواہش تھی کہ اُن کا اپنا الگ اور خودمختار وطن ہو جہاں وہ اسلامی جمہوریت کے اُصولوں کے مطابق نظام قائم کر سکیں۔ اسی جدوجہد کے نتیجے میں پاکستان معرضِ وجود میں آیا۔ جہاں حکومتی اختیارات کا استعمال عوام کے منتخب نمائندے اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود کے اندر رہ کر کرنے کے

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

پابند ہیں۔ ہمارے ملک کا آئین اسلامی جمہوری معاشرے کا عکاس ہے۔

قائداعظم محمد علی جناح نے 14 فروری 1948ء کو شاہی دربار سبّی (بلوچستان) سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا "ہمیں چاہیے کہ ہم اپنی جمہوریت کی بنیادیں صحیح معنوں میں اسلامی تصورات اور اُصولوں پر رکھیں۔"

6۔ اقلیتوں کے مساوی حقوق

اسلامی ریاست میں غیر مسلم اقلیتوں کو بھی برابر کے شہری حقوق حاصل ہیں۔ ان کو اپنی زبان، ثقافت اور مذہبی عبادت گاہوں کے تحفظ کا پورا پورا حق ہے۔ قائداعظم محمد علی جناح نے 11 اگست 1947ء کو پاکستان کی دستور ساز اسمبلی سے خطاب کرتے ہوئے فرمایا:

"آپ آزاد ہیں۔ اپنے مندروں، مسجدوں اور دوسری عبادت گاہوں میں جانے کے لیے آپ مملکت پاکستان میں بالکل آزاد ہیں۔ آپ کسی مذہب، فرقہ یا عقیدہ سے تعلق رکھیں اس کا ریاستی اُمور سے کوئی سروکار نہیں۔ ہم اس بنیادی اُصول سے اپنے نظام کا آغاز کر رہے ہیں کہ ہم سب ایک ہی مملکت کے برابر کے شہری ہیں۔"

غیر مسلم اقلیتوں کو پاکستان کے آئین میں مساوی حقوق کی ضمانت دی گئی ہے۔ پاکستانی ہندوؤ، سکھ، عیسائی، پارسی اور دوسرے مذاہب کے لوگ پاکستان کی ترقی اور استحکام کے لیے اپنے مسلم پاکستانی ہم وطنوں کے شانہ بشانہ کام کر رہے ہیں۔ ان میں سے کئی لوگ اہم سرکاری اداروں بشمول افواج پاکستان اور دوسرے شعبوں میں اہم کردار ادا کر رہے ہیں۔ ان غیر مسلم پاکستانی بھائیوں کا جذبہء حب الوطنی اقوامِ عالم کے لیے ایک نمونہ اور مثال بن چکا ہے۔

دو قومی نظریہ

1۔ ارتقاء

دو قومی نظریے کو اچھی طرح سمجھنے کے لیے ہمیں جنوبی ایشیاء میں مسلمانوں کی تاریخ پر ایک نظر ڈالنی

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

پڑے گی۔ برصغیر میں مسلمانوں کا اقتدار آٹھویں صدی عیسوی کے آغاز میں قائم ہوا اور 1858ء میں آخری مغل فرمانروا بہادر شاہ ظفر کی معزولی تک جاری رہا۔ اس دوران مسلمان حکمرانوں کی اکثریت اپنی مسلم اور غیر مسلم رعایا سے انصاف سے پیش آئی۔

مغل خاندان کے آخری حکمرانوں میں بیشتر نااہل تھے۔ اُن کی نااہلی کا فائدہ انگریز تاجروں پر مشتمل ایسٹ انڈیا کمپنی نے خوب اٹھایا جو بتدریج پورے ہندوستان پر قابض ہوگئی۔

1۔ سرسیّد احمد خان اور دو قومی نظریہ

سرسیّد احمد خان

سرسیّد احمد خان 1817ء میں دہلی میں پیدا ہوئے۔ اپنی عملی زندگی کے ابتدائی دور میں سرسیّد متحدہ ہندوستانی قومیت پر یقین رکھتے تھے۔ اُن کا خیال تھا کہ ہندو اور مسلمان دونوں ایک قوم ہیں جو باہم اتحاد قائم کر کے اپنے حقوق کی بہتر حفاظت کر سکتے ہیں۔ لیکن بعد میں پیش آنے والے حالات و واقعات کی روشنی میں سرسیّد کو نہ صرف اس سوچ پر نظرِ ثانی کرنی پڑی بلکہ متحدہ ہندوستانی قومیت کے تصور کو بھی ترک کرنا پڑا۔ سرسیّد احمد خان وہ پہلے سیاسی رہنما تھے جنھوں نے یہ تصور پیش کیا کہ ہندو اور مسلمان دو الگ قومیں ہیں جن کے درمیان واضح اختلافات کی وجہ سے زیادہ عرصے تک ساتھ رہنا ممکن نہیں ہوگا۔

PERFECT24U.COM

اُن کے خیالات میں تبدیلی 1867ء میں اُس وقت آئی جب بنارس کے ہندوؤں نے اُردو زبان کے خلاف تحریک شروع کی۔ ہندو اُردو کی مخالفت محض اس وجہ سے کر رہے تھے کہ یہ زبان مسلم دورِ حکومت میں پروان چڑھی اور اس کا عربی، فارسی رسم الخط ان کے لیے قابلِ قبول نہ تھا۔

2۔ مسلم لیگ اور دو قومی نظریہ

1885ء میں ایک ریٹائرڈ انگریز افسر اے۔ او۔ ہیوم نے ایک سیاسی جماعت انڈین نیشنل کانگریس قائم کی۔ اگرچہ یہ جماعت ہندوؤں اور مسلمانوں دونوں کی یکساں نمائندگی کا دعویٰ کرتی تھی مگر اس پر

NOT FOR SALE

perfect24u.com

ہندوؤں کا غلبہ تھا اور اس کی بیشتر پالیسیاں اور مطالبات مسلمانوں کے مفادات کے یکسر منافی تھیں۔ جب سرسید احمد خان نے دوقومی نظریہ پیش کیا تو مسلمانوں نے اپنی ایک الگ سیاسی جدوجہد شروع کی جس کا مقصد انگریزوں اور ہندوؤں کے مقابلے میں اپنے مفادات اور حقوق کا تحفظ کرنا تھا۔

جب کانگریس نے ہندوستان میں مغربی جمہوریت رائج کرنے کا مطالبہ کیا تو مسلمانوں کے ایک وفد نے 1906ء میں اُس وقت کے انگریز وائسرائے لارڈ منٹو سے شملہ میں ملاقات کر کے اُن سے مسلمانوں کے لیے جداگانہ طرزِ انتخاب کا مطالبہ کیا تاکہ مسلمان اسی اُصول کے تحت اپنے نمائندوں کا انتخاب کر کے قانون ساز کونسل میں اپنی نمائندگی کو یقینی بنا سکیں۔ انڈین نیشنل کانگریس اور دیگر ہندو تنظیموں نے مسلمانوں کے اس مطالبے کی شدت سے مخالفت کی۔ نہ صرف یہ بلکہ 1905ء میں جب بنگال کے صوبے کو انتظامی وجوہات کی بنا پر دو صوبوں میں تقسیم کر دیا گیا تو ہندوؤں نے اس فیصلے کی محض اس وجہ سے مخالفت کی کہ ان میں سے ایک صوبے میں یعنی مشرقی بنگال اور آسام میں مسلمانوں کی اکثریت قائم ہو گئی تھی۔

ان حالات کے پیشِ نظر مسلمانوں نے اپنے لیے ایک الگ سیاسی جماعت کے قیام کی ضرورت محسوس کی اور 1906ء میں آل انڈیا مسلم لیگ کا قیام عمل میں لایا گیا۔ مسلم لیگ نے 1906ء سے لے کر 1928ء تک دوقومی نظریہ کے تحت ہندوستان کے مسلمانوں کے مفادات کے تحفظ کے لیے جدوجہد کی۔ 1928ء میں ہندوستان کی تمام سیاسی جماعتوں کا ایک مشترکہ اجلاس منعقد ہوا جس میں ہندوستان کے لیے ایک متفقہ آئین بنانے کی کوشش کی گئی۔ اس غرض سے ایک کمیٹی قائم کی گئی جس میں ہندو اور کانگریس رہنماؤں کی اکثریت تھی۔ اس کمیٹی کا سربراہ کانگریس کا ایک رہنما موتی لال نہرو تھا اور اس نے جو رپورٹ پیش کی اُسے نہرو رپورٹ کہتے ہیں۔ اس رپورٹ کی سفارشات مسلمانوں کی خواہشات اور مفادات کے سراسر منافی تھیں۔

نہرو رپورٹ نے ہندو مسلم اتحاد کے امکان کو ہمیشہ کے لیے ختم کر دیا اور مسلمانوں کو اس بات کا

احساس ہوا کہ ہندو اکثریت کے تحت متحدہ ہندوستان میں اُن کے مفادات کا تحفظ ممکن نہیں۔

اس اہم موڑ پر قائداعظم نے فرمایا، یہاں سے ہمارے راستے جدا ہوتے ہیں، لیکن اس کے باوجود ہندوستان کے مسلمانوں اور آل انڈیا مسلم لیگ نے آخری وقت تک کوشش کی کہ ہندوستان کو تقسیم کیے بغیر مسلمانوں کے

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

مفادات کا تحفظ کیا جا سکے مگر ہندو اکثریت اور کانگریسی زعماء کے مسلمان مخالف رویے نے انہیں اس بات پر مجبور کیا کہ وہ ہندوستان کی تقسیم اور اپنے لیے ایک الگ اور آزاد مسلم ریاست کے قیام کا مطالبہ کریں۔

1937ء میں ہندوستان میں صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات منعقد ہوئے۔ ہندو اکثریتی صوبوں میں کانگرس نے کامیابی حاصل کی۔ جس کے نتیجے میں کانگریس نے ان صوبوں میں اپنی حکومتیں قائم کیں ان کے دورِ اقتدار میں مسلمانوں کے ساتھ زیادتیاں اور ناانصافیاں زور پکڑ گئیں جو مطالبہ پاکستان کی صورت میں سامنے آئیں۔ اسطرح دوقومی نظریہ سے نظریہ پاکستان نے جنم لیا۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

نظریہ پاکستان: علامہ محمد اقبال اور قائداعظم محمد علی جناح کے فرمودات کی روشنی میں

قیام پاکستان میں جن ہستیوں نے اہم کردار ادا کیا اُن میں شاعرِ مشرق علامہ محمد اقبال اور بابائے قوم قائداعظم محمد علی جناح کے نام سرفہرست ہیں۔ ان دو عظیم رہنماؤں نے مختلف مواقع پر اپنے ارشادات اور فرمودات میں نظریہ پاکستان کی بہترین انداز میں وضاحت کی۔ علامہ اقبال نے جنوبی ایشیاء کے مسلمانوں کے سامنے ایک الگ مسلم ریاست کا تصور اُجاگر کیا جبکہ قائداعظم نے اس تصور کو عملی شکل دینے کے لیے مسلمانوں کی عملی جدوجہد میں اُن کی رہنمائی کی اور بالآخر 14 اگست 1947ء کو پاکستان معرض وجود میں آیا۔

علامہ محمد اقبال

سر سیّد احمد خان کی طرح علامہ محمد اقبال بھی ابتدائی دور میں ہندو مسلم اتحاد اور متحدہ ہندوستانی قومیت کے زبردست حامی تھے مگر بعد میں پیش آنے والے حالات و واقعات کے تناظر میں اُنھوں نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کے لیے ایک الگ ریاست کا تصور پیش کیا۔ 1930ء میں الٰہ آباد کے مقام پر مسلم لیگ کے سالانہ اجلاس میں اپنا صدارتی خطبہ دیتے ہوئے انہوں نے فرمایا:۔

﴿علامہ محمد اقبال﴾

"ہندوستان ایسے انسانی گروہوں کا خطہ ہے جو مختلف نسلوں سے تعلق رکھتے ہیں۔ مختلف زبانیں بولتے ہیں اور مختلف مذاہب کے پیروکار ہیں... یورپی طرز جمہوریت کے اُصول ہندوستان میں رائج نہیں کیے جاسکتے، اس لیے مسلمانوں کا یہ مطالبہ کہ ہندوستان میں ایک مسلمان ریاست قائم کی جائے مکمل طور پر جائز ہے"۔

خطبہ الٰہ آباد میں ہی علامہ اقبال نے مسلمان ریاست کا تصور ان الفاظ میں پیش کیا:۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

''میری خواہش ہے کہ پنجاب، صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا)، سندھ اور بلوچستان
کو ملا کر ایک ریاست بنا دیا جائے ... یہ شمال مغربی علاقوں کے مسلمانوں
کی تقدیر بن چکا ہے''۔

قائداعظم محمد علی جناح

قائداعظم محمد علی جناح نے بھی کئی مواقع پر دو قومی نظریہ اور نظریہ پاکستان کی وضاحت نہایت جامع الفاظ میں کی۔ وہ دو قومی نظریہ کے زبردست حامی تھے اور مسلمانوں کی الگ قومیت پر یقین رکھتے تھے۔ دو قومی نظریہ کی وضاحت کرتے ہوئے آپ نے فرمایا:۔

''آپ لفظ قوم کی کوئی بھی تعریف کریں اس کی رُو سے مسلمان ایک
الگ قوم ہیں۔ وہ اس بات کا حق رکھتے ہیں کہ اپنی مملکت قائم کریں''۔

23 مارچ 1940ء کو لاہور میں مسلم لیگ کے تاریخی اجلاس میں اپنے صدارتی خطبے میں اُنھوں نے فرمایا:۔

PERFECT24U.COM

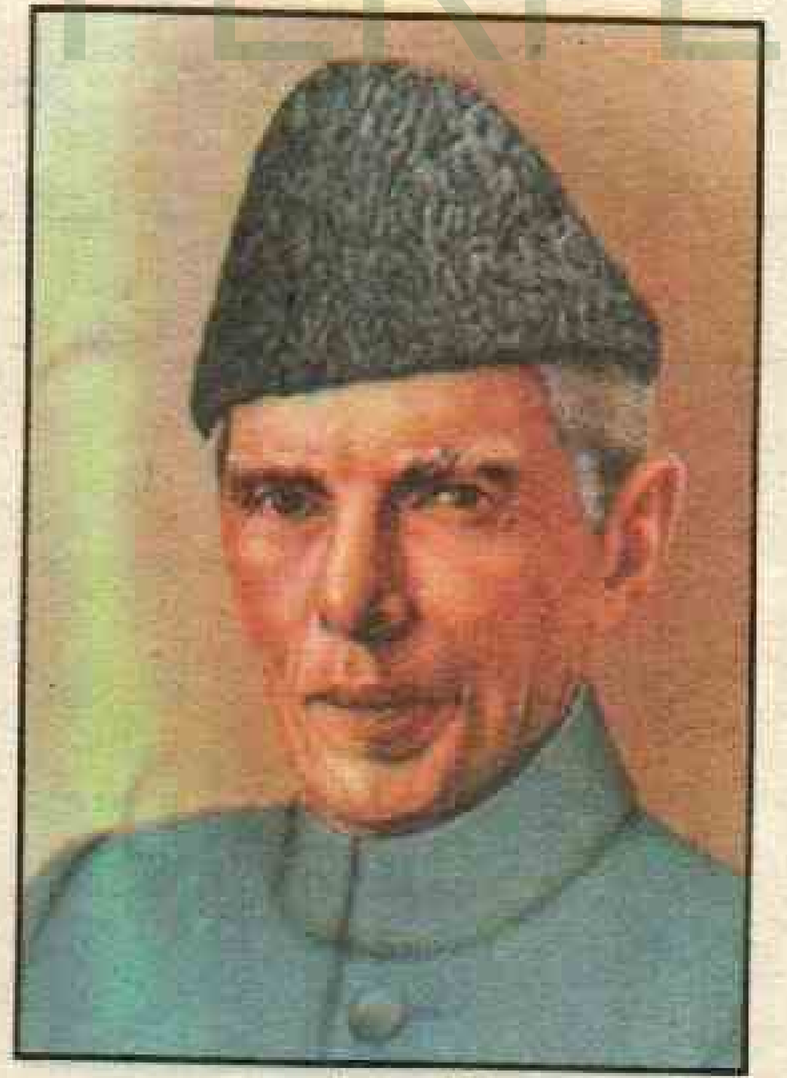

﴿قائداعظم محمد علی جناح﴾

''ہندومت اور اسلام صرف دو مذاہب ہی نہیں بلکہ
دو جُداگانہ سماجی نظام ہیں۔ اس لیے یہ تصور محض
خواب ہی سمجھنا چاہیے کہ مسلمان اور ہندو کبھی ایک
مشترکہ قوم کی حیثیت اختیار کر سکیں گے... ہندوؤں
اور مسلمانوں کا تعلق دو الگ الگ تہذیبوں سے ہے
جن کی بنیاد ایسے خیالات اور نظریات پر رکھی گئی ہے
جو ایک دوسرے کی ضد ہیں''۔

قائداعظم نے گاندھی جی کے نام لکھے گئے ایک خط میں مسلمانوں کی الگ قومی شناخت کے حوالے سے لکھا:۔

NOT FOR SALE

''ہم مسلمان اپنی تابندہ تہذیب اور تمدن کے لحاظ سے ایک قوم ہیں۔ زبان وادب، فنون لطیفہ، فنِ تعمیر، قانون واخلاق، رسم ورواج، تاریخ، روایات و رُجحانات اور مقاصد ہر حوالے سے ہمارا اپنا انفرادی نکتہ نظر اور فلسفۂ حیات ہے۔ بین الاقوامی قانون کی ہر تعریف کی رُو سے مسلمان ایک جدا قوم ہیں۔''

قیامِ پاکستان کے بعد قائداعظم نے نظریہ پاکستان اور تحریکِ پاکستان کی وضاحت ان الفاظ میں کی:۔

''ہمارا نصب العین یہ تھا کہ ہم ایک ایسی ریاست کو وجود میں لائیں جہاں ہم آزاد انسانوں کی طرح رہ سکیں، جو ہماری تہذیب کی روشنی میں ترقی کر سکے، اور جہاں اسلام کے معاشرتی انصاف کے تصور کو اُبھرنے کا موقع ملے۔''

برصغیر پاک وہند کے ان دو عظیم رہنماؤں کے فرمودات سے نظریہ پاکستان کو سمجھنے میں مدد ملتی ہے۔ دونوں نے اپنے ارشادات میں ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان تہذیبی، ثقافتی اور مذہبی اختلافات کا حوالہ دے کر ثابت کیا ہے کہ ہندو اور مسلمان دو الگ الگ قومیں ہیں اور یہ دونوں قومیں واضح باہمی اختلافات کی وجہ سے ایک ہی ریاست میں اکٹھی نہیں رہ سکتیں۔ لہٰذا مسلمانوں کا حق بنتا ہے کہ ان کا اپنا الگ وطن ہو جہاں وہ اپنی مذہبی، ثقافتی اور معاشرتی اقدار کے مطابق زندگی بسر کر سکیں۔

perfect24u.com
PERFECT24U.COM

perfect24u.com

مشقی سوالات

۱۔ مندرجہ ذیل سوالات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(۱) پاکستان کو کیسی ریاست کہا جا سکتا ہے؟

(ا) سیاسی (ب) تصوراتی (ج) نظریاتی (د) معاشی

(۲) جو عناصر نظریہ کو تشکیل دیتے ہیں وہ کیا کہلاتے ہیں؟

(ا) اجزاء (ب) حصے (ج) ذرائع (د) ماخذ

(۳) نظریاتی قوم کے افراد کیسی زندگی گزارتے ہیں؟

(ا) بامعنی (ب) بامقصد (ج) باادب (د) بااخلاق

(۴) آل انڈیا نیشنل کانگرس کا بانی کون تھا؟

(ا) اے او ہیوم (ب) سرسید احمد خان (ج) گاندھی (د) سٹیفورڈ کرپس

PERFECT24U.COM

(۵) مسلمانوں کی جداگانہ قومیت کی بنیاد کس پر رکھی گئی؟

(ا) نماز (ب) کلمہ توحید (ج) معاشرتی انصاف (د) حاکمیت اعلیٰ

(۶) اسلامی ریاست کن اصولوں پر قائم ہوتی ہے؟

(ا) سیاسی (ب) معاشی (ج) جمہوری (د) آفاقی

(۷) قائداعظم محمد علی جناح نے شاہی دربار سبی (بلوچستان) سے کب خطاب فرمایا:

(ا) 12 فروری 1948ء (ب) 14 فروری 1948ء

(ج) 14 مارچ 1948ء (د) 14 جولائی 1948ء

(۸) سرسید احمد خان کہاں پیدا ہوئے؟

(ا) آگرہ (ب) مدراس (ج) بنگال (د) دہلی

perfect24u.com

(۹) آخری مغل حکمران کا نام کیا تھا؟

(ا) ظہیرالدین بابر (ب) جلال الدین اکبر (ج) اورنگزیب عالمگیر (د) بہادر شاہ ظفر

(۱۰) انگریز تاجروں کے تجارتی ادارے کا نام کیا تھا؟

(ا) ایسٹ انڈیا کمپنی (ب) برٹش انڈیا کمپنی

(ج) اینگلو انڈیا کمپنی (د) رائل انڈیا کمپنی

(۱۱) اردو ہندی تنازعہ کب ہوا؟

(ا) 1867ء (ب) 1767ء (ج) 1866ء (د) 1865ء

(۱۲) 1885ء میں کس پارٹی کی بنیاد رکھی گئی؟

(ا) مسلم لیگ (ب) انڈین نیشنل کانگریس

(ج) مسلم سٹوڈنٹس فیڈریشن (د) انجمن حمایت اسلام

(۱۳) نہرو رپورٹ کب پیش کی گئی؟

PERFECT24U.COM

(ا) 1926ء (ب) 1927ء (ج) 1828ء (د) 1928ء

(۱۴) مسلم لیگ کا قیام کب عمل میں لایا گیا؟

(ا) 1904ء (ب) 1905ء (ج) 1906ء (د) 1907ء

(۱۵) 1930ء میں الہ آباد کے مقام پر صدارتی خطبہ کس نے پیش کیا؟

(ا) لیاقت علی خان (ب) علامہ اقبال (ج) قائداعظم (د) مولوی فضل الحق

2۔ مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات لکھیں۔

(۱) نظریہ پاکستان کا مفہوم بیان کریں؟

(۲) دو قومی نظریے سے کیا مراد ہے؟

NOT FOR SALE

perfect24u.com

(۳) اسلام ہمیں اقلیتوں کے ساتھ کیسے برتاؤ کی تعلیم دیتا ہے؟

(۴) ہندوؤں نے اردو زبان کی مخالفت کیوں کی تھی؟

(۵) مسلم لیگ کے قیام کی ضرورت کیوں محسوس کی گئی؟

(۶) نہرو رپورٹ مسلمانوں کی سیاسی سوچ پر کس طرح اثر انداز ہوئی؟

3. مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جوابات دیں۔

(۱) نظریہ کے مآخذ کیا ہیں۔ نظریے کی ضرورت اور اہمیت بیان کریں۔

(۲) نظریہ پاکستان کی اساس اور اجزائے ترکیبی پر نوٹ لکھیں۔

(۳) نظریہ پاکستان کے ارتقاء پر روشنی ڈالیں۔

(۴) قائداعظم محمد علی جناح اور علامہ محمد اقبال نے اپنے فرمودات میں نظریہ پاکستان کی تشریح کن الفاظ میں کی ہے؟

PERFECT24U.COM

سرگرمی

طلباء وطالبات کو لائبریری لے جا کر تحریک پاکستان کے حوالے سے لکھی گئی کم از کم پندرہ کتابوں اور اُن کے مصنفین کی فہرست تیار کریں۔

''نظریہ پاکستان ایک منفرد اہمیت کا حامل نظریہ'' کے عنوان سے تقریری مقابلہ منعقد کریں۔

perfect24u.com

باب
2

قیام پاکستان

1857ء کی جنگ آزادی میں ناکامی کے بعد مسلمان رہنماؤں نے علی گڑھ، دیوبند اور ندوۃ العلماء جیسے اداروں کے قیام کی صورت میں مسلمانوں کی رہنمائی کرنے کی کوشش کی۔ ان اداروں نے مسلمانوں پر اپنے اثرات مرتب کیے۔ 1885ء میں انڈین نیشنل کانگریس کے قیام کے بعد برصغیر پاک وہند میں سیاسی جدوجہد کا آغاز ہوا۔ 1867ء کے ہندی اردو تنازعے اور 1905ء کے تقسیم بنگال کے فیصلے نے مسلمانوں کی سیاسی سوچ کو بھی متاثر کیا۔ 1906ء میں مسلم لیگ کے قیام کے ساتھ ہی مسلمانوں کے حقوق کے تحفظ کے لیے جدوجہد کا آغاز کیا گیا۔ ایک مسلم جماعت کے قیام کے ساتھ ساتھ مسلمانوں نے یہ بھی کوشش کی کہ انڈین نیشنل کانگریس سے مفاہمت ہوجائے۔ 1916ء کا میثاق لکھنؤ اس بات کا کامل ثبوت ہے۔

PERFECT24U.COM

1920ء کے عشرے میں تحریک خلافت دونوں اقوام کو اور قریب لائی لیکن چوری چورا کا پرتشدد واقعہ، کوہاٹ کے ہندو مسلم فسادات اور موپلا قبائل کی بغاوت کے مسئلے نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فاصلے پیدا کردیئے۔ شدھی اور سنگھٹن جیسی ہندو پرست تحریکوں نے ان فاصلوں کو مزید وسعت دی۔

1935ء کے انڈیا ایکٹ کے تحت 1937ء میں صوبائی انتخابات ہوئے جس کے نتیجے میں انڈین نیشنل کانگریس نے 11 میں سے 8 صوبوں میں اپنی حکومت تشکیل دے دی۔ کانگریس کے ڈھائی سالہ اقتدار میں ایسے اقدامات کیے گئے جس نے ہندوؤں اور مسلمانوں کے درمیان فاصلوں کو اور بڑھادیا اور مسلمانوں کو یہ تاثر ملا کہ ہندوستان سے تاج برطانیہ کی حکومت ختم ہوجانے کے بعد مسلمان مستقلاً ایک ہندو حکومت کے ماتحت زندگی گزارنے پر مجبور ہوں گے۔ مسلمان رہنماؤں نے ہندوستان میں ہندو مسلم سیاسی تنازعے کو دائمی طور پر ختم کرنے کے لئے مسلمانوں کی علیحدہ مملکت کی تجویز پیش کی۔ جس کی حمایت بعض ہندو رہنماؤں نے بھی کی۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

قراردادِلاہور(1940ء)

آل انڈیا مسلم لیگ کا سالانہ اجلاس لاہور میں منعقد ہوا۔۲۲ سے ۲۴ مارچ ۱۹۴۰ء کے اس جلسے میں ہندوستان کے تمام مسلم صوبوں سے ہزاروں مسلمانوں، سیاسی کارکنوں اور مسلم رہنماؤں نے شرکت کی۔ ایک اندازے کے مطابق حاضرین کی تعداد ایک لاکھ سے زیادہ تھی۔

مولوی فضل الحق

23 مارچ کو بنگال کے مولوی فضل الحق نے قراردادلاہور پیش کی جس کی تائید یو۔پی سے چوہدری خلیق الزمان، سید ذاکر علی، بیگم مولانا محمد علی جوہر، مولانا عبدالحامد بدایونی، بہار سے جناب محمد اسماعیل خان، بمبئی سے آئی آئی چندریگر، سندھ سے جناب عبداللہ ہارون، بلوچستان سے قاضی محمد عیسیٰ، صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) سے سردار اورنگ زیب خان اور پنجاب سے مولانا ظفر علی خان اور ڈاکٹر محمد عالم نے کی۔

یہ قرارداد 23 مارچ کو پاس کی گئی۔اس قرارداد میں مسلمانوں کے مطالبات کو ان الفاظ میں پیش کیا گیا۔

"اس ملک میں کوئی ایسا آئینی منصوبہ قابل عمل اور مسلمانوں کے لیے قابل قبول نہیں ہوگا جو مندرجہ ذیل بنیادی اصول پر مبنی نہ ہو۔یعنی یہ کہ جغرافیائی اعتبار سے متصلہ وحدتوں میں ضروری ردوبدل کر کے انھیں ایسے بنا دیا جائے کہ وہ علاقے جہاں مسلمانوں کی اکثریت ہے، جیسا کہ ہندوستان کے شمال مغربی اور مشرقی حصے میں ہے، یکجا ہو کر یہی آزاد مملکتیں بن جائیں جن کی آئینی وحدتیں (Constitutional Units) بااختیار اور خود مختار ہوں"۔

قراردادِلاہور پاس ہونے پر بعض لوگوں نے اس کی مخالفت شروع کی اور اس سکیم کو ناقابل عمل قرار دے دیا۔ ہندو اخبارات نے اس کو قرارداد پاکستان کا نام دیا۔ قائداعظم اور مسلم لیگ نے اسی نام کو اختیار کیا۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

قراردادِ لاہور 1940ء کا جلسہ

قراردادِ لاہور کے پاس ہونے کے بعد قائداعظم نے برصغیر پاک و ہند کے مسلمانوں کو ایک پلیٹ فارم پر متحد کرنے کی کوشش کی انھوں نے ہندوستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا اور مسلمانوں کو انڈین نیشنل کانگریس کی ان پالیسیوں سے آگاہ کیا جس پر عمل کر کے مسلمانوں کی شناخت خطرے میں پڑ جائے گی۔ انھوں نے مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کے مطالبے پر غیر لیگی مسلمان رہنماؤں کی حمایت حاصل کرنے کی بھرپور کوشش کی جس کے نتیجے میں علماء دیوبند کے ایک اہم گروپ نے مولانا شبیر احمد عثمانی کی سرکردگی میں قائداعظم اور مسلم لیگ کا ساتھ دیا۔ قائداعظم کی سیاسی بصیرت سے بنگال اور پنجاب کے بعض غیر لیگی مسلمان رہنما بھی مسلم لیگ کا ساتھ دینے پر مجبور ہو گئے۔

PERFECT24U.COM

برطانوی حکمرانوں نے شروع میں قراردادِ لاہور کو کوئی خاص اہمیت نہیں دی لیکن بعد میں قائداعظم کی رہنمائی میں مسلمانوں کی منظم جدوجہد کے نتیجے میں مطالبہ پاکستان کو ماننے پر مجبور ہوئے۔

کرپس مشن (1942ء)

دوسری جنگ عظیم کا آغاز 1939ء میں ہو چکا تھا۔ انگریز وائسرائے نے ہندوستانیوں سے مشورہ کیے بغیر اس جنگ میں شمولیت کا اعلان کیا تھا۔ اسی کو بنیاد بنا کر کانگریس نے صوبائی حکومتوں سے استعفے دیے تھے۔ 1940-41ء کے لگ بھگ جاپان بھی اتحادی اقوام کے خلاف اس جنگ میں کود پڑا تھا۔ کانگریس اور گاندھی پہلے ہی لوگوں کو برطانیہ کے خلاف اور کانگریسی حکومت کے قیام کی کوششیں کر رہے تھے ایسی سنگین صورت حال میں حکومت برطانیہ نے ہندوستان کے سیاسی بحران کو حل کرنے کے لیے سر سٹیفورڈ کرپس کی سرکردگی میں تین افراد کا ایک وفد ہندوستان بھیجنے کا اعلان کیا۔ کرپس نے ہندوستان کے حالات کا جائزہ لے

perfect24u.com

کر ہندوستان کے مسئلے کے حل کے بارے میں کچھ تجاویز پیش کیں۔

﴿ قائداعظم اور سر سٹیفورڈ کرپس ﴾

تجاویز:۔

(i) جنگ کے بعد ہندوستان کو آزادی دی جائے گی۔

(ii) نیا آئین وفاقی طرز کا ہوگا جس میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ کیا جائے گا۔

(iii) جنگ کے بعد ایک آئین ساز اسمبلی قائم کی جائے گی جس کے ارکان کو صوبائی اسمبلیوں کے ایوان زیریں کے ممبران مناسب نمائندگی کے اصول پر منتخب کریں گے۔

(iv) اسمبلی کا تیار کردہ آئین حکومت برطانیہ کو قابل قبول ہوگا۔

(v) آئین ساز اسمبلی اور تاج برطانیہ کے درمیان تمام مسائل اور امور طے کرنے کیلئے معاہدہ ہوگا۔

(vi) اگر وفاق میں شامل کوئی صوبہ علیحدہ ہونا چاہتا ہو تو وہ علیحدہ ہو سکے گا۔

(vii) جنگ کے دوران دفاع کی ساری ذمہ داری برطانوی حکومت کے ہاتھوں میں ہوگی۔

PERFECT24U.COM

ردعمل:۔ کرپس کی ان تجاویز کو انڈین نیشنل کانگریس اور مسلم لیگ دونوں نے مسترد کر دیا۔ کانگرس نے ان تجاویز کو اس بنیاد پر مسترد کر دیا کہ اس میں ہندوستان کی آزادی کے لیے فوری اقدامات نہیں تھے بلکہ جنگ کے بعد کا وقت دیا گیا تھا دوسری بات یہ تھی کہ ان تجاویز سے کانگرس کو پاکستان کی بو آتی تھی کیونکہ ان تجاویز میں سے ایک یہ تھی کہ صوبے اگر چاہیں تو وفاق سے علیحدہ ہو سکتے ہیں۔

مسلم لیگ نے ان تجاویز کو اس لیے مسترد کیا کہ اس میں مسلمانوں کے لیے علیحدہ وطن کا مطالبہ واضح انداز میں تسلیم نہیں کیا گیا تھا۔ اسی طرح مسلم لیگ کو یہ بھی اعتراض تھا کہ گفت وشنید میں ان کو اعتماد میں نہیں لیا گیا تھا۔ کرپس مشن تو اپنے مقصد میں ناکام ہو گیا مگر مسلمانوں کے مفادات کے لحاظ سے اس میں یہ ایک مثبت پیش رفت ہوئی کہ برطانوی لیڈروں نے صوبوں کو ہندوستانی وفاق سے علیحدہ ہونے کا حق دے کر ہندوستان کی تقسیم کے اصول کو پہلی مرتبہ تسلیم کر لیا۔ اس طرح یہ امکان پیدا ہو گیا کہ مستقبل میں مغربی اور مشرقی علاقوں پر مشتمل مسلمانوں کے لیے ایک الگ وطن کا قیام عمل میں آجائے گا۔

perfect24u.com

چکروتی راج گوپال اچاریہ سی۔آر فارمولا (1944ء)

جنگ عظیم کے دوران کانگریس نے انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنے اور کانگریس کو اقتدار منتقل کروانے کی بھرپور کوشش کی اس جدوجہد میں انھوں نے مسلم لیگ کو اعتماد میں نہیں لیا۔ انگریز کانگریس کے ہتھکنڈوں کو جان چکے تھے اور دوسری جانب قائداعظم کی سرکردگی میں مسلم لیگ منظم ہورہی تھی اور انھوں نے انگریزوں پر واضح کردیا تھا کہ ہندوستان میں 8 کروڑ مسلمانوں کے جذبات اور احساسات کو نظرانداز نہیں کیا جاسکتا۔ ایسے حالات میں جبکہ مسلم لیگ اور کانگریس کے راستے الگ الگ تھے۔ مدراس سے کانگریس کے ایک بڑے رہنما چکرورتی راج گوپال اچاریہ نے دونوں جماعتوں کو قریب لانے کی کوشش کی۔ کیونکہ وہ یہ جان چکا تھا کہ کانگریس حکومت برطانیہ سے کوئی معاہدہ اس وقت تک نہیں کرسکتی جب تک مسلم لیگ کا تعاون حاصل نہ ہو۔

قائداعظم اور مہاتما گاندھی

اس طرح حکومت برطانیہ بھی کانگریس کی کوئی ایسی بات ماننے کے لیے تیار نہیں ہوگی جس کی مسلم لیگ مخالفت کررہی ہو۔ گوپال اچاریہ نے مدراس اسمبلی میں قرارداد پیش کی تھی جس میں کانگریس پارٹی سے مطالبہ کیا گیا تھا کہ وہ مناسب ردوبدل کے ساتھ پاکستان کے مطالبے کو منظور کریں اور مسلم لیگ کے ساتھ مرکزی حکومت کے بارے میں گفت وشنید کریں۔

سی۔آر فارمولے کے اہم نکات مندرجہ ذیل ہیں۔

۱۔ مسلم لیگ ہندوستان کے مطالبہ آزادی کی توثیق کرے گی اور عبوری دور میں ایک عارضی حکومت کے قیام کے سلسلے میں کانگریس سے تعاون کرے گی۔

۲۔ جنگ کے بعد ایک کمیشن ہندوستان کے شمال مغرب اور شمال مشرق میں مسلمان اکثریت والے اضلاع کا تعین کرے گا۔ ایسے علاقوں میں استصواب رائے کے ذریعے ہندوستان سے علیحدگی کا فیصلہ ہوگا۔ اگر اکثریت علیحدگی کا فیصلہ کرے تو اس کو بلا تعصب نافذ کیا جائے گا۔

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

۳۔ علیحدگی کی صورت میں دفاع، تجارت، مواصلات اور دیگر ضروری امور کے بارے میں ایک باہمی معاہدہ طے کیا جائے گا۔

گوپال اچاریہ کی ان تجاویز پر کانگریس نے شدید ردعمل کا اظہار کیا اور آل انڈیا کانگریس کمیٹی نے کثرت رائے سے اس کو مسترد کر دیا اور اچاریہ پر ذاتی حملے کیے گئے۔ انھوں نے اس رویے پر شدید احتجاج کیا اور کانگریس اور اسمبلی سے مستعفی ہو گئے۔ دوسری جانب قائداعظم نے اس فارمولا کی کئی خامیوں کی طرف اشارہ کیا اور ابہام کی نشاندہی کی اور دریافت کیا کہ اگر اچاریہ ''پاکستان'' کو تسلیم کرنے پر تیار ہے تو قرارداد لاہور کو تسلیم کیوں نہیں کرتے؟ سی آر فارمولا اپنی تمام خامیوں کے باوجود تاریخ میں اس لیے اہمیت رکھتا ہے کہ پہلی دفعہ کسی کانگریسی لیڈر کی طرف سے ہندوستان کی تقسیم کے مطالبے کو اصولی طور پر تسلیم کیا گیا۔

گاندھی جناح مذاکرات (1944ء)

سی۔ آر فارمولا کی روشنی میں قائداعظم اور گاندھی کے درمیان مذاکرات ہوئے۔ یہ مذاکرات ستمبر 1944ء میں قائداعظم کی رہائش گاہ پر ہوئے۔ بالمشافہ ملاقاتوں کے علاوہ اکیس خطوط کا بھی تبادلہ ہوا تاہم امور پر اختلافات برقرار رہے۔ ان مذاکرات میں گاندھی ہندوؤں یا کانگرس کے نمائندے کی بجائے نجی حیثیت سے شرکت کر رہے تھے جو قائداعظم کے لئے شکوک و شبہات سے خالی نہیں تھا۔ ان مذاکرات میں گاندھی نے مسلمانوں کی جداگانہ قومیت سے انکار کو دہرایا۔ گاندھی نے موقف اختیار کیا کہ تاریخ کے ایک خاص وقت میں اگر ہندوستان کے لوگوں کی ایک بڑی تعداد نے مذہب تبدیل کیا یعنی مسلمان ہو گئے تو اس سے اُن کی قومیت تبدیل نہیں ہوئی۔ اس کے جواب میں قائداعظم نے مسلمانوں کی الگ قومیت کا بھرپور انداز میں دفاع کیا۔ انھوں نے فرمایا کہ ہندوستان کے مسلمان ایک علیحدہ قوم ہیں جو اپنی تہذیب و تمدن، زبان، ادب، فنون لطیفہ، فن تعمیر، اقدار، ضابطہ اخلاق، قوانین، رسومات، تاریخ اور روایات رکھتے ہیں۔ ان مذاکرات میں گاندھی نے اس بات پر بھی اصرار کیا کہ پہلے تیسری طاقت یعنی انگریزوں کو ہندوستان سے باہر نکالا جائے اُس کے بعد باہمی اختلافات کو حل کیا جائے گا۔ اس کے جواب میں قائداعظم نے موقف اختیار کیا کہ پہلے ہندوؤں اور مسلمانوں کے آپس میں اختلافات کا حل نکالا جائے۔

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

اُس کے بعد انگریزوں کو ہندوستان سے نکالنا آسان ہو جائے گا۔ بصورت دیگر ہندوستان میں ہندوؤں کی اکثریت کے باعث مسلمان اُن کے دائمی محکوم بن جائیں گے۔ دونوں رہنماؤں کے الگ الگ نظریات کی وجہ سے یہ مذاکرات ناکام ہوگئے تاہم یہ مذاکرات قائداعظم اور مسلم لیگ کے لیے بہت اہم ثابت ہوئے۔ قائداعظم نے پہلی بار گاندھی سے تقسیم ہند کے مسئلے پر مذاکرات کیے۔ ان مذاکرات کی بدولت قائداعظم نے پاکستان کے بارے میں بہت سارے شکوک وشبہات کو دُور کر دیا۔

شملہ کانفرنس (1945ء)

برصغیر پاک و ہند کے آئینی مسئلہ کو حل کرنے کے لیے اور جنگ عظیم دوئم میں جاپانیوں کے خلاف جنگ کو منظم کرنے کے لیے ایک کوشش کی گئی اور جون 1945ء میں گورنر جنرل لارڈ ویول نے ایک منصوبہ کا اعلان کیا جس میں انھوں نے گورنر جنرل کی انتظامی کونسل کو دوبارہ تشکیل دینے کا عندیہ دیا۔ یہ بھی واضح کیا گیا کہ یہ کونسل منظم سیاسی جماعتوں کی نمائندگی کرے گی۔ اس میں ہندوؤں اور مسلمانوں کو یکساں نمائندگی دی جائے گی۔ اس کونسل میں گورنر جنرل اور کمانڈر انچیف کے علاوہ داخلہ، مالیات اور اُمور خارجہ سمیت تمام اُمور ہندوستانیوں کو سونپ دیے جائیں گے۔ اس منصوبے پر مذاکرات کرنے کے لیے وائسرائے نے ہندوستان کے بڑے لیڈروں کو شملہ آنے کی دعوت دی۔ ۲۵ رجون کو اس کانفرنس کا انعقاد کیا گیا۔ مجوزہ کونسل میں ہندو مسلم نمائندگی کے تناسب اور مختلف فرقوں کے نمائندوں کی نامزدگی کے بارے میں مسلم لیگ اور انڈین نیشنل کانگریس کے درمیان سخت اختلافات سامنے آئے۔ قائداعظم اور مسلم لیگ کا موقف تھا کہ کونسل میں پانچ مسلمان نمائندوں کی نامزدگی مسلم لیگ کرے گی جبکہ مولانا ابوالکلام آزاد اور کانگریس کے دیگر لیڈر اس

PERFECT24U.COM

﴿ قائداعظم اور لارڈ ویول شملہ کانفرنس کے موقع پر ﴾

perfect24u.com

بات کو ماننے کے لیے تیار نہیں تھے۔ اس طرح پنجاب کی یونینسٹ پارٹی کے رہنما سر خضر حیات ٹوانہ بھی کونسل کی ایک سیٹ کے لیے قائداعظم کے اس مطالبے کی مخالفت کر رہے تھے کہ وہی کونسل کے لیے مسلمان نمائندہ نامزد کریں گے۔

وائسرائے نے دونوں پارٹیوں سے نمائندوں کی فہرست دینے کو کہا۔ قائداعظم نے یہ فہرست دینے سے یہ کہتے ہوئے انکار کیا کہ پہلے اس اُصول کو مان لیں کہ صرف مسلم لیگ ہی مسلمان نمائندے نامزد کرے گی۔ وائسرائے کے لیے یہ ناممکن تھا کہ وہ مسلم لیگ کے تعاون کے بغیر عارضی حکومت کی تجویز پر عمل کرے۔ لہٰذا اُنھوں نے خود ہی اس اعتراف کے ساتھ کانفرنس کی ناکامی کا اعلان کیا کہ وہ ہندوستان کی مختلف پارٹیوں میں معاہدہ کرانے میں ناکام رہے ہیں تاہم یہ فیصلہ کیا گیا کہ پارٹیوں کی نمائندہ حیثیت کو جانچنے کے لیے انتخابات کرائے جائیں گے۔

1945-46ء کے انتخابات

برطانوی انتخابات کے بعد وائسرائے ہند لارڈ ویول نے ہندوستان میں بھی انتخابات کا اعلان کر دیا۔ دسمبر 1945ء میں مرکزی اسمبلی کے لیے انتخابات منعقد ہوئے ہندوستان کی دونوں بڑی پارٹیوں یعنی کانگریس اور مسلم لیگ نے بھرپور انداز میں انتخابات میں حصہ لیا لیکن دونوں نے برصغیر کی آزادی اور دستوری مسئلے پر بالکل متضاد موقف اختیار کیا ۔ کانگریس نے متحدہ ہندوستان کے نعرے پر الیکشن لڑا جبکہ مسلم لیگ نے یہ انتخابات پاکستان کے نام پر لڑے۔ الیکشن کے دوران قائداعظم اور مسلم لیگ نے بھرپور انداز میں مسلمانوں کو مخاطب کر کے کہا کہ اگر وہ ہندوستان میں مسلمانوں کا مستقبل محفوظ دیکھنا چاہتے ہیں تو ان کو پاکستان کے مطالبے پر مسلم لیگ کا ساتھ دینا چاہیے بصورت دیگر وہ ہمیشہ کے لیے کانگریس کی غلامی میں چلے جائیں گے۔ انتخابات کے نتائج آئے تو مرکزی اسمبلی کی تمام مسلم نشستوں پر مسلم لیگ نے کامیابی حاصل کی۔ مرکزی اسمبلی کی 100 میں سے 30 نشستیں مسلمانوں کے لیے مخصوص تھیں جو تمام کی تمام مسلم لیگ نے حاصل کیں۔ اس کے بعد 1946ء کے اوائل میں 11 صوبائی اسمبلیوں کے انتخابات منعقد ہوئے۔ جس میں مسلمانوں کے لیے 495 نشستیں مخصوص تھیں۔ مسلم لیگ نے ان میں سے 439 نشستیں حاصل کیں۔ اس طرح مسلم لیگ کی صوبائی اسمبلیوں کی نشستیں 89% فیصد رہیں۔ صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) کے علاوہ باقی اہم صوبوں میں مسلم لیگ نے اکثریت

perfect24u.com

حاصل کرلی۔ یوں مسلمان نشستوں کے لیے کانگریس کے نامزد امیدواروں کو ہزیمت اُٹھانا پڑی۔ اکثر حلقوں میں کانگریسی مسلمان امیدواروں کی ضمانتیں ضبط ہوگئیں۔

یہ انتخابات ہندوستان کی تاریخ کے سب سے اہم انتخابات تھے۔ ان کے نتیجے میں مسلم لیگ جو کہ 1937ء کے انتخابات میں بری طرح ہار چکی تھی ایک کامیاب جماعت بن کر ابھری۔ ان انتخابات نے قائداعظم کے اس دعوے کو جو وہ پچھلے ایک عشرے سے کر رہے تھے سچ کر دکھایا کہ مسلم لیگ ہی مسلمانوں کی واحد نمائندہ جماعت ہے۔ اس طرح ان انتخابات نے یہ بات بھی ثابت کر دی کہ ہندوستان کے مسئلے کا واحد حل پاکستان کے مطالبے کو ماننا ہے۔ انہی انتخابات کے نتیجے میں کانگریسی لیڈر تقسیم ہند کے مطالبے اور مسلم لیگ کی نمائندہ حیثیت کو ماننے پر مجبور ہوئے۔

مجالس قانون ساز کے منتخب نمائندوں کا اجلاس (1946ء)

PERFECT24U.COM

اپریل 1946ء میں مسلم لیگ کے ٹکٹ پر مختلف قانون ساز مجالس کے لیے منتخب ہونے والوں کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ پورے ہندوستان سے پانچ سو سے زائد ممبران نے اس میں شرکت کی۔ اس اجلاس میں کچھ اقلیتی نمائندوں نے بھی شرکت کی۔ کانفرنس کے ابتدائی اجلاس میں قائداعظم نے بہت تفصیل سے پاکستان کے مطالبے پر زور دیا۔ انھوں نے ان خطرات کی طرف اشارہ کیا جو مسلمانوں کو کانگریسی حکومت کی صورت میں پیش آسکتے تھے۔ تاہم انھوں نے اس بات کا بھی اعادہ کیا کہ کوئی قوت مسلمانوں کو اپنی منزل تک پہنچنے سے نہیں روک سکتی۔ اس کانفرنس میں بنگال سے حسین شہید سہروردی نے ایک قرارداد پیش کی جس میں ایک خودمختار اور آزاد ریاست پاکستان جو کہ شمال مغرب میں پنجاب، صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا)، بلوچستان اور سندھ اور شمال مشرق میں آسام اور بنگال پر مشتمل ہو، کا مطالبہ کیا گیا اور عملاً یہ کہا گیا کہ مسلمانوں کو متحدہ ہندوستان اور نہ ہی ایک آئین ساز اسمبلی قابل قبول ہے۔ لہٰذا مسلم پاکستان اور ہندو ہندوستان کے لیے الگ الگ آئین ساز اسمبلیوں کی تشکیل کی جائے جو دونوں ملکوں کے لیے آئین مرتب کریں گی۔ اگر یہ مطالبہ تسلیم کر لیا جائے تو مسلم لیگ عبوری حکومت میں شامل ہونے کے لیے تیار ہے

NOT FOR SALE

perfect24u.com

ورنہ وہ اپنے لیے خود لائحہ عمل تجویز کرے گی۔

اس سے پہلے مسلم لیگ نے مارچ 1940ء کے لاہور کے اجلاس میں ہندوستان کے مسلمانوں کے لیے الگ ریاستوں کے قیام کی بات کی تھی بعدازاں کسی ممکنہ ابہام سے بچنے کے لیے اس مطالبے میں اپریل 1941ء میں مدراس میں منعقدہ آل انڈیا مسلم لیگ کے اٹھائیسویں اجلاس میں ترمیم کی گئی جس کے تحت شمال مغرب اور شمال مشرق میں مسلمان اکثریتی علاقوں پر مبنی ایک ریاست کی بات کی گئی۔

کابینہ مشن پلان (1946ء)

برصغیر پاک وہند کے مسلمانوں کی جدوجہد آزادی میں ایک اہم موڑ وزارتی مشن ہے۔ حکومت برطانیہ نے ہندوستان کے مسئلے پر کرپس مشن کی ناکامی کے بعد تین وزیروں پر مشتمل ایک مشن ہندوستان روانہ کیا تاکہ ہندوستان کے مسئلے کا ممکنہ حل نکالا جا سکے۔ یہ مشن ہندوستان پہنچ کر یہاں کے لیڈروں سے ملا جن میں کانگریس کے مولانا ابوالکلام آزاد، گاندھی وغیرہ اور مسلم لیگ کے قائداعظم شامل تھے۔ قائداعظم نے مسلمانوں کی نمائندگی کرتے ہوئے پاکستان کے قیام پر زور دیا جبکہ کانگریس متحدہ ہندوستان پر زور دیتی رہی۔ مذاکرات کے دوران وزارتی مشن کو اگرچہ مسلمانوں کی الگ شناخت اور ہندوؤں سے علیحدگی کے اسباب پر قائل ہونا پڑا اس کے باوجود مشن نے پاکستان کے تصور کی اس بنیاد پر مخالفت کی کہ یہ ناقابل عمل ہے۔ مسلم لیگ، کانگریس اور برطانوی وزراء کے درمیان مذاکرات کے کئی دور ہوئے مگر فریقین کسی فارمولے پر متفق نہیں ہو سکے۔ لہٰذا آخر میں وزارتی مشن نے اپنی تجاویز 16 مئی 1946ء کو پیش کر دیں۔ ان تجاویز کو دو حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا

PERFECT24U.COM

﴿کابینہ وفد کی قائداعظم سے ملاقات﴾

perfect24u.com

ہے۔ایک قلیل المیعاد اور دوسری طویل المیعاد۔قلیل المیعاد تجاویز کی رو سے جو پارٹی ان تجاویز کو قبول کرے گی اسے عبوری حکومت میں شامل ہونے کی دعوت دی جائے گی۔طویل المیعاد تجاویز کی رو سے یہ تجویز کیا گیا کہ ہندوستان کے تمام صوبوں کو تین گروپوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

☆۔ گروپ (الف) میں ہندو اکثریتی صوبے جیسے ی۔پی، مدراس، ممبئی، متحدہ صوبہ جات، اڑیسہ اور بہار شامل تھے۔

☆۔ گروپ (ب) میں مسلم اکثریتی صوبے پنجاب، سرحد (خیبر پختونخوا)، بلوچستان اور سندھ شامل تھے۔

☆۔ گروپ (ج) میں بھی مسلم اکثریتی صوبے آسام اور بنگال شامل تھے۔

ان گروپوں پر مشتمل ایک مرکزی انتظامیہ ہوگی جن کے پاس دفاع، مواصلات اور مالیات کے شعبے ہوں گے۔ان تجاویز میں یہ بات اہم تھی کہ دس سال بعد اگر کوئی صوبہ کسی گروپ سے الگ ہونا چاہے تو اسے علیحدگی کا حق ہوگا۔

وزارتی مشن کی تجاویز کو قائداعظم اور مسلم لیگ نے کچھ تحفظات کے اظہار کے بعد منظور کر لیا۔ اگرچہ ان تجاویز میں پاکستان کے مطالبے کو منظور نہیں کیا گیا لیکن اس میں پاکستان کے بنائے جانے کا ایک مبہم سا تصور موجود تھا کہ دس سال کے بعد بھی صوبے مرکز سے علیحدہ ہو سکتے تھے۔کانگریس کو اس بات سے بڑی خوشی ہوئی تھی کہ کابینہ مشن نے ہندوستان کی تقسیم کے مطالبے کو مسترد کر دیا۔تاہم گروپوں کی تشکیل میں صوبوں کی مرضی اور آئین ساز اسمبلی کے اختیارات کے حدود کے بارے میں گاندھی اور بعض دوسرے ہندو زعماء نے اس قسم کے بیانات دے دیئے جس نے قائداعظم اور مسلم لیگ کے دیگر لیڈروں کو شکوک وشبہات میں مبتلا کر دیا۔

جواہر لال نہرو نے 10 جولائی 1946ء کو کانگریس کا صدر منتخب ہونے کے بعد ممبئی میں بیان دیا کہ کانگریس آئین ساز اسمبلی کابینہ مشن کے پیش کردہ منصوبے میں کسی بھی قسم کی تبدیلی کرنے کی مجاز ہوگی۔نہرو کے اس بیان نے قائداعظم اور مسلم لیگ کو وزارتی مشن پلان کے قبول کرنے کے فیصلے پر دوبارہ غور کرنے پر مجبور کر دیا۔ انھیں خدشہ تھا کہ اب

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

کانگریس اسمبلی میں اپنی اکثریت کے بل بوتے پر جو چاہے آئین میں ترمیم کر لے گی جس سے طویل المیعاد منصوبے میں پاکستان کے تصور کو ختم کیا جا سکے گا۔ قائداعظم اور مسلم لیگ نے نہرو کے اس بیان کا سختی سے نوٹس لیا اور برطانوی حکومت کے سامنے شدید احتجاج کیا۔ دوسری طرف مسلم لیگ نے مسلم لیگ کونسل کا اجلاس 29 جولائی 1946ء کو طلب کر لیا جس میں کابینہ مشن پلان کی منظوری واپس لینے کی قرارداد پیش کی گئی جو متفقہ طور پر منظور ہوئی۔ قائداعظم کی اپیل پر 16 اگست 1946ء کو یومِ راست اقدام منایا گیا۔ مسلم لیگ نے مسلمانوں سے اپیل کی کہ وہ حکومت کی پالیسیوں کے خلاف اور پاکستان کے مطالبے کے حق میں احتجاج کریں۔ مسلم لیگ کی تاریخ میں پہلی دفعہ برطانوی حکومت کے خلاف اتنے بڑے پیمانے پر احتجاج ہوا۔ ہزاروں کی تعداد میں کارکن گرفتار ہو کر جیلوں میں بند کیے گئے۔

عبوری حکومت کی تشکیل (1946-47ء)

PERFECT24U.COM

کابینہ مشن پلان کے متعلق دونوں پارٹیوں یعنی کانگریس اور مسلم لیگ میں ابھی مفاہمت نہیں ہوئی تھی مگر وائسرائے ہند لارڈ ویول کو اس حقیقت کا بخوبی اندازہ ہو گیا تھا کہ ملک کی ان دونوں بڑی پارٹیوں کی مرضی کے خلاف کوئی بھی قدم ملک کو خانہ جنگی کی طرف دھکیل سکتا ہے چنانچہ انہوں نے مشترکہ عبوری حکومت کے قیام کے لیے دونوں پارٹیوں سے مذاکرات شروع کر دیے۔ 16 جون 1946ء کو وائسرائے نے وزارتی مشن سے مشورہ کرنے کے بعد اعلان کیا کہ عبوری حکومت میں کانگریس کے چھ، مسلم لیگ کے پانچ اور اقلیتوں کے تین نمائندے ہوں گے۔ کسی پارٹی کو دوسری پارٹی کی نامزد کردہ امیدواروں پر اعتراض کا حق نہیں ہوگا۔ دونوں پارٹیوں کو یکساں اہم محکمے دیے جائیں گے۔ اس اعلان میں یہ بھی کہا گیا کہ اگر کسی پارٹی کو وزارتی مشن کی تجاویز قبول نہیں ہوں گی تو اسے عبوری حکومت میں شامل نہیں کیا جائے گا۔ ایسی صورت میں وائسرائے دوسری پارٹی کو عبوری حکومت بنانے کی دعوت دے گا۔

25 جون 1946ء کو مسلم لیگ کی مجلس عاملہ نے شرائط مان کر عبوری حکومت میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا کیونکہ مسلم لیگ مسائل کا پرامن حل چاہتی تھی اور مشن کے تجویز کردہ گروپ (ب) اور (ج) میں مسلم صوبوں

perfect24u.com

کی شمولیت کو پاکستان کی سمت ایک اہم پیش رفت گردانتی تھی۔ دوسری طرف کانگریس نے اس منصوبے پر اپنے تحفظات کا اظہار کرتے ہوئے اسے رَد کر دیا۔ وعدے کے مطابق کانگریس کے بغیر عبوری حکومت مسلم لیگ کے نمائندوں پر تشکیل دینی چاہیے تھی مگر وائسرائے اور برطانیہ کی لیبر حکومت نے اپنے مالی اور تجارتی مفادات کے لئے کانگریس کے بغیر ہندوستان کی عبوری حکومت تشکیل دینے سے انکار کر دیا۔ قائداعظم نے وائسرائے کو اپنی شرائط یاد کرا کے ان کے رویئے پر احتجاج کیا لیکن وائسرائے کانگریس کے تعاون کے بغیر کچھ نہیں کرنا چاہتا تھا۔ مسلم لیگ نے کانگریس کے رویے اور حکومت کی دوغلی پالیسی کے خلاف راست اقدام کیا اور وزارتی مشن کو مسترد کر دیا۔ دوسری طرف وائسرائے ہند اور برطانوی حکومت اس بات پر مصر تھی کہ عبوری حکومت قائم کی جائے۔ لہٰذا لارڈ ویول نے نہرو کو عبوری حکومت قائم کرنے کی دعوت دے دی۔ اس دوران یہ کوششیں بھی جاری رہیں کہ مسلم لیگ کو بھی عبوری حکومت میں شامل کیا جائے کیونکہ مسلم لیگ کے احتجاج کے دوران کولکتہ میں فرقہ وارانہ فسادات کے نتیجے میں سینکڑوں جانیں ضائع ہو چکی تھیں اور فرقہ وارانہ کشیدگی ہندوستان کے دوسرے شہروں میں بھی پھیل رہی تھی۔

PERFECT24U.COM

کانگریس عبوری حکومت میں مسلمانوں کی نمائندگی کے لیے غیر مسلم لیگی نمائندے لے کر مسلم لیگ کو حکومت سے دور رکھنا چاہتی تھی لیکن اس دوران حکومتِ ہند کو احساس ہو چکا تھا کہ مسلم لیگ کے بغیر امن وامان قائم نہیں ہو سکتا۔ اس طرح مسلم لیگ نے بھی محسوس کیا کہ وہ حکومت کے اندر رہ کر مؤثر طور پر اس کڑے وقت میں مسلمانوں کے تحفظ کے لیے کچھ کر سکتے ہیں۔ لہٰذا مسلم لیگ نے عبوری حکومت کے لیے اپنے پانچ نمائندے نامزد کیے جن میں لیاقت علی خان، آئی آئی چندریگر، سردار عبدالرب نشتر، غضنفر علی خان اور ایک نچلی ذات کے ہندو جوگندر ناتھ منڈل شامل تھے۔ اس وقت کے چند گنے چنے مسلمان افسروں میں خاص کر چوہدری محمد علی جو کہ بعد میں وزیراعظم پاکستان بھی بنے، نے دن رات ایک کر کے وزیر خزانہ لیاقت علی خان کا ساتھ دیا اور بہت جلد کانگریس کو احساس ہو گیا کہ انھوں نے مالیات کا شعبہ مسلم لیگ کو دے کر غلطی کی ہے کیونکہ کانگریس کے تمام وزراء وزارت خزانہ کے رحم وکرم پر تھے۔ متحدہ ہندوستان کے آخری بجٹ کا سہرا بھی لیاقت علی خان کے سر ہے جنھوں نے ایک ایسا بجٹ بنایا جس میں غربت کے خاتمے کے لیے بعض اہم اقدامات کیے گئے۔ حکومتی اخراجات کے لیے کارخانہ داروں پر ٹیکس عائد کیا گیا۔ ساتھ ہی ٹیکس چوری کا محاسبہ کرنے کے لیے ایک

perfect24u.com

تحقیقاتی کمیشن بھی تجویز کیا گیا۔ ان کے غریب دوست بجٹ کو بہت سراہا گیا مگر بہت جلد ہندو کارخانہ داروں نے ٹیکسوں کے نفاذ کے خلاف کانگریس سے شکایت کی۔ یہی لوگ کانگریس کو رقم مہیا کرنے والے تھے۔ لیکن کانگریس بجٹ کی مخالفت بھی نہیں کرسکتی تھی اس لیے کہ اس طرح کانگریس کے غریب پروری کے دعوؤں کا بھرم کھل جاتا۔ آزادی کی سیاسی جدوجہد میں اس موڑ پر بھی کانگریس اور مسلم لیگ ایک دوسرے کے آمنے سامنے کھڑے رہے۔

عبوری حکومت کے وزیروں کا ایک بھی مشترکہ اجلاس منعقد نہیں ہوسکا۔ اس طرح عبوری حکومت میں شمولیت اتحاد کی بجائے مزید دوری کا سبب بنی۔ اسی دوران کانگریس کے سردار پٹیل جو حکومت میں وزیر داخلہ تھے اس نتیجہ تک پہنچے کہ ہندوستان کے مسئلے کا واحد حل اس کی تقسیم ہے۔

3 جون 1947ء کا منصوبہ

PERFECT24U.COM

برطانیہ کے وزیراعظم لارڈ ایٹلی نے فروری 1947ء میں اعلان کیا کہ برطانیہ جون 1948ء سے پہلے پہلے ہندوستان کا اقتدار ہندوستانیوں کے حوالے کردے گا۔ اس اعلان کے ساتھ ساتھ انہوں نے ہندوستان کے وائسرائے لارڈ ویول کو واپس بلا کر اس کی جگہ لارڈ ماؤنٹ بیٹن کو وائسرائے مقرر کیا۔ ماؤنٹ بیٹن نے ہندوستان آکر کابینہ مشن منصوبے کی روشنی میں ہندوستان کو متحد رکھنے کی ہر ممکن کوشش کی جس میں اسے ناکامی ہوئی۔ لہٰذا ہندوستان کو تقسیم کرنے کے سوا کوئی چارہ کار نہیں رہا اس مقصد کے لیے اس نے تمام اہم جماعتوں کے سربراہوں اور اپنے رفقاء کار سے طویل مشاورت کے بعد ایک منصوبہ بنایا اور اس کو تاج برطانیہ کی منظوری کے لیے بھیج دیا۔ لندن سے منصوبے کو منظوری ملی اور اس طرح یہ منصوبہ 3 جون کے منصوبے کے نام سے مشہور ہوا۔

3 جون کے منصوبے کا اجلاس

perfect24u.com

اس منصوبے کے مندرجات یہ تھے:

۱۔ بنگال اور پنجاب کی اسمبلیوں کے مسلم اور غیر مسلم ممبران کے علیحدہ علیحدہ اجلاس ہوں گے۔ ان اجلاسوں میں اگر کسی ایک گروپ نے متعلقہ صوبے کی تقسیم کے حق میں رائے دی تو صوبے کو دو حصوں میں تقسیم کیا جائے گا۔

۲۔ صوبوں کی تقسیم کی صورت میں سرحدوں کے تعین کے لیے ایک کمیشن بنایا جائے گا۔

۳۔ سندھ صوبائی اسمبلی ایک خصوصی اجلاس میں پاکستان یا ہندوستان میں شمولیت کا فیصلہ کرے گی۔

۴۔ صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) کے مستقبل کا فیصلہ وہاں کے رائے دہندگان ایک ریفرنڈم کی صورت میں کریں گے کہ وہ پاکستان میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا ہندوستان میں۔

۵۔ بلوچستان کا فیصلہ وہاں کا شاہی جرگہ اور کوئٹہ میونسپل کمیٹی کے ارکان کریں گے۔

۶۔ صوبہ آسام کے ضلع سلہٹ کا فیصلہ بھی ریفرنڈم کے ذریعے ہوگا کہ آیا وہ مسلم اکثریتی بنگال میں شامل ہونا چاہتے ہیں یا آسام ہی میں رہنا چاہتے ہیں۔

PERFECT24U.COM

10 جون 1947ء کو مسلم لیگ کونسل کا اجلاس دہلی میں منعقد ہوا۔ اس اجلاس میں ایک قرارداد منظور کی گئی جس میں یہ کہا گیا کہ اگرچہ وہ پنجاب اور بنگال کی تقسیم سے متفق نہیں لیکن انتقال اقتدار کی خاطر 3 جون کے منصوبے کو مجموعی طور پر تسلیم کرتے ہیں۔

14 جون 1947ء کو انڈین نیشنل کانگریس کمیٹی کا اجلاس ہوا جس میں 3 جون کے منصوبے کو بادل ناخواستہ قبول کیا گیا مگر ساتھ ہی یہ بھی کہا گیا کہ "جغرافیہ، پہاڑ اور سمندر ہندوستان کا تعین کرتے ہیں۔ کوئی انسانی قوت ان کو تبدیل نہیں کر سکتی۔ کانگریس کمیٹی اس بات پر یقین رکھتی ہے کہ جونہی موجودہ منافرت کم ہو جائے گی تو ہندوستان کے مسئلے کو اپنے اصلی تناظر میں دیکھا جائے گا اور دو قوموں کے غلط نظریے کو سب خیر باد کہیں گے"۔ کانگریس کمیٹی کی اس قرارداد سے یہ واضح ہوا کہ انھوں نے مجبوری کی حالت میں تقسیم ہند کا منصوبہ تسلیم کیا تھا۔

perfect24u.com

تقسیم ہندوستان اور پاکستان کا قیام

3 جون کے منصوبے کی رُو سے پنجاب اور بنگال کے صوبوں کو تقسیم کرنا طے پایا تھا۔ جس کے لئے ایک کمیشن قائم کیا گیا اور متفقہ طور پر ایک انگریز وکیل ریڈکلف کو سربراہ مقرر کیا گیا۔ اختلاف کی صورت میں آخری فیصلہ ریڈکلف نے کرنا تھا۔ باؤنڈری کمیشن کے دونوں گروپوں یعنی پنجاب اور بنگال کے کئی اجلاس ہوئے مگر مسلم لیگ اور کانگریس کے نمائندے کسی بات پر متفق نہیں ہو سکے۔ 17 اگست 1947ء کو ریڈکلف ایوارڈ کا اعلان کیا گیا جس کی رو سے بعض مسلم اکثریتی علاقے ہندوستان کو دیے گئے مثلاً ضلع گورداسپور۔ ضلع گورداسپور کی صرف ایک تحصیل پٹھانکوٹ میں غیر مسلموں کی اکثریت تھی ان علاقوں میں پاکستان کو سیراب کرنے والے نہروں کے ہیڈورکس بھی ہندوستان کے حصے میں آئے جس سے بعد میں پاکستان کے لئے نہری پانی کا مسئلہ پیدا ہوا۔ اس طرح کولکتہ جو کہ بنگال کا دارالخلافہ تھا ہندوستان کو دیا گیا۔ جبکہ مسلم لیگ کا مطالبہ یہ تھا کہ کولکتہ میں ریفرنڈم کرایا جائے کیونکہ مسلم لیگ کو امید تھی کہ مسلمان اقلیت کے ساتھ ساتھ وہاں کے پسے ہوئے ہندو بھی پاکستان کے حق میں فیصلہ دیں گے۔ لیکن انگریزوں نے مسلم لیگ کے اس مطالبے کو نہیں مانا۔ اس طرح کولکتہ جو بنگال کا معاشی شہ رگ تھا۔ ہندوستان کے پاس چلا گیا۔

PERFECT24U.COM

اس ایوارڈ کو دیکھ کر پتہ چلتا ہے کہ چند اہم حکومتی افسران کانگریس نوازی اور پاکستان کو نقصان پہنچانے کے فعل میں پیش پیش تھے۔ ان زیادتیوں کے باوجود قائداعظم نے تدبر کا مظاہرہ کرتے ہوئے فرمایا کہ اگرچہ یہ ایوارڈ ناانصافی پر مبنی ہے لیکن ایک باوقار قوم کی طرح ہم اس ایوارڈ کو تسلیم کرنے کے پابند ہیں۔

3 جون 1947ء کے منصوبے کی رو سے مشرقی بنگال اور مغربی پنجاب کی مسلم اکثریت نے پاکستان کے حق میں فیصلہ کیا۔ سندھ کی قانون ساز اسمبلی، بلوچستان کے شاہی جرگے اور کوئٹہ میونسپل کمیٹی کے ارکان اور صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) کے عوام نے ریفرنڈم کے ذریعے پاکستان میں شامل ہونے کا فیصلہ کیا۔ قائداعظم محمد علی جناح 7 اگست 1947ء کو کراچی تشریف لائے۔ 11 اگست 1947ء کو پاکستان کی پہلی دستور ساز اسمبلی کے اجلاس میں انھیں اسمبلی کا صدر منتخب کیا گیا۔ تین دن بعد لارڈ ماؤنٹ بیٹن نے دستور ساز اسمبلی سے خطاب کیا اور یوں 14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام عمل میں لایا گیا اور قائداعظم محمد علی جناح پاکستان کے پہلے گورنر جنرل مقرر ہوئے

perfect24u.com

برطانوی استعمار

یورپ میں صنعتی انقلاب کے آنے کے بعد لوگوں کی زندگیوں میں بے پناہ تبدیلیاں آئیں۔ صنعتکار اپنی مصنوعات کے لیے یورپ سے باہر مارکیٹ تلاش کرنے لگے۔ اپنی مصنوعات کو برآمد کرنے اور صنعتوں کے لیے خام مال حاصل کرنے کی غرض سے انگریز ہندوستان پہنچے۔ مغل بادشاہ جہانگیر کے دربار میں سر تھامس رو (Sir Thomas Roe) نے کچھ وقت گزارا اور بادشاہ سے بنگال میں تجارت کے لیے کچھ مراعات حاصل کیں۔ آہستہ آہستہ انگریز جہاں اپنی تجارتی سرگرمیاں بڑھاتے رہے وہیں ہندوستان کے حالات کا جائزہ لے کر اس پر قبضہ کے منصوبے بھی بناتے رہے۔ آپس کی نا اتفاقی اور حکمرانوں کی عدم دلچسپی اور امن و امان کی بگڑتی ہوئی صورت حال نے انگریزوں کو ہندوستان میں قدم جمانے کا موقع دیا۔ جدید علوم و فنون کی برتری نے انھیں ہندوستانیوں پر برتری دلا دی۔ 1757ء کی جنگ پلاسی میں بنگال کے نواب سراج الدولہ کو شکست دے کر انگریز جنوبی ہند کی طرف بڑھے جہاں میسور کے حیدر علی اور سلطان ٹیپو نے کچھ عرصہ تک سخت مزاحمت کی مگر بالآخر 1799ء میں شکست سے دوچار ہوئے۔ 1803ء میں انگریز دہلی تک پہنچے اور مغل حکمران اپنی نااہلی کی وجہ سے انگریزوں کے وظیفہ خوار ہوئے۔ 1857ء میں ہندوستان کے لوگوں نے انگریزوں کے خلاف جنگ آزادی لڑی مگر جدید علوم اور فوجی ساز و سامان اور ٹریننگ میں برتری کی وجہ سے انگریزوں کو فتح اور ہندوستانیوں کو شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ انگریزوں کا اقتدار بالآخر 1947ء میں ہندوستان اور پاکستان کی آزادی پر منتج ہوا۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

مقاصد اور پالیسیاں

انتظامیہ

ہندوستان میں انگریزوں کی آمد نے یہاں کے لوگوں کے علوم وفنون، رسوم ورواج، ثقافت اور طرزِ فکر کو بہت متاثر کیا۔ انگریزوں نے ہندوستان پر حکومت کرنے کے لیے ایک موثر انتظامی مشینری تشکیل دی۔ اُنھوں نے ہندوستان کے ایک قلیل مگر بااثر گروہ کو اپنے ساتھ ملا کر اپنی حکومت کو مضبوط کیا۔ دوسری جانب انھوں نے ہندوستان کو صوبوں اور ضلعوں کی سطح پر تقسیم کر کے ایک موثر انتظامیہ فراہم کیا مگر عوام علاقے کے خان یا زمیندار اور انتظامیہ کے رحم وکرم پر تھے۔

تعلیمی نظام

PERFECT24U.COM

انگریز ہندوستانیوں کو جدید علوم وفنون سے آشنا کرنے کے لیے تعلیمی اداروں کا قیام عمل میں لائے۔ 1857ء میں مدراس، کولکتہ اور ممبئی یونیورسٹیاں قائم کی گئیں۔ اس کے علاوہ مقامی طور پر لوگوں کے تعاون سے بہت سے سکول، کالج اور دیگر تعلیمی ادارے قائم کیے گیے۔ ان اداروں میں مغربی علوم وفنون پڑھائے جاتے تھے۔ جس کا مقصد حکومتی کاروبار کو چلانے کے لیے ایک ایسا گروہ پیدا کرنا تھا جس کے ساتھ مل کر وہ ہندوستان پر اپنی حکومت کو طوالت دے سکیں۔ دوسری بڑی خامی اس نظام تعلیم کی یہ تھی کہ یہ طبقاتی تقسیم پر مبنی تھا۔ سب سے بڑے طبقے کے لیے بہت اعلیٰ تعلیمی ادارے جبکہ درمیانے اور چھوٹے طبقے کے لیے دوسرے اور تیسرے درجے کے ادارے قائم کیے گئے۔ اس کے علاوہ دینی علوم کے ادارے یعنی مدرسے الگ سے کام کر رہے تھے جس کا جدید علوم کی تحصیل سے کوئی سروکار نہیں تھا۔ نتیجے کے طور پر معاشرہ مزید طبقاتی تقسیم کا شکار ہوا۔ جدید تعلیم یافتہ لوگ اور روایتی دینی علوم حاصل کرنے والے لوگوں میں ایک بہت بڑی خلیج پیدا ہوئی۔

perfect24u.com

معاشی نظام

انگریزی سامراج سے پہلے ہندوستان دنیا کے دوسرے ممالک سے تجارت کرتا تھا اور بہت ساری چیزیں برآمد بھی کرتا تھا۔ اس پورے دور میں ہندوستان کبھی بھی خوراک کے معاملے میں کسی دوسرے کا محتاج نہیں رہا لیکن انگریزی سامراج نے ایک منظم طریقے سے یہاں کی معیشت میں ایسی تبدیلیاں کیں مثلاً بھاری ٹیکس لگائے کہ ہندوستان کی برآمدات ختم ہو کر درآمد کرنے والا ملک بن گیا حتیٰ کہ خوراک میں بھی درآمدات شروع ہوئیں۔ انگریزوں نے کینیڈا اور آسٹریلیا کی طرح یہاں صنعتی ترقی کی حوصلہ افزائی نہیں کی۔ ہندوستان سے صرف خام مال برآمد کیا جانے لگا اور انگریزی مصنوعات کو درآمد کیا جانے لگا۔ جاگیردارانہ نظام کو جوں کا توں رہنے دیا گیا جس سے ایک طرف صنعتی معاشرہ وجود میں نہیں آسکا۔ دوسری طرف معاملات حکومت میں عوام کی شراکت کی بجائے ایک مخصوص ٹولہ اقتدار کے ایوانوں پر چھایا رہا۔

PERFECT24U.COM

نسلی امتیاز

انگریزی سامراجیت کی ایک خصوصیت ان کے پیدا کردہ نسلی امتیازات ہیں۔ انگریزی حکومت کے دوران ہندوستانی معاشرہ میں انگریز اور مقامی لوگوں کے درمیان ہمیشہ حاکم اور محکوم کا تعلق رہا۔ انگریز کبھی بھی ہندوستانی معاشرے کا حصہ نہیں بنے۔ انگریزوں کی معاشرتی سرگرمیاں الگ رہیں ان کے لیے الگ پارک، کلب اور ہوٹل وغیرہ قائم تھے جہاں ہندوستانیوں کا داخلہ ممنوع تھا۔ معاشرے میں پیدا کردہ اس نسلی امتیاز نے ہندوستانیوں کی نفسیات کو بُری طرح متاثر کیا۔

انگریزوں نے یہاں کی تعلیم، معیشت، سیاست اور معاشرت میں جو تبدیلیاں پیدا کیں اُن میں سے بعض نے یہاں کے لوگوں پر منفی اثرات مرتب کیے ان میں سے بعض اثرات حصول آزادی کے باوجود آج بھی ہمارے رویوں میں موجود ہیں۔

perfect24u.com

قیامِ پاکستان میں قائداعظم کا کردار

بیسوی صدی کی ابتداء میں ہندوستان سیاسی تحریکوں سے متعارف ہوا۔ ان سیاسی تحریکوں پر کانگریس چھائی ہوئی تھی۔ ایسے حالات میں جس شخص نے مسلمانوں کی سیاسی جدوجہد کو نہ صرف منظم اور متحرک کیا بلکہ اس کو کامیابی سے اپنی منزل (پاکستان) تک پہنچایا وہ قائداعظم محمد علی جناح تھے۔ آپ نے 1906ء میں کانگریس میں شرکت کر کے عملی سیاست میں حصہ لینے کا آغاز کیا۔ 1913ء میں جب مسلم لیگ نے اپنے مقاصد میں تبدیلی کر کے حکومت میں حصہ داری کی سوچ اپنائی تو وہ مسلم لیگ میں شامل ہو کر دونوں جماعتوں کو قریب لانے کی کوششوں میں مصروف ہو گئے۔ انہی کوششوں کی وجہ سے آپ کو ''ہندو مسلم اتحاد کے سفیر'' کا خطاب دیا گیا۔ 1916ء میں لکھنؤ میں دونوں پارٹیوں کو ایک معاہدے پر متفق کرنے میں کامیاب ہوئے۔ 1920ء میں کانگریس سے اس اختلاف کی بنیاد پر الگ ہو گئے کہ وہ تحریک عدم تعاون کو تحریک آزادی کے لیے درست قدم نہیں سمجھتے تھے۔

قائداعظم نے پوری زندگی قانون میں رہتے ہوئے آزادی کی جنگ لڑی اور کبھی بھی جیل نہیں گئے۔ جو اس بات کا ثبوت ہے کہ انھوں نے آئین اور دستور کے اندر رہتے ہوئے مسلمانوں کے حقوق حاصل کرنے کے لیے جدوجہد کی۔ 1928ء میں جب کانگریس نے آئینی تجاویز میں مسلمانوں کے مطالبات کو نظر انداز کر دیا تو آپ نے اس کے جواب میں 1929ء میں اپنے 14 نکات پیش کر کے متبادل آئینی تجاویز پیش کر دیں۔ گول میز کانفرنسوں میں انھوں نے مسلمانوں کے مطالبات وخواہشات کو بخوبی پیش کیا۔ 1935ء کے آئین پر تنقید کی مگر 1937ء کے الیکشن میں حصہ لیا۔ 39-1937ء میں کانگریس حکومت کی ان پالیسیوں پر تنقید کی جس کی زد مسلمانوں پر پڑتی تھی۔ 1940ء میں قراردادِ لاہور پاس کروائی اور مسلمانوں کے لیے منزل کا تعین کر دیا اور سات سال کے قلیل عرصے میں 1947ء تک پاکستان کے حصول کو ممکن بنایا خصوصاً ایسے حالات میں جب انگریز اور کانگریس دونوں ہندوستان کی تقسیم اور پاکستان کے قیام کے مخالف تھے۔

تحریک پاکستان کو اپنی منزل تک پہنچانے میں اگر ہم تمام رہنماؤں اور کارکنوں میں سے کسی ایک کا انتخاب کرنا چاہیں تو وہ بلاشبہ قائداعظم ہی ہیں۔ انھوں نے نہایت تدبر اور مستقل مزاجی سے مسلمانوں کی رہنمائی کی۔ پوری تحریک کے دوران قانون کو کبھی اپنے ہاتھ میں نہیں لیا۔ ہمیشہ تشدد کے خلاف دلیل کے ہتھیار کے ساتھ

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

انگریزوں، کانگریسی لیڈروں اور غیر مسلم لیگی رہنماؤں کا مقابلہ کیا۔ کسی فیصلے تک پہنچنے سے پہلے ہمیشہ اپنے کارکنان اور ساتھیوں سے مشورہ کرتے تھے اور جب کسی فیصلے پر پہنچ جاتے تو پھر اسی پر ڈٹ جاتے اور کوئی کمزوری نہ دکھاتے۔ وعدے کا پاس کرتے۔ قائداعظم نے جس طریقے سے تحریک آزادی اور تحریک پاکستان کی رہنمائی کی اُس کی مثال نہیں ملتی۔ دنیا کے کئی مدبروں نے قائداعظم کو خراجِ عقیدت پیش کیا۔ نیلسن منڈیلا جس نے جنوبی افریقہ کی نسل پرست حکومت کے خلاف جدوجہد میں 27 سال جیل کاٹی وہ قائداعظم کی جدوجہد آزادی کو اپنے لیے مشعل راہ سمجھتے تھے۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

مشقی سوالات

۱۔ مندرجہ ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں:

(۱) تقسیم بنگال کا فیصلہ کب کیا گیا؟

(الف) 1805ء (ب) 1905ء (ج) 1906ء (د) 1911ء

(۲) قرارداد لاہور کس نے پیش کی؟

(الف) علامہ اقبال (ب) قائداعظم (ج) لیاقت علی خان (د) مولوی فضل الحق

(۳) دوسری جنگ عظیم کا آغاز کب ہوا تھا؟

(الف) 1838ء (ب) 1938ء (ج) 1939ء (د) 1945ء

(۴) کرپس مشن کتنے وزیروں پر مشتمل تھا؟

(الف) دو (ب) تین (ج) چار (د) پانچ

PERFECT24U.COM

(۵) سی۔ آر فارمولا کس نے پیش کیا؟

(الف) راج گوپال اچاریہ (ب) جواہر لال نہرو (ج) مہاتما گاندھی (د) مولانا عبدالکلام آزاد

(۶) 1945-46ء کے انتخابات میں مسلم لیگ نے کتنی نشستیں حاصل کیں؟

(الف) 354 (ب) 402 (ج) 450 (د) **439**

(۷) جواہر لال نہرو کب آل انڈیا نیشنل کانگریس کے صدر منتخب ہوئے؟

(الف) 1935ء (ب) 1945ء (ج) 1946ء (د) 1947ء

(۸) 1946-47ء کی عبوری حکومت میں وزیر خزانہ کس کو مقرر کیا گیا؟

(الف) لیاقت علی خان (ب) چوہدری محمد علی (ج) سردار عبدالرب نشتر (د) حسین شہید سہروردی

(۹) ہندوستان کے آخری وائسرائے کون تھے؟

(الف) لارڈ ایٹلی (ب) لارڈ ویول (ج) لارڈ ماؤنٹ بیٹن (د) لارڈ کرزن

perfect24u.com

(۱۰) 1947ء میں دہلی میں مسلم لیگ کونسل کا اجلاس کب منعقد ہوا؟

(ا) 9 جون (ب) 10 جون (ج) 10 جولائی (د) 12 جولائی

(۱۱) 3 جون کے منصوبے کی رُو سے کن صوبوں کو تقسیم کرنا طے پایا تھا؟

(ا) بمبئی اور سندھ (ب) پنجاب اور بنگال (ج) سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان (د) کولکتہ اور مدراس

(۱۲) ریڈکلف ایوارڈ کا اعلان کب کیا گیا؟

(ا) 14 جولائی 1947ء (ب) 30 جولائی 1947ء (ج) 14 اگست 1947ء (د) 17 اگست 1947ء

(۱۳) بنگال کے نواب سراج الدولہ کو انگریزوں نے کب شکست دی؟

(ا) 1757ء (ب) 1857ء (ج) 1957ء (د) 1868ء

(۱۴) قائداعظم نے کب مسلم لیگ میں شمولیت اختیار کی۔

(ا) 1905ء (ب) 1906ء (ج) 1913ء (د) 1923ء

(۱۵) کس رہنما کو ہندو مسلم سفیر کا خطاب دیا گیا؟

(ا) جواہر لال نہرو (ب) مہاتما گاندھی (ج) مولانا عبدالکلام آزاد (د) قائداعظم

PERFECT24U.COM

مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جواب دیں:

(۱) کن واقعات نے مسلمانوں اور ہندوؤں کے درمیان فاصلوں کو بڑھا دیا؟

(۲) کرپس مشن نے کیا تجاویز پیش کیں؟

(۳) کرپس مشن کی تجاویز کو کانگریس اور مسلم لیگ نے کیوں مسترد کر دیا؟

(۴) شملہ کانفرنس کیوں ناکام ہوئی؟

(۵) 1945-46 کے عام انتخابات میں مسلم لیگ کس طرح کامیاب ہوئی؟

(۶) 1946ء میں مجالس قانون ساز کے اجلاس میں کیا مطالبات پیش کیے گئے؟

(۷) 1946-47ء میں عبوری حکومت کی تشکیل کس طرح کی گئی؟

(۸) کانگریس کو یہ احساس کیوں ہوا کہ انہوں نے خزانہ کی وزارت مسلم لیگ کو دے کر غلطی کی ہے؟

perfect24u.com

(۹) قائداعظم محمد علی جناح کو ''ہندو مسلم اتحاد کا سفیر'' کا خطاب کیوں دیا گیا؟

(۱۰) قائداعظم محمد علی جناح نے کن طریقوں سے تحریک پاکستان کے بہترین رہنما کا کردار نبھایا؟

مندرجہ ذیل سوالات کے مفصل جواب دیں:

(۱) قراردادِ لاہور کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں۔ تحریکِ پاکستان میں اس کی کیا اہمیت ہے؟

(۲) سی۔ آر فارمولا اور گاندھی جناح مذاکرات کو تفصیل سے بیان کریں؟

(۳) کابینہ مشن پلان کیا ہے؟ اس کے اغراض و مقاصد بیان کریں؟

(۴) 3 جون کا منصوبہ کیا ہے؟ اس کے تحت تقسیم ہندوستان اور پاکستان کا قیام کیسے ہوا؟

(۵) برصغیر پاک و ہند میں برطانوی استعمار اور اس کے مقاصد اور پالیسیاں بیان کریں؟

سرگرمی

PERFECT24U.COM

☆ تحریک پاکستان کے اہم واقعات کا تصاویری چارٹ بنائیں۔

☆ ''تحریک پاکستان'' کے موضوع پر ذہنی آزمائش کا مقابلہ منعقد کریں۔

perfect24u.com

باب
3

ارضِ پاکستان

پاکستان کا محل وقوع

پاکستان جنوبی ایشیا کے شمال مغربی حصے میں تقریباً °24 تا °37 عرض بلد شمالی اور °61 تا °76 طول بلد مشرقی کے درمیان پھیلا ہوا ہے۔ اس کا کل رقبہ 796096 مربع کلو میٹر ہے۔

حدودِ اربعہ

پاکستان کے شمال مشرق میں چین، شمال مغرب میں افغانستان، مشرق میں بھارت، مغرب میں ایران اور جنوب میں بحیرہ عرب واقع ہے۔ چین کے ساتھ سرحد کی لمبائی 585 کلومیٹر ہے۔ پاک افغان

PERFECT24U.COM

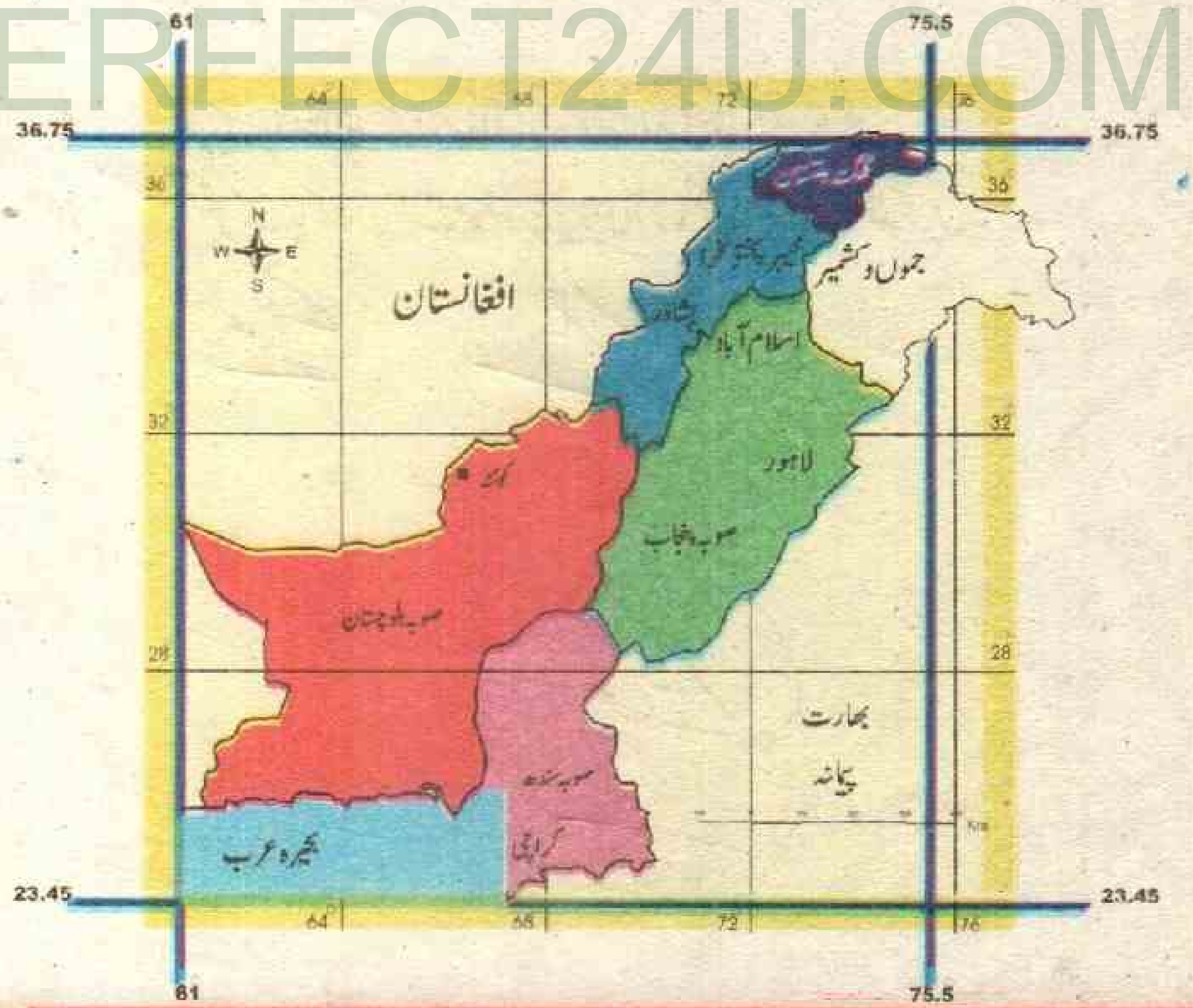

perfect24u.com

سرحد کو ڈیورنڈ لائن کہتے ہیں۔ یہ سرحد 1893ء میں متعین کی گئی تھی۔ اس کی لمبائی 2250 کلومیٹر ہے۔ شمال میں افغانستان کی ایک تنگ پٹی واخان پاکستان کو تاجکستان سے جدا کرتی ہے۔ بھارت کے ساتھ سرحد کی لمبائی 1610 کلومیٹر ہے جو کہ تقسیم ہند کے وقت ریڈکلف کمیشن نے متعین کی تھی جبکہ شمال مشرق میں کشمیر کے ساتھ متنازعہ سرحد لائن آف کنٹرول ہے۔ ایران کے ساتھ سرحد کی لمبائی 832 کلومیٹر ہے جبکہ ساحلی پٹی کی لمبائی 1046 کلومیٹر ہے۔

پاکستان کے محل وقوع کی اہمیت

پاکستان کو دنیا میں محل وقوع کے اعتبار سے نمایاں حیثیت حاصل ہے کیونکہ یہ جغرافیائی اور سیاسی لحاظ سے ایک حساس خطے میں واقع ہے۔ پاکستان افغانستان اور وسطی ایشیائی ممالک کے لیے اہم تجارتی راستے (Gateway) کا کام کرتا ہے۔ پاکستان چین سے بذریعہ سڑک ملا ہوا ہے۔ اس راستے کو شاہراہ قراقرم (شاہراہ ریشم) کہتے ہیں۔ اس راستے سے مسافروں اور سامان تجارت کی آمدورفت ہوتی ہے۔ ہمارا ملک دنیائے اسلام کے وسط میں واقع ہے۔ جو مغرب میں مراکش سے لے کر مشرق میں انڈونیشیا تک پھیلی ہوئی ہے۔ پاکستان وسطی ایشیا اور مشرقِ وسطی کے تیل کے ذخائر سے مالا مال ملکوں کے بھی قریب واقع ہے۔ پاکستان میں گلیات، وادی کاغان وسوات کے مناظر اور وادی سندھ اور گندھارا کی قدیم تہذیبیں سیاحوں کے لیے بہت کشش رکھتی ہیں۔

پاکستان کے طبعی خدوخال

پاکستان ایک وسیع ملک ہے۔ جس کی لمبائی تقریباً 1600 کلومیٹر اور چوڑائی 885 کلومیٹر ہے۔ پاکستان کے طبعی خدوخال میں بڑا فرق پایا جاتا ہے۔ یہ طبعی خدوخال شمال میں بلندوبالا پہاڑوں سے شروع ہوکر جنوب میں ساحلی علاقوں پر مشتمل ہیں۔ طبعی لحاظ سے پاکستان کو مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ پہاڑی علاقے
2۔ سطوح مرتفع
3۔ میدانی علاقے
4۔ ریگستانی علاقے
5۔ ساحلی علاقے

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

پاکستان

طبعی نقشہ

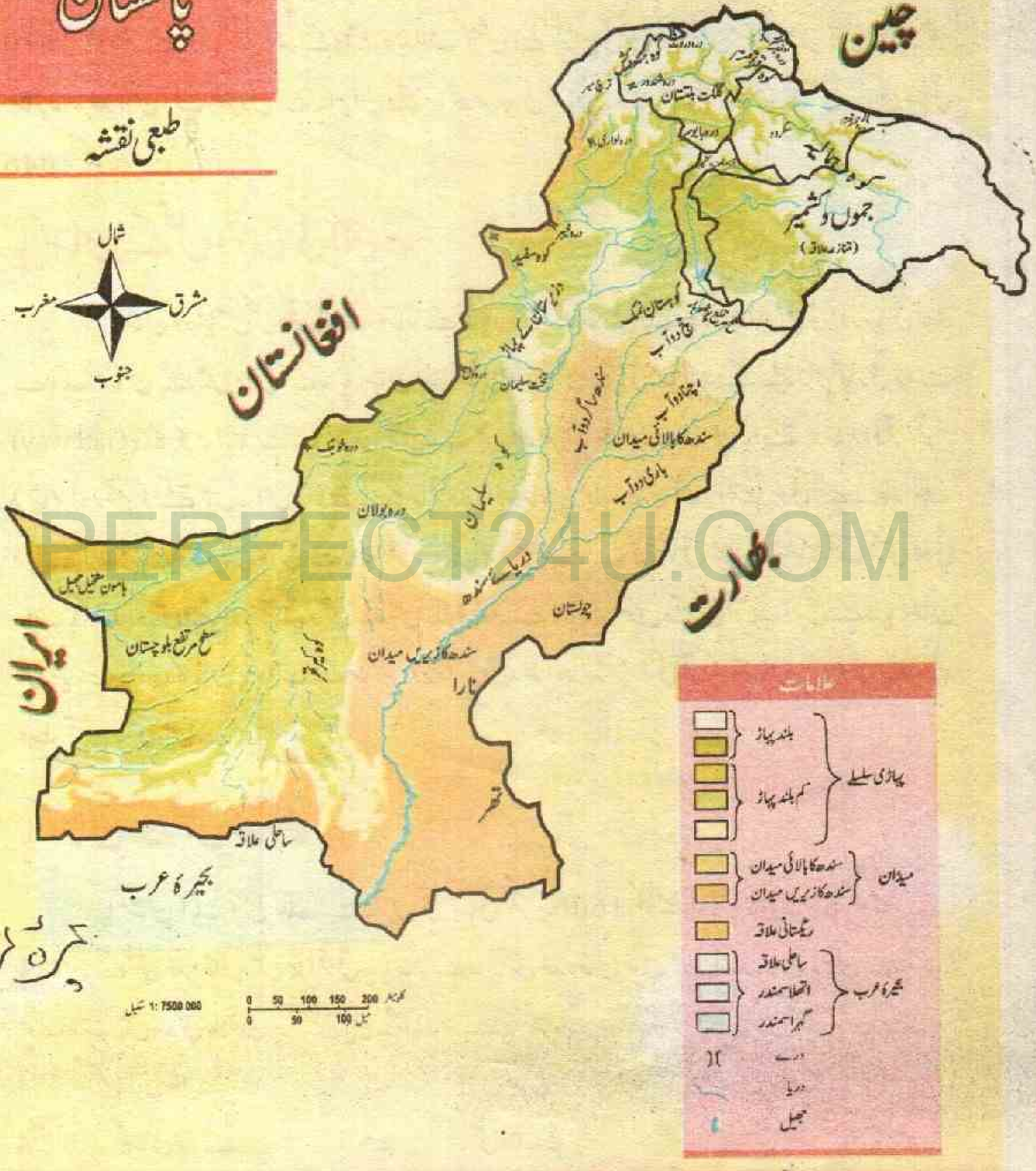

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

1۔ پہاڑی علاقے

(i) شمالی پہاڑی علاقے

یہ تمام پہاڑی سلسلے شرقاً غرباً متوازی سلسلوں پر مشتمل ہیں جبکہ پہاڑی ڈھلوانیں سدابہار نوک دار جنگلات سے ڈھکی ہوئی ہیں۔ پاکستان کے شمالی علاقہ جات آزاد کشمیر خیبر پختونخوا اور صوبہ پنجاب کا شمالی علاقہ ان پہاڑوں سے گھرا ہوا ہے۔ انہی پہاڑوں کے درمیان مری وگلیات، کاغان وغیرہ کی خوبصورت وادیاں ہیں۔ ان پہاڑوں کو مندرجہ ذیل دو حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ کوہ ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ

2۔ کوہ قراقرم کا پہاڑی سلسلہ

PERFECT24U.COM

کوہ ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ

ہمالیہ کا پہاڑی سلسلہ شمال مشرق میں آسام (بھارت) سے شروع ہوکر شمال مغرب میں دریائے سندھ تک پھیلا ہوا ہے۔ پاکستان میں اس پہاڑی سلسلے کے تین ذیلی سلسلے موجود ہیں۔

(ا) شوالک کا پہاڑی سلسلہ

یہ سلسلہ کوہ ہمالیہ کا سب سے کم بلند پہاڑی سلسلہ ہے۔ جو کہ پنجاب کے میدانی علاقے کے شمال میں واقع ہے۔ اس سلسلے کی اوسط بلندی 600 تا 1200 میٹر ہے۔ جنوبی ہزارہ، اٹک اور راولپنڈی کے کچھ علاقے اس میں شامل ہیں۔

perfect24u.com

(ب) پیر پنجال کا پہاڑی سلسلہ

پیر پنجال کا پہاڑی سلسلہ شوالک کی پہاڑیوں کے شمال میں پھیلا ہوا ہے۔ یہ 1800 تا 4600 میٹر تک بلند ہے۔ بنگرام، مانسہرہ، ایبٹ آباد اس میں شامل ہیں۔ پاکستان کے کئی صحت افزا تفریحی مقامات مری اور گلیات بھی اسی پہاڑی سلسلے میں واقع ہیں۔

(ج) ہمالیہ کبیر

پاکستان کے شمال میں دنیا کا عظیم پہاڑی سلسلہ کوہ ہمالیہ شرقاً غرباً پھیلا ہوا ہے۔ اس سلسلے کی اوسط بلندی 6000 میٹر ہے۔ پاکستان میں اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی نانگا پربت 8126 میٹر بلند ہے۔ اس سلسلے میں بہت سارے چھوٹے چھوٹے گلیشیر پھیلے ہوئے ہیں۔ وادی کاغان میں موجود جھیل سیف الملوک سیاحت کے لیے بہت مشہور ہے۔ کشمیر اور ہزارہ کے کچھ پہاڑ بھی اس سلسلے کا حصہ ہیں۔ نوکیلے پتوں والے سدا بہار جنگلات اور سرسبز و شاداب پھلوں سے بھری ہوئی وادیاں اس خطے کا حسن ہیں۔

PERFECT24U.COM

2۔ کوہ قراقرام کا پہاڑی سلسلہ

یہ کوہ ہمالیہ کے شمال میں واقع ہے۔ کوہ قراقرم کی اوسط بلندی 6100 میٹر ہے۔ کے۔ ٹو (K-2) اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی ہے۔ اس کی بلندی 8611 میٹر ہے۔ یہ ماؤنٹ ایورسٹ کے بعد دنیا کی دوسری بلند ترین چوٹی ہے۔ کوہِ قراقرم کی بلند پہاڑی چوٹیاں سارا سال برف سے ڈھکی رہتی ہیں۔ اس سلسلے میں کم از کم 20 گلیشیر ایسے ہیں جن کی لمبائی 20 کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ کوہِ قراقرم کے علاقہ میں بارش کم ہوتی ہے اس لیے جنگلات بھی کم ہیں۔ چند پہاڑی درّے وادیوں کے درمیان آمد و رفت کا واحد ذریعہ ہیں جو موسم سرما میں اکثر برف باری کے باعث بند ہو جاتے ہیں۔ درہ خنجراب اور درہ قراقرم اس پہاڑی سلسلے کے اہم درے ہیں۔

perfect24u.com

(ii) شمال مغربی اور مغربی پہاڑی علاقے

یہ پہاڑ پاکستان کے بیشتر مغربی اور شمال مغربی علاقے میں پھیلے ہوئے ہیں۔ یہ پہاڑ مشرقی پہاڑوں کی نسبت کم بلند ہیں۔ ان میں سے بعض پہاڑی سلسلے پاکستان اور افغانستان کے درمیان سرحد بناتے ہیں۔ ان پہاڑی سلسلوں میں موجود دشوار گزار درّے آمد و رفت کا ذریعہ ہیں۔ یہ مغربی پہاڑ مزید کئی اہم سلسلوں میں منقسم ہیں جو مندرجہ ذیل ہیں۔

- ☆ کوہ ہندوکش
- ☆ کوہ سفید
- ☆ وزیرستان کی پہاڑیاں
- ☆ کوہ سلیمان
- ☆ کوہ کیرتھر

PERFECT24U.COM

☆ کوہ ہندوکش

کوہ ہندوکش چترال اور شمالی علاقہ جات کا مغربی علاقہ گھیرے ہوئے ہیں۔ چترال کے شمال میں ترچ میر اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی ہے۔ دریائے چترال کوہ ہندوکش کا اہم دریا ہے۔ کوہ ہندوکش کے بلند اور دشوار گزار ہونے کے باعث صرف چند درّے پاکستان اور افغانستان کے درمیان نقل و حمل کا ذریعہ ہیں جن میں تاریخی درہ خیبر وادی پشاور اور کابل (افغانستان) کے درمیان اہم تجارتی راستہ ہے۔

☆ کوہ سفید کا پہاڑی سلسلہ

اس پہاڑی علاقے کی اوسط بلندی 3600 میٹر ہے۔ سیکارام سر اس سلسلے کی بلند چوٹی ہے اور اس سلسلے کے دامن میں پاڑا چنار واقع ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

☆ وزیرستان کی پہاڑیاں

ان پہاڑوں کی اوسط بلندی 1500 تا 3000 میٹر ہے اور ان کے درمیان زرخیز وادیاں ہیں۔ میرانشاہ اور وانا اس علاقے میں واقع ہیں۔

☆ کوہ سلیمان

یہ پہاڑی سلسلہ دریائے گومل سے شروع ہو کر مشرق کی طرف 450 کلومیٹر تک پھیلا ہوا ہے۔ اس سلسلے کی بلند ترین چوٹی تخت سلیمان ہے جس کی بلندی 3847 میٹر ہے۔

☆ کوہ کیرتھر

PERFECT24U.COM

یہ سلسلہ کوہ سلیمان کے جنوب میں شمالاً جنوباً سندھ کے زیریں میدان کو صوبہ بلوچستان سے جدا کرتا ہے۔ یہ پہاڑی سلسلہ تقریباً 400 کلومیٹر لمبا اور 30 کلومیٹر چوڑا ہے۔

2۔ (سطوح مرتفع)

(i) (سطح مرتفع پوٹھوہار)

(یہ اسلام آباد کے جنوب میں دریائے سندھ اور دریائے جہلم کے درمیان واقع ہے۔ اس کی بلندی 300 سے 600 میٹر ہے۔ دریائے سوان اس کا اہم دریا ہے۔ سطح مرتفع پوٹھوہار معدنیات کی دولت سے مالا مال ہے جن میں اہم ترین نمک، جپسم، چونے کا پتھر، کوئلہ اور معدنی تیل ہیں۔

perfect24u.com

سطح مرتفع پوٹھوہار کے جنوب میں کوہستان نمک کا سلسلہ ضلع جہلم، چکوال، کالاباغ اور میانوالی میں واقع ہے۔ کھیوڑا کی مشہور نمک کی کان یہاں پر واقع ہے۔ کوہستان نمک کی اوسط بلندی 750 سے 900 میٹر تک ہے۔ سکیسر اہم ترین چوٹی ہے جس کی بلندی 1527 میٹر ہے۔

(ii) سطح مرتفع بلوچستان

یہ پاکستان کے جنوب مغرب میں واقع ہے۔ اس کی اوسط بلندی 600 سے 900 میٹر تک ہے۔ یہ ایک وسیع علاقہ ہے جس کا رقبہ تقریباً 34,190 مربع کلومیٹر ہے۔ چاغی کے پہاڑ اس سطح مرتفع کے شمال میں واقع ہیں۔ اس سطح مرتفع پر چند ایک کم بلند پہاڑی سلسلے موجود ہیں۔ جن میں راس کوہ سیہان کا پہاڑی سلسلہ اور وسطی مکران کا پہاڑی سلسلہ شامل ہیں۔ مشہور نمکین پانی کی جھیل ہامون مشخیل بھی یہاں واقع ہے۔

PERFECT24U.COM

3- میدانی علاقے

دریائے سندھ کا میدان جو ایک وسیع علاقے پر پھیلا ہوا ہے اس کا شمار دنیا کے اہم ترین اور زرخیز میدانوں میں ہوتا ہے۔ جو ہمالیہ اور قراقرم کے پہاڑی سلسلوں سے نکلے ہوئے دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں کی لائی ہوئی زرخیز مٹی سے بنا ہوا ہے۔

(i) دریائے سندھ کا بالائی میدان

دریائے سندھ کا بالائی میدان صوبہ پنجاب پر مشتمل ہے۔ دریائے سندھ اور اس کے معاون دریا یعنی جہلم، چناب، راوی اور ستلج اس میں بہتے ہیں۔ دریائے سندھ کا بالائی میدان شمال میں شوالک کی پہاڑیوں اور سلسلہ کوہ نمک سے جنوب میں مٹھن کوٹ تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی ڈھلوان شمال مغرب سے جنوب کی طرف ہے۔ یہ میدان سطح سمندر سے 400 فٹ تا 1200 فٹ بلند ہے۔ اس میدان کو دریائے سندھ اور اس کے معاون دریاؤں نے دوآبوں میں تقسیم کر دیا ہے۔ دو دریاؤں کے درمیانی علاقہ جو ان سے سیراب ہوتا ہو دوآبہ کہلاتا ہے۔

perfect24u.com

(ii) دریائے سندھ کا زیریں میدان

صوبہ سندھ کا یہ ہموار میدان مٹھن کوٹ سے سمندر تک پھیلا ہوا ہے۔ شمال میں اس میدان کی بلندی 400 فٹ سے شروع ہو کر جنوب میں سطح سمندر سے صرف 20 فٹ بلند رہ جاتی ہے۔ دریائے سندھ کم ڈھلوان کے باعث اس میدان میں نہایت سست رفتاری سے بہتا ہے۔ ٹھٹھہ سے بحیرہ عرب کے ساحل تک دریائے سندھ ڈیلٹا بناتا ہوا سمندر میں جا گرتا ہے۔ یہاں دریائے سندھ کئی شاخوں میں منقسم ہو کر دریائے سندھ کا ڈیلٹائی میدان بناتا ہے۔ اس میں رَن کچھ کا علاقہ شامل ہے۔

4۔ ریگستانی علاقے

پاکستان میں چند علاقے ریگستانی ہیں اگرچہ یہ علاقے میدانوں کا حصہ ہیں لیکن اپنی نمایاں خصوصیات کے باعث منفرد حیثیت کے حامل ہیں۔ ان علاقوں کی سطح ریت کے ٹیلوں سے ڈھکی ہے۔ ان بے آب و گیاہ علاقوں کو ریگستان کہا جاتا ہے۔ یہ ریگستان صوبہ پنجاب کے شمال مغرب و جنوب مشرق، صوبہ سندھ کے جنوب مشرق (نارا اور تھر پارکر) اور بلوچستان کے مغربی سرحدی علاقے (چاغی اور خاران) میں پھیلے ہوئے ہیں جن کی تفصیل درج ذیل ہے۔

(i) تھل کا ریگستانی علاقہ

(ii) چولستان کا ریگستانی علاقہ

(iii) نارا اور تھر پارکر کا ریگستانی علاقہ

(iv) چاغی اور خاران کا ریگستانی علاقہ

ان علاقوں میں ہوا صحرائی خدوخال بنانے میں اہم کردار ادا کرتی ہے۔ بارشوں کی انتہائی کمی صحرائی علاقوں کی خاص نشانی ہے۔ زیر زمین پانی انتہائی گہرائی میں پایا جاتا ہے۔ لوگ زیادہ تر خانہ بدوش ہیں اور بھیڑ بکریاں پالتے ہیں۔ اگر آب پاشی کی سہولتیں مہیا کی جائیں تو صحرائی علاقوں کو قابل کاشت بنایا جا سکتا ہے۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

5۔ ساحلی علاقے

پاکستان کے جنوب میں بحیرہ عرب ہے۔ بحیرہ عرب کے کنارے پاکستان کا ساحلی علاقہ صوبہ سندھ میں رَن کچھ سے شروع ہو کر مغرب میں ایران کی سرحد تک پھیلا ہوا ہے۔ اس کی کل لمبائی تقریباً 1046 کلومیٹر ہے۔ یہ دو حصوں پر مشتمل ہے یعنی ساحل سندھ اور ساحل بلوچستان۔ صوبہ سندھ میں کراچی اور پورٹ قاسم، بلوچستان میں گوادر پاکستان کی مشہور بندرگاہیں ہیں۔

پاکستان کی آب و ہوا

تعارف

PERFECT24U.COM

آب و ہوا کسی جگہ یا علاقے کے کرہ ہوائی میں طویل عرصے (اوسطاً 30 سال) تک درجہ حرارت، نمی، ہوا کے دباؤ اور بارش کی حالت کو کہتے ہیں جبکہ موسم کسی جگہ یا مقام کے کرہ ہوائی میں درجہ حرارت، نمی، دباؤ اور بارش کی موجودہ کیفیت کا نام ہے۔ کسی جگہ یا علاقے کی آب و ہوا کا انحصار خط استوا اور سمندر سے فاصلے، ہواؤں اور پہاڑوں کے رخ اور سطح سمندر سے اونچائی پر ہوتا ہے۔ پاکستان خط استوا سے اوپر نیم حاری خطے میں واقع ہے۔ صرف جنوبی علاقے سمندری ہواؤں کے زیر اثر ہیں۔ مون سون اور مغربی ہوائیں بالترتیب موسم گرما کے آخر اور موسم سرما میں بعض علاقوں میں بارشوں کا باعث بنتی ہیں جبکہ شمالی اور مغربی پہاڑ سرد مغربی ہواؤں کی شدت کو کم کرتے ہیں۔ بلند و بالا پہاڑی علاقوں میں سطح سمندر سے اونچائی کے ساتھ موسم میں تبدیلی واقع ہو جاتی ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے خطے

پاکستان نیم حاری خطے میں واقع ہے جس کی وجہ سے یہاں کی آب وہوا عموماً گرم اور خشک ہے۔ ساحل سمندر، مون سون، مغربی ہوائیں اور بلند وبالا پہاڑ اس گرم اور خشک آب وہوا میں تغیر پیدا کرتے ہیں۔ آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کو آٹھ خطوں میں تقسیم کیا جاسکتا ہے۔

(i) بلند پہاڑی خطہ

سطح سمندر سے زیادہ بلندی کی وجہ سے یہاں پر درجہ حرارت کم ہوتا ہے۔ موسم سرما میں بارشیں اور برف باری ہوتی ہے جبکہ موسم انتہائی سرد ہوتا ہے۔ موسم گرما میں موسم خوشگوار ہوتا ہے جبکہ مون سون کی ہوائیں نہ پہنچنے کی وجہ سے بارشیں کم ہوتی ہیں۔ اس خطے میں شمالی علاقہ جات اور شمالی صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) شامل ہیں۔

PERFECT24U.COM

(ii) مرطوب پہاڑی خطہ

کم بلند پہاڑی علاقے جس میں مون سون اور مغربی ہواؤں کی وجہ سے زیادہ بارشیں ہوتی ہیں۔ موسم گرما میں درجہ حرارت معتدل اور مون سون کی وجہ سے زیادہ بارشیں ہوتی ہیں۔ موسم سرما میں بارشیں اور برف باری ہوتی ہے۔ اس خطے میں سیر وسیاحت اور جنگلات کے مشہور علاقے مری، گلیات اور پاڑا چنار کے علاقے شامل ہیں۔

(iii) نیم خشک پہاڑی خطہ

کم بلند پہاڑی علاقے جس میں مغربی ہواؤں کی وجہ سے موسم سرما میں بارشیں اور بعض اوقات برف باری ہوتی ہے۔ موسم گرما معتدل اور خشک ہوتا ہے۔ اس خطے میں قبائلی علاقہ جات، کوئٹہ، قلعہ سیف اللہ اور قلات کے علاقے شامل ہیں۔

perfect24u.com

(iv) نیم مرطوب میدانی خطہ

اس میں دامن کوہ کے میدانی علاقے شامل ہیں جس میں مون سون کی بارشیں زیادہ ہوتی ہیں۔ موسم گرما میں درجہ حرارت زیادہ اور مون سون کی بارشیں ہوتی ہیں جبکہ موسم سرما معتدل اور خشک ہوتا ہے۔ اس خطے میں سیالکوٹ، گجرات اور اسلام آباد کے علاقے شامل ہیں۔

(v) نیم خشک میدانی خطہ

اس خطے میں مون سون اور مغربی ہواؤں کی وجہ سے بارشیں کم ہوتی ہیں اور درجہ حرارت گرمیوں میں بہت زیادہ ہوتا ہے۔ موسم سرما معتدل اور خشک ہوتا ہے۔ اس خطے میں پاکستان کے زرخیز میدانی علاقے شمالی پنجاب اور وادی پشاور شامل ہیں۔

(vi) نیم صحرائی خطہ

PERFECT24U.COM

صوبہ سندھ کا زیادہ تر علاقہ جنوبی پنجاب اور بلوچستان کا وسطی علاقہ اس نیم صحرائی خطے میں واقع ہے۔ یہاں بارشیں بہت کم ہوتی ہیں۔ موسم گرما سخت گرم اور موسم سرما معتدل ہوتا ہے۔

(vii) صحرائی خطہ

صحرائی خطہ میں تھرپارکر، چولستان، تھل اور خاران کے صحرا شامل ہیں۔ یہاں بارش بہت ہی کم ہوتی ہے۔ موسم گرما شدید گرم اور موسم سرما معتدل ہوتا ہے۔ خشکی کی وجہ سے یہاں پر کاشت کاری نہیں ہوتی۔ گلہ بانی لوگوں کا اہم پیشہ ہے۔

(viii) ساحلی خطہ

پاکستان کے جنوب میں ساحلی پٹی میں سمندری ہواؤں کی وجہ سے موسم معتدل رہتا ہے۔ موسم گرما گرم جبکہ موسم سرما معتدل ہوتا ہے۔ بارشیں کم ہوتی ہیں۔ اس خطے میں پاکستان کی اہم بندرگاہیں کراچی، پورٹ قاسم اور گوادر واقع ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

آب وہوا کے لحاظ سے پاکستان کے خطے

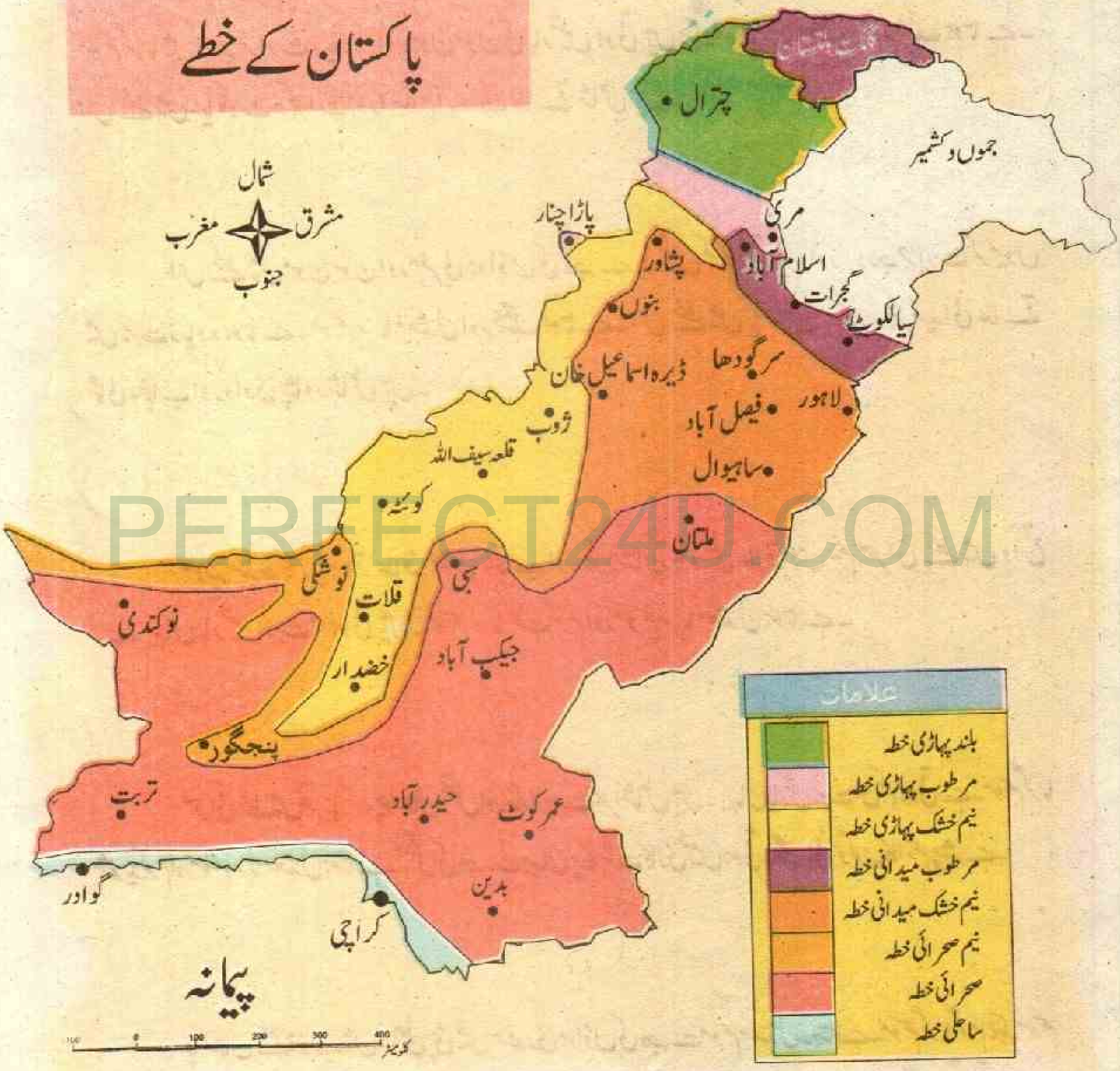

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

پاکستان کے اہم گلیشیئرز

سال ہا سال جمع ہونے والی برف جب آہستہ آہستہ کشش ثقل اور اپنے مادی دباؤ کی وجہ سے حرکت کرنا شروع کرے تو وہ گلیشیئر کہلاتا ہے۔ پاکستان کے اہم گلیشیئرز مندرجہ ذیل ہیں۔

(i) سیاچن گلیشیئر جو تقریباً 78 کلومیٹر لمبا ہے کوہ قراقرم میں واقع ہے۔

(ii) بالتورو گلیشیئر جو تقریباً 62 کلومیٹر لمبا ہے کوہ قراقرم میں واقع ہے۔

(iii) باتورہ گلیشیئر جو تقریباً 57 کلومیٹر لمبا ہے اور وادی ہنزہ میں واقع ہے۔

اس کے علاوہ پاکستان کے بلند پہاڑی علاقوں میں اور بھی بہت سے چھوٹے بڑے گلیشیئرز پائے جاتے ہیں۔

کوہ ہمالیہ اور قراقرم کا علاقہ قطبی علاقوں کے بعد دنیا میں گلیشیئرز کی سب سے بڑی آماجگاہ ہے جن کی مجموعی لمبائی تقریباً 1771 کلومیٹر سے زیادہ ہے۔ پانی کے یہ عظیم ذخائر دریائے سندھ اور اس کے

PERFECT24U.COM

پاکستان کے اہم گلیشیئرز

NOT FOR SALE

perfect24u.com

معاون دریاؤں کے لیے سارا سال پانی فراہم کرتے ہیں۔ شمالی علاقہ جات کی خوبصورت جھیلیں انہی گلیشیئرز کی وجہ سے بنی ہیں۔

پاکستان کے دریاؤں کا نظام

پاکستان میں دریاؤں کے تین نظام ہیں۔

(i) دریائے سندھ کا نظام

(ii) اندرونی دریاؤں کا نظام

(iii) ساحلی مکران کے دریاؤں کا نظام

(i) دریائے سندھ کا نظام

PERFECT24U.COM

دریائے سندھ پاکستان میں بہنے والا سب سے بڑا اور اہم دریا ہے جو کہ شمال سے جنوب کی طرف بہتا ہے۔ اس کی کل لمبائی 2900 کلومیٹر ہے۔ اس کے مشرقی معاون دریا دریائے ستلج، بیاس، راوی، چناب اور جہلم ہیں اور مغربی معاون دریائے گلگت، دریائے سوات، پنج کوڑہ، کابل، کرم، ٹوچی اور بولان وغیرہ ہیں۔ ان تمام دریاؤں کی کارگزاریوں سے ایک وسیع میدان وجود میں آیا ہے۔ اس میدان کو دریائے سندھ کا میدان کہتے ہیں۔ اس کا شمار دنیا کے اہم ترین اور زرخیز میدانوں میں ہوتا ہے۔

(ii) اندرونی دریاؤں کا نظام

جنوب مغربی بلوچستان میں دریا سمندر میں نہیں گرتے بلکہ جھیلوں میں جا کر ختم ہو جاتے ہیں۔ چاغی اور راس کوہ کے پہاڑوں سے نکل کر یہ دریا مقامی جھیلوں تک پہنچنے سے پہلے غائب ہو جاتے ہیں۔ ہامون مشخیل اور ہامون لورا اس علاقے کی مشہور جھیلیں ہیں۔

perfect24u.com

(iii) ساحلی مکران کے دریاؤں کا نظام

جنوب میں ساحلی پہاڑوں سے نکل کر دریا سیدھے بحیرہ عرب میں گر جاتے ہیں جن کے معاونین دریا بہت کم ہیں۔ یہاں کے چند اہم دریا حب، پورالی، ہنگول اور دشت ہیں۔

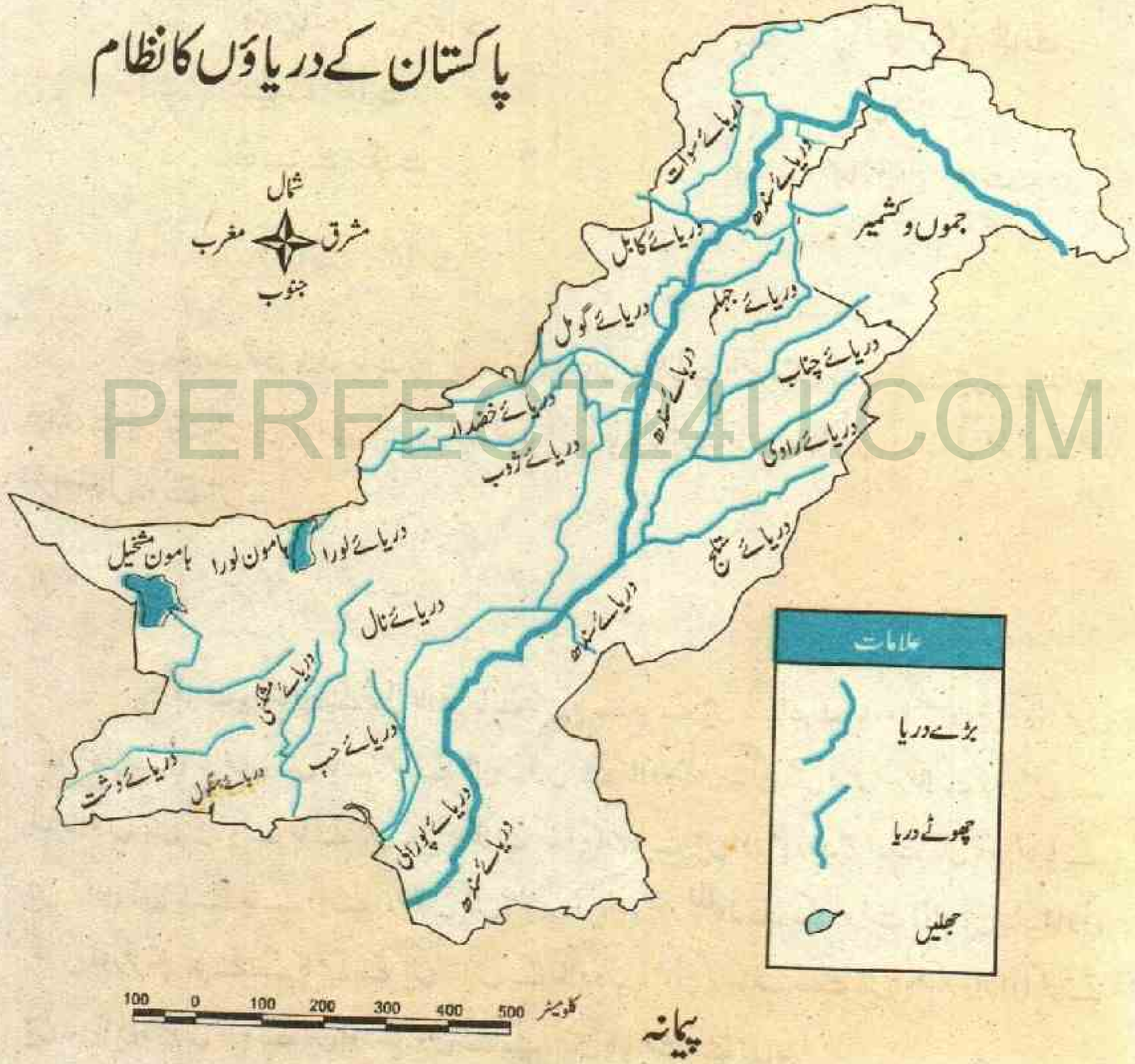

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

پاکستان کی قدرتی نباتات

قدرتی نباتات ہمارے ماحول کا اہم جز ہیں۔ جنگلات ان قدرتی نباتات کو کہتے ہیں جو زمین کے ایک بڑے رقبے کو گھیرے ہوئے ہوں۔ اس وقت پاکستان کے صرف 4.8 فیصد رقبے پر جنگلات ہیں۔ پاکستان میں مندرجہ ذیل اقسام کے جنگلات پائے جاتے ہیں۔

1۔ بلند پہاڑوں کے جنگلات
2۔ پہاڑی مخروطی جنگلات
3۔ بیلے کے جنگلات
4۔ ساحلی جنگلات
5۔ لگائے گئے جنگلات
6۔ جھاڑی دار جنگلات

1۔ بلند پہاڑوں کے جنگلات

یہ جنگلات شمالی علاقہ جات چترال، دیر، کوہستان اور گلیات وغیرہ میں پائے جاتے ہیں۔ یہ سدا بہار جنگلات ہیں۔ یہاں دیودار، چیڑ وغیرہ کے درخت پائے جاتے ہیں۔ یہ درخت فرنیچر اور عمارتی لکڑی کے طور پر استعمال ہوتے ہیں۔

PERFECT24U.COM

2۔ پہاڑی مخروطی جنگلات

یہ جنگلات پاکستان کے شمالی علاقہ جات میں پائے جاتے ہیں۔ یہ ایبٹ آباد، مانسہرہ، ہزارہ، مری کے بلند پہاڑی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ بلوچستان میں کوئٹہ اور قلات ڈویژن کے بلند علاقوں میں بھی پائے جاتے ہیں۔ یہ جنگلات سدا بہار ہوتے ہیں اور کم درجہ حرارت میں نشوونما پاتے ہیں۔ ان میں پائے جانے والے درختوں میں صنوبر، دیودار اور چلغوزے کے درخت اہم ہیں۔ یہ عمارتی لکڑی اور فرنیچر بنانے کے کام آتے ہیں۔ اس کے علاوہ یہ ماحول کو صاف رکھنے میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ سیلابی ریلوں کو روکتے ہیں اور سیاحوں کے لیے دلچسپی کا باعث بنتے ہیں۔

perfect24u.com

3۔ بیلے کے جنگلات

یہ جنگلات دریائے سندھ اوراس کے معاون دریاؤں کے کناروں پر ہوتے ہیں۔اس قسم کے جنگلات شیشم اور ببول کے درختوں پر مشتمل ہوتے ہیں۔یہ بہت عمدہ اور سخت لکڑی مہیا کرتے ہیں جو فرنیچر بنانے کے کام آتی ہے۔

4۔ ساحلی جنگلات

یہ جنگلات دریائے سندھ اور دریائے حب کے ڈیلٹا پر پائے جاتے ہیں۔ان جنگلات میں پائے جانے والے درخت چھوٹے چھوٹے ہوتے ہیں۔یہ درخت نمکین پانی میں بھی رہ سکتے ہیں۔ان درختوں کی اونچائی تقریباً 3 میٹر ہوتی ہے۔کبھی کبھی ان کی اُونچائی 6 میٹر تک بھی پہنچ جاتی ہے۔ساحلی علاقوں میں رہنے والے لوگ اس لکڑی کو عمارات بنانے کے لیے بھی استعمال کرتے ہیں۔

PERFECT24U.COM

5۔ لگائے گئے جنگلات

یہ جنگلات خود لگائے جاتے ہیں۔ان میں زیادہ تر شیشم، ببول اور الائچی اُگائی جاتی ہے۔یہ مختلف مقاصد کے لیے استعمال ہوتے ہیں۔اس قسم کے جنگلات لاہور کے قریب چھانگا مانگا، تھل کے صحرا میں، ضلع ساہیوال میں اور غلام محمد اور گدو بیراج کے ساتھ لگائے گئے ہیں۔

6۔ خشک جھاڑی دار جنگلات

ان جنگلات کو صحرائی جنگلات بھی کہا جاتا ہے۔ان میں صحرائی کانٹے دار جنگلات اہم ہیں۔کیکر، بیر، پلوسہ، کرید، شاہ بلوط وغیرہ اس خطے کی اہم نباتات ہیں یہ جنگلات دریائے سندھ کے میدان اور بلوچستان کے صحرائی علاقوں میں پائے جاتے ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

پاکستان کی جنگلی حیات

پاکستان کے دوسرے مقامات کی نسبت شمالی علاقہ جات کے پہاڑی سلسلوں میں جنگلی حیات اور نباتات کی مختلف اقسام پائی جاتی ہیں۔شمالی پہاڑی سلسلے جنگلی حیات کے لیے بہترین قیام گاہ ہیں۔ان میں سے بہت سے علاقے انسانی پہنچ سے دور ہونے کے باعث جنگلی حیوانات کے لیے بہترین ہیں۔ان علاقوں میں پائے جانے والے کچھ حیوانات میں برفانی تیندوے، کالے اور بھورے ریچھ، اودھ بلاؤ (Otter) بھیڑیے، سیاہ گوش (Lynx)، مارخور، چیتے، بلیوں کی کئی اقسام، مارکوپولو بھیڑیں، ہرن، برفانی چیتے (Snow-Leopard) اور برفانی مرغے (Snow Cock) وغیرہ شامل ہیں۔ یہ تمام حیوانات بلندترین مقامات پر رہتے ہیں۔ہمالیہ کے پہاڑوں کے دامن میں اور سطح مرتفع پوٹھوہار میں ہرن، چنکارا، تیتر، چکور اور کئی دوسرے پرندے بھی پائے جاتے ہیں۔

دریائے سندھ کے میدان کے جنگلات میں درمیانی سائز کے حیوانات جیسے گیدڑ، جنگلی بلیاں، صحرائی بلیاں، بڑے خرگوش، (Wild Hare) وغیرہ پائے جاتے ہیں۔دریائی علاقوں میں خاص ہرن (Hog Deer) بھی پائے جاتے ہیں۔

صحرائی علاقوں میں جنگلات کی کمی کے باعث جنگلی حیات بھی کم پائی جاتی ہے۔چولستان کے ریگستانی علاقوں میں چنکارا (Chinkara) اور نیلے سانڈ (Blue Bull) پائے جاتے ہیں۔سلیمان اور کیرتھر کے پہاڑوں میں مارخور، چنکارا، تیندوے، چیتے، چکور اور دوسرے پرندے ملتے ہیں۔دریائے سندھ کے پانیوں میں سندھی ڈولفن، فشنگ کیٹ (Fishing cat)، اودھ بلاؤ (Smooth Otter) اور مگرمچھ پائے جاتے ہیں۔ پاکستان کے ساحلی علاقوں میں کچھوؤں کی تقریباً آٹھ مختلف اقسام موجود ہیں۔ ریتلی چھپکلیاں (Sand Lizard)، گیکوک (چھپکلی کی ایک قسم) اور سانپوں کی کئی اقسام بھی پاکستان میں پائی جاتی ہیں۔ دلدلی اور تر علاقوں میں آبی پرندوں کی کئی اقسام پائی جاتی ہیں۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

انسانوں کی بڑھتی ہوئی آبادی، بڑھتی ہوئی زراعت و کاشت کاری، ذرائع آمدورفت کے لیے سڑکیں بنانا اور رہائشی علاقوں کا پھیلاؤ جنگلی حیات میں کمی کا باعث بنتا جارہا ہے۔

پاکستان میں پائے جانے والی جنگلی حیات

جانوروں کی اقسام	پاکستان میں پائے جانے والی اقسام
ممالیہ جانور	180
پرندے	660
رینگنے والے جانور (چھپکلیاں، سانپ، کچھوے، وغیرہ)	174
مچھلیاں	525
حشرات اور کیڑے مکوڑے	20,000

PERFECT24U.COM

پاکستان کے قدرتی خطے

وہ علاقہ جس کے طبعی خدوخال، آب وہوا، قدرتی نباتات، جانور اور انسانی سرگرمیاں یکساں ہوں، قدرتی خطہ کہلاتا ہے۔ پاکستان کو قدرتی خطوں کے لحاظ سے مندرجہ ذیل حصوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔

1۔ میدانی خطہ
2۔ صحرائی خطہ
3۔ ساحلی خطہ
4۔ خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ
5۔ مرطوب و نیم مرطوب پہاڑی خطہ

NOT FOR SALE

perfect24u.com

1- میدانی خطہ

میدانی علاقہ انسانی آبادی کے اعتبار سے بہت اہم ہوتا ہے۔ میدانی علاقوں کی ڈھلوان کم ہوتی ہے اس لیے کاشت کاری کے لیے میدانی علاقہ جات بہت اہم سمجھے جاتے ہیں۔ اس کے علاوہ پانی کی آسانی سے دستیابی، ذرائع نقل وحمل اور آمدورفت کی آسانی اور دوسری سہولتوں کے میسر ہونے کی وجہ سے میدانی علاقہ گنجان آبادی کا خطہ سمجھا جاتا ہے۔ پاکستان میں دریائے سندھ کا میدان سب سے زیادہ پیداواری خطہ ہے۔ دریائے سندھ کے میدان کے خدوخال اور دریاؤں کا طاس آبادی کے پھیلاؤ میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ دوآبوں کا علاقہ کاشت کاری کے لیے بہترین ہے۔ پاکستان کے قابل کاشت رقبہ کا 80% اسی خطے میں واقع ہے۔ دریائے سندھ کے میدان میں کپاس، گندم، چاول اور گنے کی فصلیں کاشت کی جاتی ہیں۔ نہری آب پاشی کا نظام کاشت کاری میں معاون ثابت ہوتا ہے۔ ذرائع نقل وحمل اور ذرائع آمدورفت بھی آسانی سے دستیاب ہیں اس لیے پاکستان کے بڑے بڑے شہر جیسے لاہور، فیصل آباد، گجرانوالہ، سکھر، حیدرآباد بھی یہ آباد ہیں۔ بہت ساری صنعتیں اور کارخانے جیسے ٹیکسٹائل کی صنعت، چینی کے کارخانے وغیرہ بھی اسی خطے میں ہیں۔

PERFECT24U.COM

2- صحرائی خطہ

اگرچہ صحرائی خطہ بھی میدانی علاقے میں آتا ہے لیکن اقتصادی اور تجارتی اعتبار سے دریائے سندھ کے باقی میدانی علاقوں کی نسبت زیادہ پیداواری نہیں ہے۔ صحرائی خطوں میں عموماً بارشوں کی شدید کمی ہوتی ہے۔ زندگی کی سہولتیں کم دستیاب ہونے کی وجہ سے یہاں کے لوگ زیادہ تر خانہ بدوش ہوتے ہیں۔ عموماً لوگ بھیڑ بکریاں پالتے ہیں اور بہت کم تجارت سے وابستہ ہوتے ہیں۔ صحرائی خطے کا کچھ علاقہ زرخیز اور قابل کاشت ہے لیکن پانی کی قلت کی وجہ سے یہاں کاشت کاری زیادہ نہیں ہوتی۔ اگر پانی دستیاب ہو تو صحرائی خطے کو قابل کاشت بنایا جاسکتا ہے۔ اب صحرائے تھل چولستان اور تھر کے بڑے حصے نہروں کے ذریعے زیر کاشت لائے جاچکے ہیں۔

perfect24u.com

3۔ ساحلی خطہ

پاکستان کا جنوبی علاقہ جس میں دریائے سندھ کا ڈیلٹا، کراچی کا ساحل اور مکران کا ساحل آتے ہیں ساحلی خطہ کہلاتا ہے۔ اس خطے میں سمندر سے آنے والی ہوائیں درجہ حرات کو معتدل رکھتی ہیں۔ اس لیے یہ علاقہ نہ زیادہ سرد ہوتا ہے اور نہ زیادہ گرم۔ کیونکہ یہاں زمین کی ڈھلوان کم ہے۔ اس لیے اس خطے میں دلدلی علاقے بھی پائے جاتے ہیں۔ جس کی ایک مثال رَن کچھ ہے۔ جنوبی سندھ کے ساحلی علاقے بشمول کراچی مکران کے ساحل کی نسبت زیادہ گنجان آباد ہیں۔ کیونکہ یہاں پر کراچی اہم بندرگاہ ہے۔ کراچی پاکستان کا سب سے بڑا تجارتی اور صنعتی مرکز ہے۔ ساحلی علاقوں کے لوگوں کا زیادہ تر پیشہ ماہی گیری ہے۔ اس کے علاوہ تجارت بھی کرتے ہیں۔

4۔ خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ

پاکستان کے انتہائی شمالی علاقے اور جنوب مغربی پہاڑی علاقے بہت کم بارش کے علاقے ہیں۔ یہ پاکستان کا انتہائی خشک خطہ ہے۔ سردیوں کا موسم شدید ہوتا ہے جبکہ موسم گرما معتدل رہتا ہے۔ شدید سردی کی وجہ سے موسم سرما میں کاشت کاری نہیں ہوسکتی۔ موسم سرما کے دوران لوگ اکثر گھریلو صنعت کاری میں مصروف رہتے ہیں۔ جیسے قالینوں کی بنائی یا کشیدہ کاری وغیرہ۔

یہ خطہ کم آبادی کا علاقہ ہے۔ عموماً لوگ موسم سرما میں میدانوں کی طرف عارضی ہجرت کر جاتے ہیں۔ ان لوگوں کا زیادہ تر پیشہ بھیڑ بکریاں پالنا ہے۔ یہ خانہ بدوش لوگ اپنی بھیڑ بکریوں کے ساتھ موسم سرما میں میدانوں کی طرف اُتر آتے ہیں۔ اس خطے میں سیب، خوبانی، انگور، آڑو اور خشک پھل وغیرہ کے باغات پائے جاتے ہیں۔

5۔ مرطوب و نیم مرطوب پہاڑی خطہ

اس خطے میں شوالک، پیر پنجال، ہندوکش اور کوہِ سفید کے کچھ حصے شامل ہیں۔ مری، سوات، ایبٹ آباد اور پاراچنار اس خطے میں واقع ہیں۔ پہاڑی علاقوں میں بارشیں عموماً بلندی سے وابستہ ہوتی ہیں۔ ان بلند

NOT FOR SALE
PERFECT24U.COM

perfect24u.com

علاقوں میں زیادہ بارش ہوتی ہے۔ اس لیے ان پہاڑوں کی ڈھلوانوں پر سدابہار درختوں کے جنگلات ہیں۔ یہ جنگلات ماحول کو صاف ستھرا رکھنے کے علاوہ بہت ساری جنگلی حیات اور پرندوں کے لیے آماجگاہ بھی ہیں۔ اس خطے میں واقع گلیات اور دوسری وادیاں سیاحوں کے لیے بھی بہت کشش کا باعث ہیں۔ سڑکوں پر تودوں کا گرنا اور موسم سرما میں برف باری کا ہونا ذرائع آمد و رفت میں دشواری کا باعث بنتے ہیں۔ اس لیے یہاں پر رہنے والے لوگوں کو اقتصادی مشکلات کا سامنا ہے۔

ماحولیاتی خطرات / ابتلائیں

کوئی خاص حالت، عمل یا محرک جو ماحول کے لیے خطرے کا باعث ہو ماحولیاتی خطرات (Environmental Hazard) کہلاتے ہیں۔ ماحولیاتی خطرات میں آلودگی اور قدرتی آفات دونوں شامل ہیں۔ ہوا، پانی، زمین اور شور کی آلودگی ماحول میں بگاڑ پیدا کرتے ہیں۔ اسی طرح قدرتی آفات جیسے زلزلہ، سونامی، سیلاب، بادوباراں، طوفان، خشک سالی اور زمین کا کٹاؤ یا سرکنا ماحول کو براہ راست نقصان پہنچاتے ہیں۔ ماحولیاتی خطرات کے باعث ماحول میں تبدیلی واقع ہوتی ہے جس سے آب و ہوا میں بھی تبدیلی آرہی ہے جو کہ انسانی زندگی اور تمدن کے لیے خطرے کا باعث ہے۔

PERFECT24U.COM

پاکستان کے ماحولیاتی مسائل

پاکستان کا قدرتی ماحول ہمارے لیے خدا کی نعمت ہے۔ اللہ تعالیٰ نے پاکستان کو بہت ساری نعمتوں سے نوازا ہے لیکن قدرتی ماحول میں انسانی مداخلت سے ہمارا ماحول بہت سے مسائل کا شکار ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے ہمیں بہت سارے مسائل کا سامنا ہے۔ مثال کے طور پر سیم وتھور کا مسئلہ، جنگلات کی کٹائی کا مسئلہ، زرخیز زمین کا بنجر ہو جانا، آلودگی وغیرہ۔

1۔ سیم وتھور کا مسئلہ

ہماری نہریں کچی ہیں اور ان میں سارا سال پانی بہتا رہتا ہے جس کی وجہ سے زیرزمین پانی کی سطح

perfect24u.com

اونچی ہو جاتی ہے۔ زیرِ زمین پانی جب اونچا ہو کر زمین کی سطح کے قریب آجاتا ہے تو اس کو سیم کہتے ہے۔ ایسی زمین کاشت کے قابل نہیں رہتی۔ اس زیرِ زمین پانی کے ساتھ زیرِ زمین پائے جانے والے نمکیات بھی سطح پر آجاتے ہیں۔ عمل تبخیر سے یہ کھڑا پانی آبی بخارات میں تبدیل ہو کر اُڑ جاتا ہے۔ اس طرح زمین کی سطح پر نمکیات رہ جاتے ہیں جسے تھور کہتے ہیں۔ اس وجہ سے بھی زمین قابل کاشت نہیں رہتی۔

پاکستان کا ایک وسیع رقبہ سیم و تھور کا شکار ہو چکا ہے۔ پاکستان کے سیم و تھور زدہ علاقے کم پیداوار کا بڑا سبب ہیں۔ سیم و تھور کے مسئلے کو حل کرنے کے لیے ضروری ہے کہ نہروں کو پختہ کیا جائے۔ ٹیوب ویل لگائے جائیں۔ کھڑے پانی کے لیے اور زیرِ زمین پانی کی اونچی سطح کو کنٹرول کرنے کے لیے پانی کے نکاس کا انتظام ہو۔ اس طرح کے درخت لگائے جائیں جو پانی کے ساتھ ساتھ زمین سے نمکیات بھی جذب کر کے اُنہیں کم کرنے کی صلاحیت رکھتے ہوں۔ جیسے سفیدے کے درخت (Eucalptus)۔

2۔ جنگلات کی کٹائی

جنگلات کسی ملک کی اقتصادیات میں اہم کردار ادا کرتے ہیں۔ پاکستان میں جنگلات صرف 4.8 فیصد رقبے پر ہیں۔ جنگلات کے بہت سے فائدے ہیں۔ جنگلات سے عمارتی لکڑی اور ایندھن حاصل ہوتا ہے۔ یہ جانوروں کو چارہ فراہم کرتے ہیں جنگلات بہت ساری صنعتوں کے لیے خام مال فراہم کرتے ہیں۔ جنگلات سے جڑی بوٹیاں حاصل ہوتی ہیں۔ جنگلات ماحول کو خوشگوار بناتے ہیں اور بارشوں میں اضافے کا باعث بنتے ہیں۔ ان سب فوائد کے باوجود پاکستان میں جنگلات کی کٹائی بہت تیزی سے ہو رہی ہے۔ پاکستان میں جنگلات کی کٹائی کی مندرجہ ذیل وجوہات ہیں۔

(i) بڑھتی ہوئی آبادی کے لیے خوراک اور دوسری فصلوں کی طلب میں اضافہ ہوا ہے۔ جس کے لیے جنگلات کو صاف کر کے زمین زراعت کے لیے استعمال ہو رہی ہے۔

(ii) شہری آبادی میں اضافہ کے باعث شہر پھیل رہے ہیں۔ اس لیے جنگلات کی زمین کو صاف کر کے

NOT FOR SALE

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

شہری آبادی کو پھیلایا جا رہا ہے۔

(iii) بڑھتی ہوئی صنعتکاری کی وجہ سے ذرائع نقل وحمل اور سڑکوں میں بھی اضافہ ہوا ہے۔ بہت سی سڑکیں درخت کاٹ کر بنائی جا رہی ہیں۔

(iv) درختوں کو بے دردی سے کاٹ کر عمارتی لکڑی اور ایندھن کے طور پر استعمال کیا جاتا ہے۔

(v) جنگلات چراگاہوں کے طور پر بھی استعمال ہو رہے ہیں جس سے ان میں کمی واقع ہو رہی ہے۔

پاکستان میں جنگلات کا رقبہ 1 فیصد سالانہ کے حساب سے کم ہو رہا ہے جس کے نہ صرف بالواسطہ انسان پر بلکہ ماحول پر بھی بہت بُرے اثرات مرتب ہو رہے ہیں۔

جنگلات کی کٹائی کو روکنے کے لیے مندرجہ ذیل اقدامات ہونے چاہیے۔

(i) حکومت رہائشی کالونیاں بنائے اور بڑے گھروں کی جگہ چھوٹے گھر بنانے کی حوصلہ افزائی کرے۔

(ii) ایسے علاقوں میں جہاں جنگلات کٹ چکے ہوتے ہیں وہاں دوبارہ درخت لگائے جائیں جو بہت تیزی سے نشونما پاتے ہوں۔

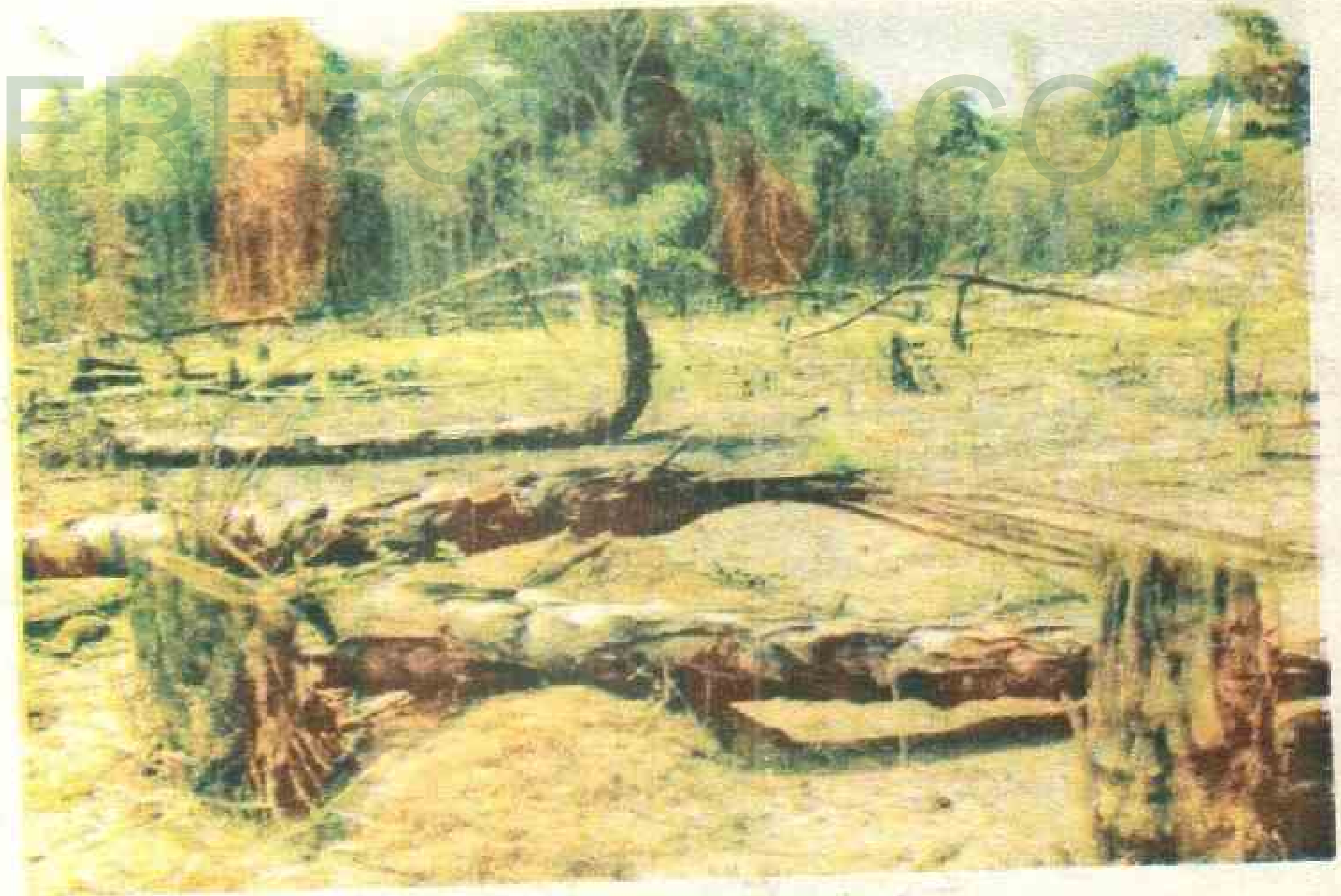

جنگلات کی کٹائی

perfect24u.com

(iii) ایندھن کے طور پر استعمال ہونے والی لکڑی کے لیے کم معیاری لکڑی کے جنگلات لگائے جائیں تا کہ زیادہ معیاری جنگلات کو ایندھن کے طور پر استعمال ہونے سے بچایا جا سکے۔

(iv) عوام میں جنگلات کے متعلق شعور پیدا کیا جائے۔

(v) جنگلات سے متعلق قوانین پر سختی سے عمل درآمد کیا جائے۔

(vi) شہری علاقوں میں سڑکوں کے کنارے اور خالی جگہوں پر درخت لگائے جائیں۔

(vii) پہاڑوں کے ڈھلوانوں پر پھل دار درخت لگائے جائیں تا کہ یہ درخت لوگوں کو پھل مہیا کریں اور لوگ خود ان درختوں کی حفاظت کریں۔

3۔ زرخیز زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا

پاکستان میں بارشوں کی کمی کی وجہ سے زیادہ تر زمین خشک ہے اور صحرائی و نیم صحرائی خصوصیات رکھتی ہے۔ جب نیم خشک یا نیم مرطوب زرخیز زمین سے نباتات مکمل طور پر ختم ہو جائیں تو زمین بنجر ہو جاتی ہے

PERFECT24U.COM

﴿زرخیز زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا (Desertification)﴾

NOT FOR SALE

perfect24u.com

جو دوبارہ آسانی سے قابل کاشت نہیں بنائی جاسکتی ۔ اس عمل کو زرخیز زمین کا صحرا میں تبدیل ہونا یعنی (Desertification) کہتے ہیں۔ زرخیز زمین دو وجوہات کی بناء پر بنجر ہو جاتی ہے۔

(1) ماحولیاتی عوامل (طویل عرصے تک بارش نہ ہونا اور ہوا یا پانی کے عمل سے زمین کا کٹاؤ)

(2) انسان کا عمل دخل (زمین کی گنجائش سے زیادہ جانوروں کا ایک جگہ پر رکھنا اور چرانا اور زمین کی آلودگی)

صحراؤں کے پھیلاؤ کو روکنے کے لیے مختلف اقدامات کیے جاسکتے ہیں۔ ان میں زمین کی صلاحیت کے مطابق جانوروں کی تعداد محدود کرنا۔ زمین کی آلودگی کو روکنا۔ صنعتی فضلہ کو زیر کاشت زمین سے دور رکھنا اور زیر کاشت رقبے سے ملحقہ صحرا میں جھاڑیاں وغیرہ لگانا تاکہ صحرا کی ریت زیر کاشت رقبے پر نہ آسکے، شامل ہیں۔

PERFECT24U.COM

آلودگی اور اس کی اقسام

ہمارا اردگرد کا ماحول دو عناصر سے مل کر بنا ہے۔

(1) قدرتی عنصر (2) انسانی عنصر

ہمارے اردگرد پھیلے ہوئے کرہ ہوا میں آکسیجن، نائٹروجن، کاربن ڈائی اکسائیڈ وغیرہ ایک خاص تناسب سے پائی جاتی ہیں۔ اس کے علاوہ ندی نالے، دریا، چشمے، سورج کی حرارت وغیرہ مل کر ماحول کا قدرتی عنصر بناتے ہیں جبکہ انسانی عنصر سے مراد ہمارے اردگرد پھیلی ہوئی ہر وہ چیز ہے جس کے بننے میں انسان کا ہاتھ ہے جیسے فصلیں، عمارتیں، کارخانے وغیرہ۔

ہمارا ماحول ایک خاص تناسب سے برقرار ہے اور جب اس خاص توازن میں کسی بھی وجہ سے تبدیلی آتی ہے تو اس کو ہم ماحولیاتی آلودگی کا نام دیتے ہیں۔ ماحولیاتی آلودگی انسان پر بہت نقصان دہ اثرات ڈالتی ہے۔ ماحول کی آلودگی بنیادی طور پر تین قسم کی ہوتی ہے۔

(i) فضائی آلودگی (ii) آبی آلودگی (iii) زمینی آلودگی

perfect24u.com

(i) فضائی آلودگی

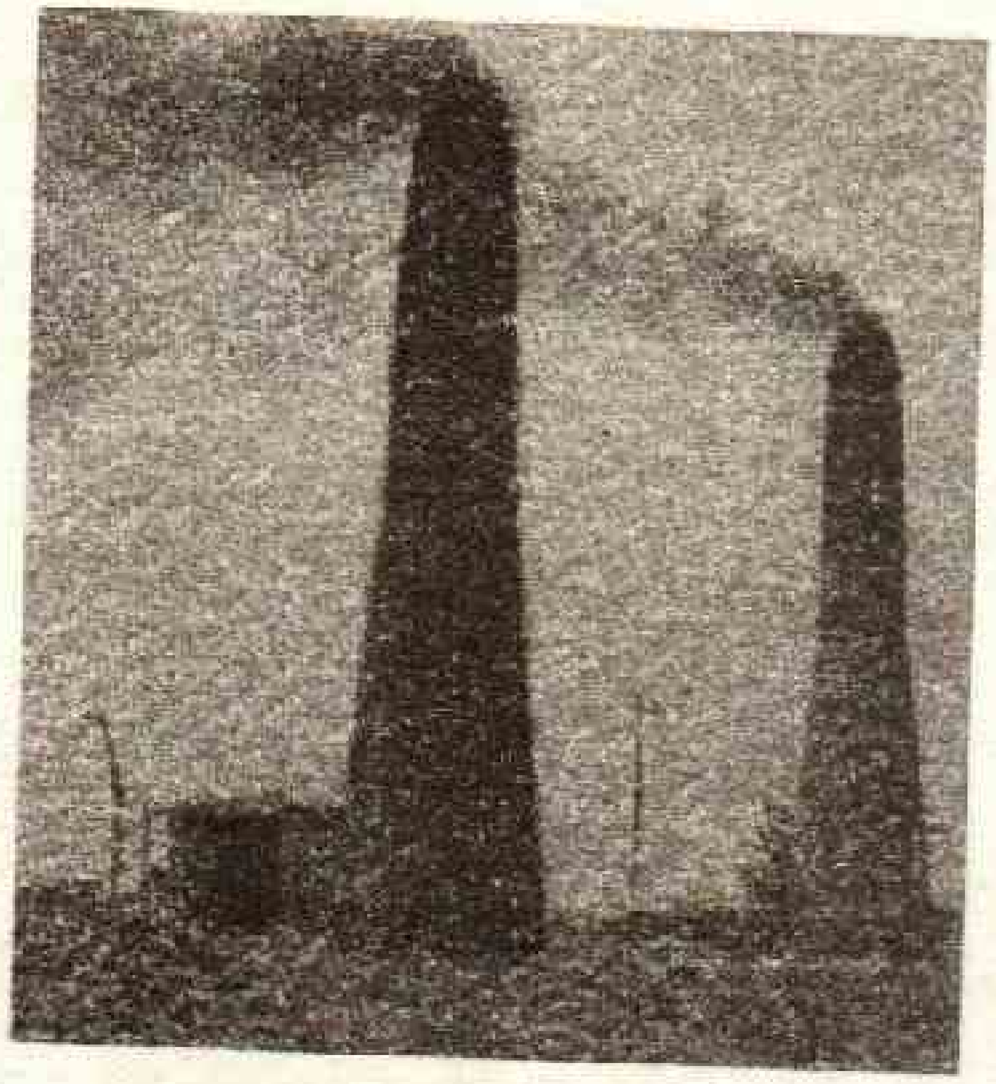

﴾ فضائی آلودگی ﴿

ہوا میں آلودگی عموماً گاڑیوں یا کارخانوں کی وجہ سے ہوتی ہے۔ گاڑیوں جیسے ٹرک، رکشہ، موٹر کار وغیرہ کا انجن ایندھن سے چلتے ہیں جس کے نتیجے میں کاربن ڈائی آکسائیڈ، ہائیڈروجن اور کاربن مونو آکسائیڈ گیسیں ہوا میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ کارخانوں یا تعمیراتی کاموں سے نکلنے والی بہت سی مضر گیسیں مثلاً سلفر ڈائی آکسائیڈ، نائٹروجن آکسائیڈ، گرد وغبار، راکھ وغیرہ ہوا میں شامل ہوتی رہتی ہیں۔ ہوا میں شامل آلودگی بالواسطہ انسانی صحت کو متاثر کرتی ہے۔

PERFECT24U.COM

بنیادی طور پر شہری اور صنعتی علاقوں میں ہوا کی آلودگی زیادہ ہوتی ہے۔ پاکستان کے بڑے صنعتی شہر جیسے کراچی، حیدرآباد، لاہور، فیصل آباد، گوجرانوالہ وغیرہ ہوا کی آلودگی سے زیادہ متاثر ہیں۔

(ii) آبی آلودگی

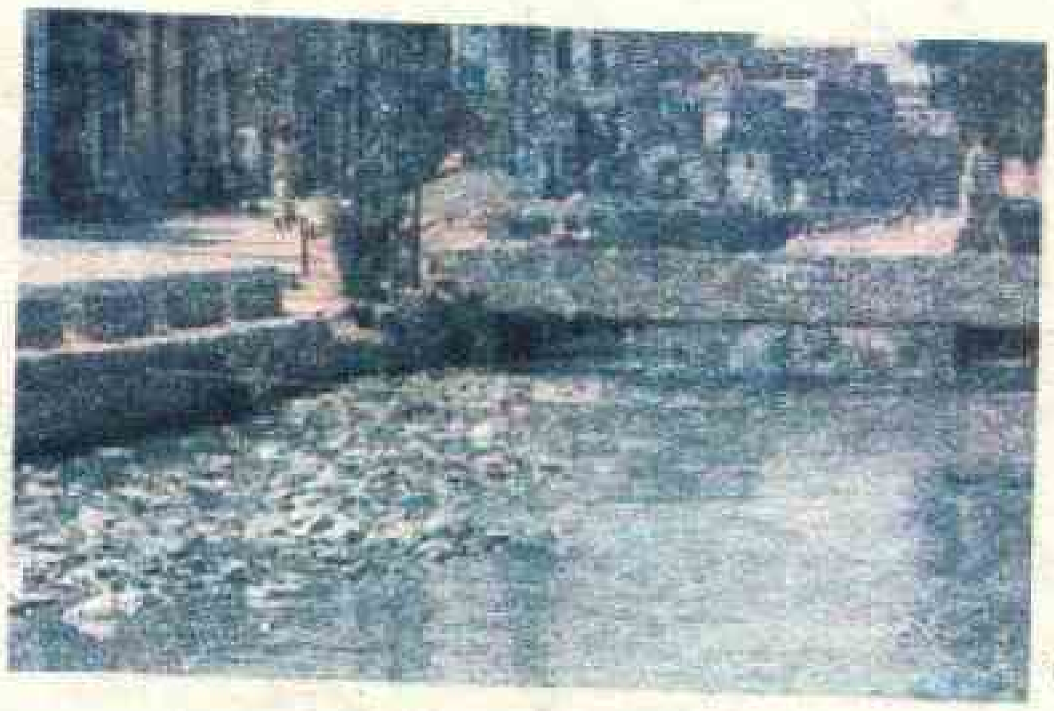

﴾ آبی آلودگی ﴿

شہری علاقوں میں گھریلو اور صنعتی فضلہ پانی کی آلودگی کا بڑا ذریعہ ہے۔ مثال کے طور پر نوشہرہ سے دریائے کابل میں تمام گھریلو اور صنعتی فضلہ بہایا جاتا ہے۔ دریائے راوی میں لاہور کے پورے علاقے کا فضلہ بہایا جاتا ہے۔ اسی طرح کراچی اور ملیر کے صنعتی علاقے کا تمام فضلہ لیاری ندی میں جاتا ہے اس سے نہ صرف دریاؤں اور جھیلوں کا پانی بلکہ زیرِ زمین پانی بھی آلودہ ہو جاتا ہے۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

پینے کا صاف پانی زندگی کی بنیادی ضرورت ہے۔ دیہی علاقوں میں پینے کا پانی فراہم نہیں ہوتا۔ بہت سے دیہی علاقوں میں ندی نالے بھی نہیں ہیں اس لیے بارشوں کا پانی جمع کر کے استعمال کیا جاتا ہے۔ کچھ علاقوں میں کھڑے پانی کو استعمال کیا جاتا ہے جو کچھ عرصے بعد گندہ ہو جاتا ہے۔ گندے پانی کا استعمال لوگوں میں بیماریوں کا ایک بڑا سبب ہے۔ آلودہ پانی انسانی استعمال اور فصلوں کے لیے مضر اور بہت سی بیماریوں کا موجب بنتا ہے۔ جن میں انتڑیوں اور جگر کے امراض سرفہرست ہیں۔

(iii) زمینی آلودگی

زمینی آلودگی

یہ بڑھتی ہوئی آبادی کا نتیجہ ہے جو علاقے جتنی زیادہ گنجان آبادی پر مشتمل ہیں اتنی ہی وہاں کی زمین آلودہ ہوتی ہے۔ انسانوں اور جانوروں کا فضلہ کھاد کے طور پر استعمال ہوتا ہے۔ لوگ دیہی علاقوں میں رفع حاجت باہر کھیتوں میں کرتے ہیں اور شہروں میں ہر قسم کی گندگی کوڑا کرکٹ گاڑیوں میں شہر سے باہر پھینک دیا جاتا ہے۔ یہ تمام چیزیں زمین کی آلودگی کا باعث بنتی ہیں جو فصلیں اور سبزیاں ایسی زمینوں پر اُگائی جاتی ہیں ان میں زہریلا مادہ اور جراثیم سرایت کر جاتے ہیں۔ ان اشیا کا استعمال انسانی صحت کے لیے مضر ثابت ہوتا ہے۔

ماحولیاتی آلودگی پر قابو پانے کے لیے قومی اور عوامی سطح پر کوشش کرنی چاہیے۔ عوامی شعور اُجاگر کرنا چاہیے۔ حکومتی سطح پر صنعتوں اور بڑھتی ہوئی شہری آبادی پر قابو پانے کے لیے منصوبہ بندی ہونی چاہیے۔ اس کے علاوہ پودے اور نباتات بھی ماحول کو صاف ستھرا رکھنے میں مدد دیتے ہیں۔ اس لیے قومی اور عوامی سطح پر شجرکاری کے متعلق شعور اجاگر کرنا چاہیے۔

perfect24u.com

مشقی سوالات

مندرجہ ذیل جوابات میں سے درست جواب کا انتخاب کریں:

(۱) پاکستان جنوبی ایشیا کے کس حصے میں واقع ہے؟

(ا) جنوب مغربی (ب) جنوب مشرقی (ج) شمال مغربی (د) شمال مشرقی

(۲) پاکستان کا کل رقبہ کتنا ہے؟

(ا) 5967210 مربع کلومیٹر (ب) 796096 مربع کلومیٹر

(ج) 896096 مربع کلومیٹر (د) 997512 مربع کلومیٹر

(۳) پاکستان کے جنوب میں کیا واقع ہے

(ا) چین (ب) بھارت (ج) بحر ہند (د) بحیرہ عرب

PERFECT24U.COM

(۴) پاکستان کے شمال میں واخان کی پٹی اسے کس ملک سے جدا کرتی ہے؟

(ا) ازبکستان (ب) تاجکستان (ج) ترکمانستان (د) بحیرہ عرب

(۵) پاکستان کی شمالاً جنوباً لمبائی قریباً کتنی ہے؟

(ا) 1400 کلومیٹر (ب) 1500 کلومیٹر (ج) 1600 کلومیٹر (د) 1700 کلومیٹر

(۶) نانگا پربت کی چوٹی کس پہاڑی سلسلے میں ہے؟

(ا) شوالک (ب) کوہ قراقرم (ج) کوہ ہندوکش (د) کوہ ہمالیہ

(۷) کے۔ٹو (K-2) کی بلندی کتنی ہے؟

(ا) 8126 (ب) 8224 (ج) 8611 (د) 9611

(۸) کون سا تاریخی درہ کوہ ہندوکش کے پہاڑی سلسلے میں واقع ہے؟

(ا) درہ بولان (ب) درہ خیبر (ج) درہ ٹوچی (د) درہ گومل

NOT FOR SALE

perfect24u.com

(۹) جھیل ہامون مشخیل کہاں واقع ہے؟

(ا) کوہ ہندوکش (ب) کوہ سلیمان (ج) سطح مرتفع پوٹھوہار (د) سطح مرتفع بلوچستان

(۱۰) پاکستان دنیا کے کس خطے میں واقع ہے؟

(ا) حاری (ب) نیم حاری (ج) بری (د) نیم بری

(۱۱) سیاچن گلیشیر کی لمبائی کتنی ہے؟

(ا) 58 کلومیٹر (ب) 68 کلومیٹر (ج) 72 کلومیٹر (د) 78 کلومیٹر

(۱۲) چھانگا مانگا کا جنگل کس شہر کے قریب واقع ہے؟

(ا) کراچی (ب) اسلام آباد (ج) پشاور (د) لاہور

PERFECT24U.COM

(۱۳) پاکستان میں پرندوں کی کتنی اقسام پائی جاتی ہیں؟

(ا) 350 (ب) 450 (ج) 550 (د) 660

(۱۴) پاکستان کا کون سا خطہ زیادہ گنجان آباد ہے؟

(ا) میدانی خطہ (ب) صحرائی خطہ (ج) ساحلی خطہ (د) خشک اور نیم خشک پہاڑی خطہ

(۱۵) زیر زمین پانی جب اونچا ہو کر زمین کی سطح تک آ جاتا ہے تو اسے کیا کہتے ہیں؟

(ا) میدان ب) دلدل ج) تھور د) سیم

(۱۶) کس علاقے میں ہوائی آلودگی زیادہ ہوتی ہے؟

(ا) دیہی (ب) مضافاتی (ج) ساحلی (د) صنعتی

perfect24u.com

مندرجہ ذیل سوالوں کے مختصر جوابات لکھیں۔

(۱) پاکستان کا محل وقوع اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

(۲) پاکستان کا حدودِ اربعہ کیا ہے؟

(۳) درج ذیل پر مختصر نوٹ لکھیں۔

(ا) سطوح مرتفع (ب) میدانی علاقے

(ج) ریگستانی علاقے (د) ساحلی علاقے

(۴) موسم اور آب وہوا میں کیا فرق ہے؟

(۵) گلیشیر کسے کہتے ہیں؟ پاکستان کے اہم گلیشیر کون سے ہیں؟

(۶) پاکستان کے دریاؤں کا نظام کیسا ہے؟

(۷) پاکستان کے شمالی علاقہ جات کے پہاڑوں میں کون سی جنگلی حیات پائی جاتی ہیں؟

(۸) ماحولیاتی خطرات کیا ہیں؟

PERFECT24U.COM

مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیل سے جوابات لکھیں۔

(۱) پاکستان کے پہاڑی سلسلوں پر نوٹ لکھیں۔

(۲) پاکستان کو آب وہوا کے لحاظ سے کتنے خطوں میں تقسیم کیا گیا ہے۔ ہر ایک کو تفصیل سے بیان کریں۔

(۳) پاکستان کی قدرتی نباتات کے بارے میں آپ کیا جانتے ہیں؟

(۴) قدرتی خطہ سے کیا مراد ہے؟ پاکستان کے قدرتی خطوں کا مفصل حال لکھیں۔

(۵) پاکستان کے ماحولیاتی مسائل پر روشنی ڈالیں۔

سرگرمی

☆ پاکستان کے نقشے کا خاکہ بنائیں اور اس میں آب وہوا کے خطوں کو رنگ دے کر نمایاں کریں۔

☆ ماحولیاتی آلودگی کے مسائل پر تصویری مقابلہ منعقد کریں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

باب 4

پاکستان کی تاریخ

حصہ اول

ایشیاء کی تاریخ میں 14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام ایک ایسی جدوجہد کی یاد دلاتا ہے۔ جس کا مقصد نہ صرف انگریزوں کی طویل غلامی سے آزادی حاصل کرنا تھا بلکہ برصغیر پاک و ہند میں ایک نئی اسلامی مملکت کا قیام تھا۔ دنیا کی تاریخ میں 14 اگست 1947ء کو پاکستان کا قیام تین باتوں کی وجہ سے ایک اہم واقعہ گردانا جاتا ہے۔

PERFECT24U.COM

☆ آئینی اور سیاسی جدوجہد کے ذریعے پاکستان کا قیام

☆ انگریزوں کی غلامی سے نجات

☆ برطانوی ہند میں پاکستان کے نام سے ایک نئی ریاست کا قیام

ابتدائی مسائل

مندرجہ بالا تین باتوں کو ذہن میں رکھتے ہوئے اس نئے ملک کی تاریخ کو پرکھنا چاہیے۔ جو کہ پہلے دن سے مختلف انتظامی، سیاسی، معاشی، معاشرتی مسائل سے دوچار ہے۔ ان مسائل کی فہرست بہت طویل ہے۔ لیکن مندرجہ ذیل اہم مسائل کی وجہ سے اس نئی مملکت کو اپنے مقاصد کے حصول میں کافی مشکلات پیش آئیں۔

ا۔ ریاستی اور انتظامی مسائل

قیام پاکستان کے ساتھ ہی ہندوستان کے مختلف علاقوں میں ہندو مسلم فسادات شروع ہوگئے۔ جس

perfect24u.com

سے ہر طبقہ کے لوگوں کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑا۔ ان فسادات کے نتیجے میں کثیر تعداد میں مسلمان بھارتی علاقوں سے ہجرت کر کے پاکستان آئے۔ جبکہ لاکھوں کی تعداد میں ہندو اور سکھ پاکستان سے بھارت چلے گئے۔ آبادی کی اتنی وسیع بنیادوں پر منتقلی نے پاکستان کی حکومت کے لیے کئی مسائل پیدا کر دیئے۔ کیونکہ کافی تعداد میں کلرک، آفیسرز، ڈاکٹر، ٹیچرز اور دوسرے شعبوں کے ماہرین بھارت چلے گئے۔ جس سے مختلف شعبہ ہائے زندگی میں ہنر مند افراد کی کمی کا سامنا رہا اور اس کمی کو پورا کرنا نئی حکومت کے لیے آسان کام نہیں تھا۔ کراچی کو پاکستان کا دارالحکومت قرار دے دیا گیا۔ مناسب سرکاری عمارتیں نہ ہونے کی وجہ سے مرکزی حکومت کے دفاتر فوجی بیرکوں میں قائم کیے گئے ان دفاتر کے لیے ضروری سامان اور دفتری ریکارڈ وغیرہ بھی نہ ہونے کے برابر تھا۔

۳۔ اثاثہ جات کی تقسیم: برطانوی حکومت نے جو اثاثے پاکستان اور بھارت کے مابین تقسیم کیے ان کے مطابق تقریباً 75 کروڑ روپے پاکستان کے حصے میں آئے لیکن بدقسمتی سے ابتدائی طور پر پاکستان کو صرف بیس کروڑ ادا کیے گئے۔ اس کے علاوہ فوجی ساز و سامان اور دفتری ریکارڈ وغیرہ بھی بھارت سے پاکستان منتقل ہونا باقی تھا لیکن حکومت ہند کے منفی رویہ کی وجہ سے پاکستان کو اپنے پورے اثاثے نہیں ملے۔ جس کی وجہ سے حکومت وقت کو پریشانی اُٹھانی پڑی۔

۴۔ نہری پانی کا مسئلہ: نئی ریاست کے لیے ایک اور اہم مسئلہ یکم اپریل 1948ء کا تھا۔ جب بھارتی حکومت نے پیشگی اطلاع کے بغیر پاکستانی نہروں کے ہیڈ ورکس بند کر دیئے۔ جس سے پنجاب میں فصلوں کو شدید نقصان پہنچا۔ عبوری معاہدے کے بعد پانی کی فراہمی بحال ہوئی مگر مستقل حل کے لیے پاکستان نے اقوام متحدہ سے رجوع کیا بالآخر عالمی بنک کی مدد سے ستمبر 1960ء میں دونوں ملکوں کے درمیان سندھ طاس کا معاہدہ طے پایا جس کے تحت مشرقی دریا یعنی ستلج، بیاس اور راوی بھارت کے حصے میں آئے جبکہ تین مغربی دریا یعنی چناب، جہلم اور دریائے سندھ پاکستان کے حوالے کیے گئے۔ اس معاہدے کی وجہ سے نہری پانی کا مسئلہ کافی حد تک حل ہو گیا۔

۴۔ آئین سازی: قیام پاکستان کے بعد سب سے اہم مسئلہ نئے ملک کے لیے آئین بنانے کا تھا۔ آئین یا دستور (Constitution) ان قوانین اور قواعد و ضوابط کا مجموعہ ہوتا ہے جس کے تحت ریاست کا نظم و نسق اور کاروبار حکومت چلایا جاتا ہے اور شہریوں کے حقوق و فرائض کا تعین کیا جاتا ہے۔ آئین یا دستور کے بغیر

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

ریاست کا انتظام زیادہ دیر تک نہیں چلایا جا سکتا۔ چنانچہ پاکستان بننے کے بعد برطانوی حکومت ہند کے قانون مجریہ 1935ء اور 1947ء کو بعض ترامیم کے ساتھ ملک کے عبوری آئین کے طور پر اپنایا گیا اور نئے آئین بنانے کا کام دستور ساز اسمبلی کو سونپا گیا۔ پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس 11 اگست 1947ء کو جوگندر ناتھ منڈل کی صدارت میں کراچی میں ہوا۔

یہ دستور ساز اسمبلی اُن ممبران پر مشتمل تھی جو 1946ء کے انتخابات کی بنیاد پر منتخب ہوئے تھے۔ اس اسمبلی نے 11 اگست 1947ء کو متفقہ طور پر قائداعظم کو اپنا صدر منتخب کیا۔ قانونِ آزادی ہند 1947ء کے مطابق دستور ساز اسمبلی کے ذمے دو کام تھے۔

(i) ملک کے لیے آئین تشکیل دینا۔

(ii) وفاقی مقننہ کی حیثیت سے قانون سازی کرنا۔

آئین سازی کے لیے قائداعظم نے اپنی 11 اگست 1947ء کی تقریر میں ایک خاکہ پیش کیا تھا۔ اُنھوں نے اپنے خطاب میں سفارش، اقربا پروری، رشوت ستانی، کام چوری، ذخیرہ اندوزی اور منافع خوری جیسی لعنتوں سے بچنے کے علاوہ نسلی، لسانی، علاقائی، مذہبی منافرت و تعصب کی سختی سے مخالفت کی اور پاکستان کے تمام شہریوں کے لیے مساوی جمہوری حقوق کی نوید سنائی لیکن بدقسمتی سے ملک کے آئین بننے سے پہلے ہی قائداعظم وفات پا گئے اور یوں آئین سازی کا کام سست پڑ گیا۔

۵۔ مہاجرین کا مسئلہ

پاکستان کی نئی حکومت اور عوام کو دوسرا بڑا چیلنج بھارت سے آئے مہاجرین کی آبادکاری کا تھا۔ حکومتِ پاکستان کے ایک اندازے کے مطابق آبادی کے اس تبادلے کے نتیجے میں کوئی 65 لاکھ مہاجرین پاکستان ہجرت کر کے آئے جس میں 52 لاکھ مشرقی پنجاب اور اس کی ریاستوں سے ہجرت کر کے آئے۔ اس طرح 3 لاکھ 60 ہزار دہلی سے اور باقی شمالی ہندوستان کے دوسرے حصوں سے پاکستان آئے۔ جس میں سے تقریباً 500,000 مسلمان راستے میں شہید کر دیئے گئے یا اغواء ہوئے۔ جبکہ دوسری طرف

perfect24u.com

5,500,000 کے قریب سکھ اور ہندو پاکستان سے ہجرت کر گئے۔

صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) سے 268,000 غیر مسلم بھارت چلے گئے۔ جبکہ صرف 20,000 کے قریب مہاجرین بھارت سے ہجرت کر کے صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) میں آباد ہو گئے۔ اس طرح پاکستان کی آبادی میں نئے مہاجرین کی آمد سے تقریباً 1,000,000 کا اضافہ ہوا۔ لہٰذا حکومت پاکستان کے لیے مہاجرین کی آبادکاری کا مستقل انتظام کرنا کوئی آسان کام نہ تھا۔ ان کے لیے خوراک، رہائش، طبی امداد، روزگار یہ سب فراہم کرنا ضروری تھا۔

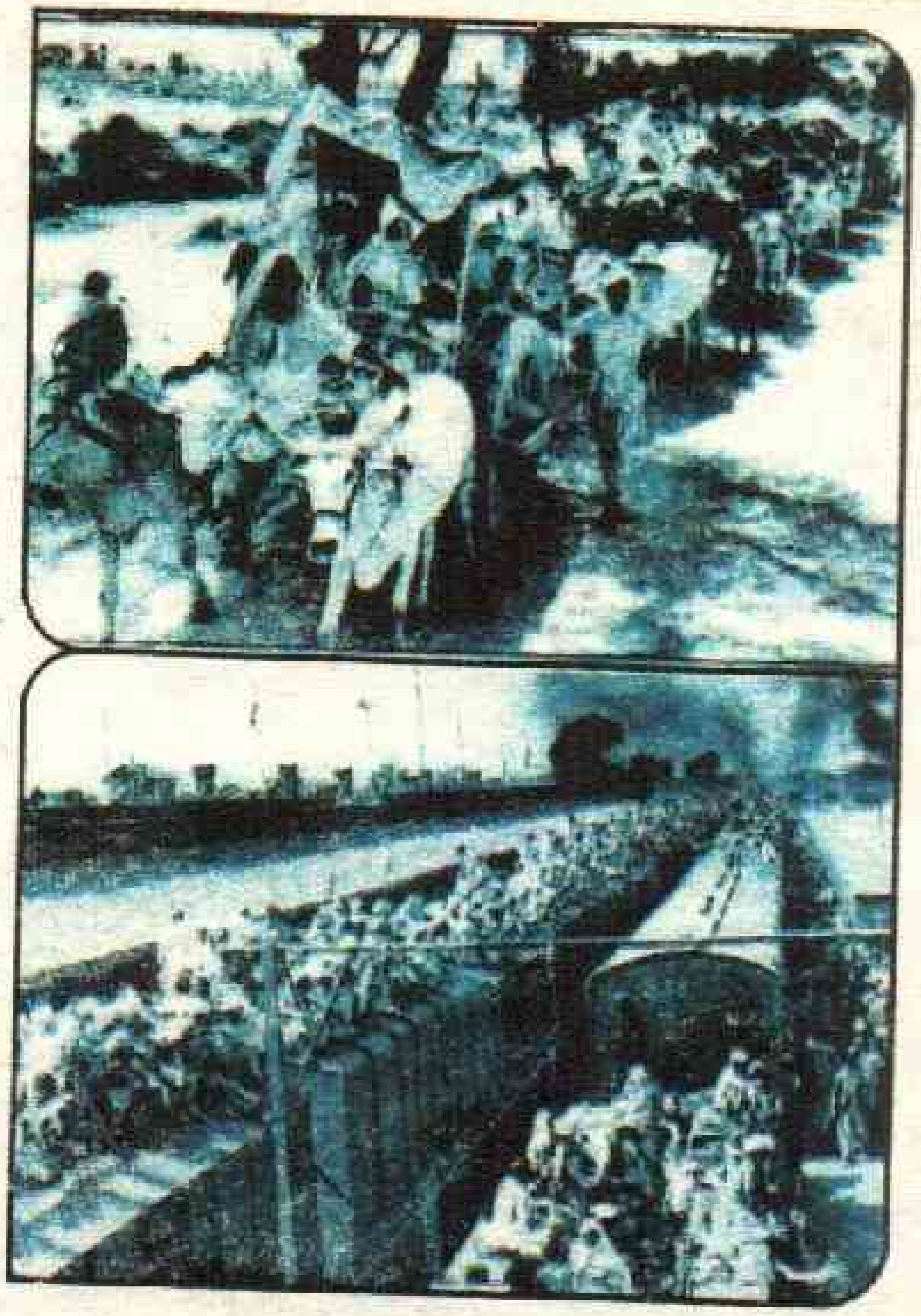

مہاجرین کی آمد

PERFECT24U.COM

حکومت نے اپنے محدود وسائل کے باوجود مہاجرین کے لیے عارضی کیمپ لگائے اور ان کے طعام وقیام کا حتی المقدور بندوبست بھی کیا۔ ان مسائل کے علاوہ مہاجرین کے آنے سے کچھ معاشرتی مسائل بھی پیدا ہوئے۔

۲۔ جغرافیائی اور دفاعی مسائل

جغرافیائی لحاظ سے پاکستان کو بڑی اہمیت حاصل ہے۔ کیونکہ یہ دنیا کے ایک ایسے خطے میں واقع ہے جس کی سرحدیں ایک طرف چین اور بھارت اور دوسری طرف افغانستان اور ایران سے ملتی ہیں۔ اس کے علاوہ پاکستان وسطی ایشیا اور جنوبی ایشیا کے سنگم پر واقع ہے۔ یوں اس کی اہمیت اور بھی بڑھ جاتی ہے۔

پاکستان کو پہلے دن سے ہی اپنی سرحدوں کے دفاع کی فکر لاحق تھی کیونکہ مشرقی اور مغربی پاکستان کے

perfect24u.com

درمیان نہ صرف 1600 کلومیٹر کا فاصلہ تھا بلکہ ان دو حصوں کے درمیان بھارت واقع تھا۔ جس کے ساتھ مختلف وجوہات کی بناء پر پاکستان کے تعلقات خوشگوار نہ تھے۔ اس کے علاوہ مالی اور عسکری لحاظ سے بھی پاکستان کی پوزیشن مضبوط نہیں تھی جدید اسلحہ، ہوائی اور بحری جہاز اور جنگی آلات حکومتِ پاکستان کے پاس نہ ہونے کے برابر تھے۔ اور نئی حکومت مسلسل اس کوشش میں تھی کہ جیسے بھی ممکن ہو ملکی دفاع کو مضبوط بنایا جائے۔

۷۔ معاشی مسائل

پاکستان کی نئی حکومت کے لیے نہ صرف سیاسی ڈھانچہ کی تکمیل ضروری تھی بلکہ عوام کو معاشی استحکام بھی فراہم کرنا تھا۔ لیکن پاکستان کے حصے میں جو علاقے آئے وہاں زراعت ماسوائے چند اضلاع کے پسماندہ تھی۔ ان علاقوں میں صنعتیں بھی نہ ہونے کے برابر تھیں۔ تقسیم کے وقت ہندوستان میں کل 921 بڑے کارخانے تھے جن میں سے صرف 34 پاکستان کے حصے میں آئے۔ سیاسی بحران اور مہاجرین کی آمد سے حالات اور بھی خراب ہو گئے۔ لیکن حکومت نے ذمہ دارانہ طریقے سے معاشی بدحالی پر قابو پا کر ملک کو اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا۔

PERFECT24U.COM

ملکی استحکام کے لیے قائداعظم اور لیاقت علی خان کا کردار

آزادی کی تحریک اور قیام پاکستان کے لیے پاکستان کے پہلے گورنر جنرل قائداعظم محمد علی جناح اور وزیراعظم لیاقت علی خان نے نہ صرف آئینی جدوجہد کی بلکہ دن رات ایک کر کے ملک کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے لیے انتھک محنت کی لیکن ایک سال اور 25 دنوں تک ملک کی خدمت کرنے کے بعد بابائے قوم قائداعظم 11 ستمبر 1948ء کو وفات پا گئے۔ ایک سال کے قلیل عرصے میں قائداعظم نے لیاقت علی خان کے ساتھ مل کر ایسے اقدامات کیے جن پر عمل کرتے ہوئے حکومت پاکستان نے کافی مسائل پر قابو پا لیا۔ کچھ زریں اصول جنکی قائداعظم نے نشان دہی کی وہ درج ذیل ہیں:۔

ا۔ مہاجرین کی آبادکاری کے لیے نہ صرف لوگوں کو صبر کی تلقین کی مہاجرین ریلیف فنڈ قائم کیے، مہاجرین کے حالات کا جائزہ لینے خود ان کے کیمپوں کا دورہ کیا۔

perfect24u.com

۲۔ ملکی سالمیت کے مسئلے کو مقدم رکھتے ہوئے حکومت نے ملکی بجٹ کا ایک بڑا حصہ ملکی دفاع کے لیے مختص کر دیا۔ بھارت اور افغانستان کے ساتھ تنازعات پر امن طریقے سے حل کرنے کی کوشش کی۔

۳۔ قائداعظم نے 15 جون 1948ء کے اپنے خطاب میں صوبائی اور نسلی تعصب سے گریز کا مشورہ دیا اور سرکاری ملازمین کو تلقین کی کہ آپ لوگ قوم کے خادم کی حیثیت سے اپنے فرائض سرانجام دیں اور عوام سے ایسا رویہ رکھیں کہ اُن کو احساس ہو کہ آپ حکمران نہیں بلکہ قوم کے خادم ہیں۔

۴۔ پاکستان کی معاشی حیثیت کو مضبوط بنیادوں پر کھڑا کرنے کے لیے قائداعظم نے لیاقت علی خان کے ساتھ مل کر معیشت کے کچھ رہنما اصولوں کا تعین کیا۔ جن کا مقصد مساوات اور معاشرتی انصاف پر مبنی معاشرے کا قیام تھا۔

۵۔ قائداعظم نے نوجوان نسل کو تعلیم کی طرف راغب کرنے میں بھی اہم کردار ادا کیا۔ آپ نے نوجوانوں کو یہ احساس دلانے کی کوشش کی کہ نوجوان نسل کسی ملک اور قوم کا مستقبل ہوتے ہیں۔ اُن کی بدولت قوموں کی قسمت کا فیصلہ ہوتا ہے۔ آپ نے نوجوانوں کو تلقین کی کہ صرف اور صرف تعلیم پر توجہ دیں اور احتجاجی سیاست سے گریز کر کے ملک کی بقا اور خوشحالی کے لیے کام کریں۔

PERFECT24U.COM

﴾لیاقت علی خان﴿

جیسا کہ پہلے عرض کر چکے ہیں کہ پاکستان ایک نئی مملکت کے طور پر 14 اگست 1947ء کو دنیا کے نقشے پر اُبھرا۔ اس کی شناخت اور تعارف کے لیے قائداعظم اور لیاقت علی خان نے پاکستان کو اقوام متحدہ کا رکن بنایا اور چند مہینوں کے اندر کئی ممالک کے ساتھ دوطرفہ تعلقات قائم کیے۔ پاکستان کی نئی حکومت کی خارجہ پالیسی کے حوالے سے یہ نکتہ اہم تھا کہ تمام ممالک سے بالعموم اور ہمسایہ و مسلم ممالک سے بالخصوص برابری کی بنیاد پر دوستانہ تعلقات قائم ہوں۔

perfect24u.com

ریاستوں کا الحاق

آزادی سے پہلے برطانوی ہندوستان میں 560 کے قریب شاہی ریاستیں (Princely States) موجود تھیں لیکن جون 1947ء کے منصوبے کے تحت اور باتوں کے علاوہ ان ریاستوں کو یہ اختیار دیا گیا کہ وہ آزاد رہنا چاہتے ہیں یا پھر بھارت یا پاکستان دونوں ممالک میں سے کسی ایک کے ساتھ الحاق کرنا چاہتے ہیں۔ اسی اُصول کے تحت بہاولپور، مکران اور قلات کی ریاستیں اور صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) کی ریاستیں پاکستان میں شامل ہو گئیں۔ اس کے علاوہ جونا گڑھ اور مناودر کی ریاستوں نے بھی پاکستان میں شامل ہونے کا اعلان کر دیا مگر بھارتی حکومت نے نومبر 1948ء میں اپنی افواج ان ریاستوں میں داخل کیں اور جبراً ان ریاستوں کا بھارت کے ساتھ الحاق کروایا۔ مجبوراً جونا گڑھ کے حکمران نے کراچی میں پناہ لی۔ بھارتی حکومت نے الحاق کی دلیل یہ دی کہ ان ریاستوں کے عوام بھارت کے ساتھ الحاق چاہتے ہیں۔

حیدر آباد ہندوستان کی ایک خوشحال اور گنجان آباد ریاست تھی۔ اس کی آبادی ہندو اکثریت پر مشتمل تھی۔ مگر اس کا حکمران (نظام) مسلمان تھا۔ نظام حیدر آباد اس کی آزاد حیثیت برقرار رکھنا چاہتا تھا۔ اُس نے وائسرائے سے استدعا کی کہ ریاست کو ڈومینین (Dominion) (ایسی آزاد ریاست جس کے گورنر جنرل کا تقرر تاج برطانیہ کرے) کی حیثیت دی جائے مگر وہ نہ مانا۔ بھارت نے ریاست کی ناکہ بندی کر دی اور فوج کشی کر کے حیدر آباد کی ریاست کو زبردستی بھارت میں شامل کر لیا۔

اس کے علاوہ اہم ریاست جموں و کشمیر کی تھی۔ جس کی آبادی 1941ء کی مردم شماری کے مطابق چالیس لاکھ تھی اور اس کی تقریباً ایک ہزار کلومیٹر لمبی سرحد پاکستان کے ساتھ ملتی ہے۔ اس کے علاوہ کشمیر کے سب دریا بہہ کر پاکستان میں آتے ہیں اور ریاست کے بیشتر راستے بھی پاکستان سے ملتے ہیں۔ تقسیم ہند کے 3 جون 1947ء کے منصوبہ کے تحت اگرچہ ان ریاستوں کو اختیار دیا گیا کہ وہ بھارت یا پاکستان کے ساتھ الحاق کر سکتی ہیں یا آزاد بھی رہ سکتی ہیں مگر اس کے ساتھ ساتھ وہ دو باتوں کا خیال رکھنے کی پابند ہوں گی۔

۱۔ جغرافیائی محل وقوع نظر انداز نہ ہو۔

۲۔ عوام کی مرضی کے مطابق الحاق کا فیصلہ ہو۔

perfect24u.com

برطانوی ہندوستان کو دیکھتے ہوئے کشمیر میں بھی آزادی کی لہر اُٹھنے لگی اور مہاراجہ ہری سنگھ کے خلاف جلسے جلوسوں کا سلسلہ شروع ہو گیا۔ اُس کے علاوہ کشمیر کے لوگ اس وقت دو سیاسی جماعتوں میں بٹ چکے تھے۔ ایک آل جموں وکشمیر مسلم کانفرنس سردار ابراہیم اور چودھری غلام عباس کی قیادت میں اور دوسری آل جموں کشمیر نیشنل کانفرنس شیخ عبداللہ کی قیادت میں سیاسی جدوجہد کر رہی تھی۔

مہاراجہ ہری سنگھ نے پاکستان کے ساتھ ایک معاہدہ جاریہ حالات کو جوں کا توں رکھنے کا معاہدہ (Standstill Agreement) پر دستخط کیے لیکن بھارت نے اسی طرح کا معاہدہ کرنے سے انکار کر دیا۔ اس کے بعد کشمیر میں آزادی کی تحریک شروع ہوگئی جسے مہاراجہ کچلنے میں ناکام رہا اور اس نے بھارت سے مدد طلب کی۔ بھارت کے انگریز گورنر جنرل لارڈ ماؤنٹ بیٹن (Lord Mountbatten) نے مہاراجہ کی درخواست پر سرینگر فوج روانہ کر دی لیکن ساتھ ہی یہ بات واضح کر دی کہ ریاست کے مستقبل کا فیصلہ ریاست کے عوام ہی کریں گے۔ 22 اکتوبر 1947ء کو کشمیریوں کی مدد کے لیے صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) سے ملحقہ قبائلی علاقوں کے لوگ کشمیر پہنچے۔ یکم نومبر کو قائداعظم نے ماؤنٹ بیٹن سے بھی مذاکرات شروع کیے جو ناکام ہوئے۔ اسی اثناء میں بھارتی حکومت نے ریاست پر اپنا فوجی قبضہ جمالیا جسے برقرار رکھنے کے لیے خود بھارتی حکومت یکم جنوری کو کشمیر کا مسئلہ سلامتی کونسل میں لے گئی۔ سلامتی کونسل نے 12 اگست 1948ء اور 5 جنوری 1949ء کو دو قراردادیں منظور کیں جنہیں پاکستان اور بھارت کی حکومتوں نے تسلیم کیا۔ ان قراردادوں کے چیدہ چیدہ نکات درج ذیل تھے:-

ا۔ جنگ فوری طور پر بند کر دی جائے اور اقوام متحدہ کے کمیشن کی نگرانی میں آزاد کشمیر اور مقبوضہ کشمیر کے درمیان جنگ بندی لائن کھینچ دی جائے۔

۲۔ دونوں حکومتیں کشمیر سے اپنی اپنی فوجیں ہٹالیں۔

۳۔ اقوام متحدہ کی نگرانی میں استصواب رائے کا انتظام کیا جائے۔

سلامتی کونسل کی قراردادوں کے مطابق جنگ بندی تو ہو گئی لیکن کشمیر کا مسئلہ پاکستان اور بھارت کے درمیان نہ صرف کشیدگی بلکہ کئی جنگوں کا باعث بھی بنا۔ جس کی وجہ سے دونوں ممالک کے درمیان کئی جنگیں بھی ہو چکی ہیں۔ ضرورت اس بات کی ہے کہ کشمیر کا مسئلہ پرامن بات چیت کے ذریعے کشمیری عوام کی خواہشات کو مدِنظر رکھ کر حل کیا جائے تاکہ خطے میں امن و خوشحالی قائم ہو۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

قبائلی علاقہ جات کا الحاق

صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) کے قبائلی علاقہ جات نے 3 جون کے منصوبے کے بعد اپنے روایتی جرگوں میں پاکستان سے الحاق کا اعلان کیا۔ قائداعظم محمد علی جناح نے اپنی پہلی فرصت میں پاکستان کے مختلف علاقوں کا دورہ کیا۔ تاکہ لوگوں میں حب الوطنی کے جذبے اور نئی حکومت کے لیے ان کی خدمات حاصل کرسکیں۔ اس سلسلے میں وہ پشاور بھی تشریف لے گئے۔ پشاور میں قبائلی جرگہ سے خطاب کے دوران انھوں نے قبائلی علاقوں سے فوجیں ہٹانے کا حکم دیا تاکہ قبائلی عوام میں پاکستان کے ساتھ یکجہتی اور ایک دوسرے پر اعتماد کی فضا قائم ہو۔ قائداعظم نے خاص طور پر شمالی اور جنوبی وزیرستان سے فوجیں ہٹانے کا حکم دیا۔ قائداعظم کے ان اقدامات سے قبائلی عوام میں پہلی دفعہ خوشی کی لہر دوڑ گئی اور انھیں یہ احساس ہوا کہ انگریزوں کے جانے کے بعد پاکستان کی حکومت کی پالیسی اور سوچ میں واضح فرق ہے اور یہ کہ حکومت نے ان کو اپنانے کے لیے محبت اور بھائی چارے کا ہاتھ بڑھایا۔ علاوہ ازیں قائداعظم نے سرحدی علاقوں اور ریاستوں کی وزارت بھی قائم کی تاکہ ان لوگوں کی فلاح و بہبود پر خصوصی توجہ دی جاسکے۔

PERFECT24U.COM

قراردادِ مقاصد (1949ء)

پاکستان کی آئین سازی کی تاریخ میں قراردادِ مقاصد ایک بنیادی دستاویز کی حیثیت رکھتی ہے۔ جسے آئین ساز اسمبلی نے 12 مارچ 1949ء کو منظور کیا۔ اس میں اسلام کو پاکستان کے آئین کی نظریاتی اساس قرار دیا گیا۔ اس کی بڑی وجہ یہ ہے کہ جدوجہد آزادی کے دوران مسلمانانِ برصغیر کا مقصد ایک ایسا وطن تھا جس میں وہ اپنی زندگی اسلام کے سنہری اصولوں کے مطابق گزار سکیں۔ جہاں وہ اپنے تہذیبی اور تمدنی ورثے کی خاطر خواہ حفاظت کرسکیں۔ پاکستان کے وجود کے آنے کے بعد یہ نظریاتی تقاضا تھا کہ ہم اسلام کو حکومت اور سیاست کی بنیاد قرار دیتے۔ قراردادِ مقاصد اسی نظریے کی عکاسی کرتی ہے۔ جس کی خصوصیات مندرجہ ذیل تھیں۔

قراردادِ مقاصد کے اہم نکات

۱۔ قرارداد میں اس بات کی وضاحت کردی گئی کہ ساری کائنات کا مالک خُداوند تعالیٰ ہے۔ پاکستان کے عوام اختیارات کو اللہ تعالیٰ کی مقرر کردہ حدود میں رہ کر بطور ایک مقدس امانت استعمال کریں گے۔

perfect24u.com

۲۔ ریاست اپنے اختیارات کا استعمال عوام کے منتخب نمائندوں کے ذریعے کرے گی۔
۳۔ ملک میں جمہوریت، آزادی، مساوات اور معاشرتی انصاف کی اسلامی اقدار کو فروغ دیا جائے گا۔
۴۔ ملک میں مسلمانوں کی اسلامی تعلیمات کے مطابق زندگیاں گزارنے کے لیے بہتر اور مناسب ماحول فراہم کیا جائے گا۔
۵۔ اقلیتوں کو پوری آزادی ہوگی کہ وہ اپنے مذہب اور ثقافت کے مطابق زندگی گزاریں۔
۶۔ تمام شہریوں کو بنیادی انسانی حقوق کی ضمانت دی جائے گی۔
۷۔ عدلیہ کی آزادی کو پورا تحفظ حاصل ہوگا۔
۸۔ ملک میں وفاقی نظام حکومت قائم کیا جائے گا۔ جس میں صوبوں کو آئین کی حدود کے اندر صوبائی خودمختاری حاصل ہوگی۔

قراردادِ مقاصد کی اہمیت

PERFECT24U.COM

قیامِ پاکستان کے بعد قراردادِ مقاصد کی منظوری ملکی تاریخ میں سب سے اہم قدم کی حیثیت رکھتی ہے۔ اس کی اہمیت کا اندازہ اس بات سے لگایا جا سکتا ہے کہ بعد میں جتنے بھی آئین بنے۔ اُن کی بنیاد قراردادِ مقاصد پر ہی رکھی گئی۔ 1973ء کے آئین میں 1985ء میں ترمیم کرکے اسے باقاعدہ آئین کا حصہ بنا دیا گیا جبکہ اس سے پہلے یہ تمام دساتیر میں بطور ابتدائیہ (Preamble) شامل رہی۔

خواجہ ناظم الدین

آئینی ارتقاء

قراردادِ مقاصد کی منظوری کے بعد دوسرا مرحلہ ان مقاصد کی بنیاد پر ملک کا آئین بنانا تھا۔ آئین سازی کا کام تیز کرنے کے لیے مختلف کمیٹیاں ترتیب دی گئیں۔ جن میں ایک ''بنیادی اصولوں کی کمیٹی'' بھی شامل تھی اس کمیٹی نے اپنی سفارشات یکے بعد دیگرے پیش کیں مگر مسترد کر دی گئیں۔ بعدازاں گورنر جنرل غلام محمد نے خواجہ ناظم الدین کی جگہ محمد علی بوگرہ کو نیا وزیراعظم مقرر

perfect24u.com

﴿محمد علی بوگرہ﴾

کیا۔ نئے وزیراعظم نے چھ ماہ کے اندر ایک نیا فارمولا پیش کیا۔ جسے ''محمد علی بوگرہ فارمولا'' کہا جاتا ہے۔ یہ مشرقی اور مغربی پاکستان دونوں کو قابلِ قبول تھا مگر گورنر جنرل غلام محمد نے اپنے ذاتی اقتدار کو طول دینے کے لیے اسمبلی توڑ دی۔ جون 1955ء میں دوسری آئین ساز اسمبلی معرض وجود میں آئی۔ اس اسمبلی کا اہم فیصلہ ون یونٹ (One Unit) کا قیام تھا۔ جس کے تحت پاکستان کے مغربی حصے کے چاروں صوبوں کو ملا کر ایک نیا صوبہ تشکیل دیا گیا جس کا نام مغربی پاکستان رکھا گیا۔ اسی طرح مشرقی بنگال کا نام مشرقی پاکستان رکھا گیا۔

1956ء کا آئین

نئے وزیراعظم چوہدری محمد علی کی رہنمائی میں دستور ساز اسمبلی نے آئین سازی کا کام تیز تر کر دیا۔ بالآخر ملک کا پہلا آئین 23 مارچ 1956ء کو نافذ ہوا۔ اس آئین میں 234 دفعات شامل تھیں۔

1956ء کے آئین کی نمایاں خصوصیات

PERFECT24U.COM

1956ء کے آئین کی اسلامی دفعات و خصوصیات

☆۔ 1956ء کے آئین میں قرارداد مقاصد کو افتتاحیہ کے طور پر شامل کیا گیا جس میں کہا گیا تھا کہ پوری کائنات کی حاکمیت اللہ تعالیٰ کو حاصل ہے جس میں اس کا کوئی شریک نہیں۔ پاکستان کے عوام حاکمیت کے اختیارات کا استعمال ایک مقدس امانت کے طور پر کریں گے۔ ☆۔ ملک کا نام ''اسلامی جمہوریہ پاکستان'' رکھا گیا۔ آئین کی رو سے سربراہ مملکت کا مسلمان ہونا ضروری تھا۔ ☆۔ آئین میں کہا گیا تھا کہ ملک میں کوئی نیا قانون قرآن و سنت کے منافی نہیں بنایا جائے گا اور مروجہ قوانین کو بتدریج قرآن و سنت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ ☆۔ آئین میں کہا گیا تھا کہ سود، عصمت فروشی، جوا اور شراب کا خاتمہ کیا جائے گا۔ ☆ آئین میں زکوٰۃ اور اوقاف کا بہتر بندوبست/انتظام کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ☆۔ پاکستان ایک فلاحی ریاست ہوگی جس میں مزدوروں کے اوقات بہتر بنانے، تعلیم، میڈیکل کی سہولیات فراہم کرنے اور روٹی، کپڑا اور مکان کی ضروریات پوری کرنا حکومت کی ذمہ داری قرار دی گئی تھی۔ ☆۔ آئین میں کہا گیا تھا کہ تمام اسلامی ممالک کے ساتھ دوستانہ تعلقات قائم کیے جائیں گے۔ ☆۔ آئین میں اقلیتوں کے حقوق کا تحفظ اور انہیں مذہبی آزادی دینے کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ☆۔ آئین

perfect24u.com

نے تمام شہریوں کو یکساں بنیادی حقوق تسلیم کیے ۔ ان حقوق میں جان و مال کے تحفظ تحریر و تقریر کی آزادی، اجتماع کی آزادی اور حق ملازمت جیسے بنیادی حقوق کو تسلیم کیا گیا۔ ☆۔ آئین نے ہر بالغ شہری کو ووٹ دینے کا حقدار قرار دیا۔ ☆۔ آئین میں ایک قومی اقتصادی کونسل اور قومی کمیشن کے قیام کی گنجائش رکھی گئی۔ وفاقی اور صوبائی حکومتوں کو ان دونوں اداروں میں نمائندگی دی گئی۔ ☆۔ آئین نے ملک کو ایک وفاق قرار دیا۔ مرکز اور صوبوں کے لیے اختیارات کی الگ الگ فہرست فراہم کی گئی۔ اس کے علاوہ ایک فہرست ایسی دی گئی جس پر مرکز اور صوبے دونوں قانون سازی کر سکتے تھے۔ ☆۔ آئین میں پارلیمانی نظام کو رائج کرنے کا فیصلہ کیا لیکن ساتھ ہی صدر کو بھی ایسے اختیارات دیے گئے جن کے نتیجے میں پارلیمنٹ کی بالادستی کے اُصولوں کی نفی ہوتی تھی۔ یہاں تک کہ صدر کو قومی اسمبلی توڑنے کا اختیار بھی حاصل تھا۔ ☆۔ آئین میں ترمیم کے لیے قومی اسمبلی کے دو تہائی اراکین کی حمایت ضروری قرار دی گئی۔ اردو اور بنگالی قومی زبانیں قرار دی گئیں۔

سکندر مرزا جو 16 اکتوبر 1955ء میں غلام محمد کو معزول کرنے کے بعد گورنر جنرل بنے تھے دراصل پاکستان کے دو مضبوط اداروں یعنی فوج اور نوکر شاہی کی نمائندگی کرتے تھے۔ اس نئے آئین کے نافذ ہونے کے ساتھ صدر کے عہدے پر فائز ہوئے لیکن انھوں نے صرف دو سالوں میں پے در پے چار وزیراعظم برطرف کر دیے۔ 7 اکتوبر 1958ء وزیراعظم فیروز خان نون کو برطرف کرنے کے ساتھ ساتھ سکندر مرزا نے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا اور 1956ء کے آئین کو منسوخ کر دیا۔

PERFECT24U.COM

جنرل ایوب خان اور 1958ء کا مارشل لاء

صرف ذاتی مفاد کے لیے پاکستان کے پہلے صدر سکندر مرزا نے 1956ء کے آئین کو منسوخ کرتے ہوئے 7 اکتوبر 1958ء کو ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا اور بری فوج کے سربراہ جنرل ایوب خان کو مارشل لاء ایڈمنسٹریٹر بنا دیا۔ لیکن صرف 20 روز بعد جنرل ایوب خان نے سکندر مرزا کو صدارت سے استعفیٰ دینے پر مجبور کر کے ملک بدر کر دیا اور خود 27 اکتوبر 1958ء کو اقتدار سنبھال لیا اور یوں ملک میں جمہوری نظام کو ختم کر دیا۔

پاکستان میں مارشل لاء کے نفاذ کے اسباب

مندرجہ ذیل وجوہات کی بنا پر پاکستان مین 7 اکتوبر 1958ء کو پہلے مارشل لاء کا نفاذ کیا گیا۔

1۔ ملک کی خراب معاشی حالت

ہر ملک کے معاشی استحکام کے لیے سیاسی استحکام ضروری ہے جب کہ ملک میں روز بروز خراب ہوتی

perfect24u.com

جا رہی تھی۔ پاکستان کے زرعی ملک ہونے کے بلند و بانگ دعوے تو کیے جا رہے تھے لیکن ملک میں غذائی اجناس بھی درآمد کی جا رہی تھیں۔ جس پر ایک طرف کافی خرچ آتا تھا اور دوسری طرف اس کے تقسیم کے طریقہ کار میں خرابی تھی جس سے عوام میں کافی پریشانی پائی جاتی تھی۔ اس کے ساتھ سمگلنگ، چور بازاری اور ذخیرہ اندوزی کا بھی بازار گرم تھا۔ ملک میں سمگلنگ نے باقاعدہ کاروبار کی شکل اختیار کی ہوئی تھی جبکہ سمگلروں کی پشت پناہی بااثر لوگ کر رہے تھے۔ کراچی جو کہ اُس وقت پاکستان کا دارالخلافہ تھا۔ وہاں ہر قسم کی بدعنوانیاں اپنے عروج پر تھیں۔

2۔ سیاسی ابتری

پاکستان کے معرض وجود میں آنے کے ساتھ ہی عوام اور سیاسی رہنماؤں نے مل کر ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے کی کوشش کی مگر 1957ء تک ملک کی سیاسی حالت اس قدر ابتر ہو چکی تھی اور سیاسی کشمکش کا یہ عالم تھا کہ حکومت کی مختلف وزارتوں میں اطمینان بخش کام نہیں ہو رہا تھا۔ ملک میں وزیراعظم آئے دن تبدیل ہو رہے تھے اور حکمران اپنے اپنے مفاد کے لیے ملک میں الیکشن کو ملتوی کرتے رہے۔ مسلم لیگ جو پاکستان کی خالق جماعت تھی اُسے 1954ء کے مشرقی پاکستان کے انتخاب میں شکست کا سامنا کرنا پڑا اور سکندر مرزا کی آشیرباد سے بنائی گئی پاکستان ری پبلکن پارٹی (Pak. Republican Party) عوام کی بجائے اقتدار کی جدوجہد میں سرگرم عمل تھی۔ ملک میں برائے نام پارلیمانی نظام رائج تھا مگر عملاً وزیراعظم کی کوئی حیثیت نہیں تھی۔ سیاست دان صرف اسلام اور جمہوریت کے زبانی دعوؤں کے ساتھ غریب عوام کا استحصال کر رہے تھے۔ اور یہ صورتحال ملک کے دونوں حصوں (مشرقی اور مغربی) میں ایک کھچاؤ کی کیفیت پیدا کر رہی تھی اور ایسی سیاسی ابتری کا نتیجہ بالآخر مارشل لاء کی صورت میں نکلا۔

PERFECT24U.COM

3۔ خراب تجارتی حالات

ملک کی سیاسی اور معاشی حالت کی طرح تجارتی حالت بھی کافی مایوس کن تھی۔ منافع خوری اور اشیائے خوردنی میں ملاوٹ عام ہو چکی تھی۔ عالمی منڈی میں ہماری مصنوعات اور خام مال کی مانگ تقریباً ختم ہو رہی تھی اور حکمران طبقے نے اس میں بہتری کے لیے کوئی اقدامات نہیں کیے۔ پاکستانی کرنسی کی قیمت گر گئی

perfect24u.com

اور تمام ترقیاتی منصوبوں کی تکمیل کے لیے پاکستان مغربی ممالک کا دستِ نگر ہو کر رہ گیا۔ اس کے علاوہ صنعتی ترقی کی رفتار بھی انتہائی سست تھی۔ ہڑتالیں، تالا بندیاں اور صنعتی جھگڑے روز کا معمول بن گئے۔ جسکے نتیجے میں عوام حکمرانوں سے بدظن ہوتے گئے۔

4۔ معاشرتی خرابیاں

ملک میں سیاسی معاشی ابتری کا اثر معاشرے پر پڑنے سے معاشرے میں ایک بیگانگی کا احساس زور پکڑ رہا تھا۔ صوبائی عصبیت کو ہوا دی جا رہی تھی۔ ملک کے دونوں حصوں میں تناؤ مزید پھیل رہا تھا، جسکی وجہ سے عوام ایک ٹھوس تبدیلی کے خواہش مند تھے/ جو جمہوریت، مساوات اور عوام کی معاشی اور معاشرتی خوشحالی کا باعث بنے۔

5۔ متفرق مسائل

PERFECT24U.COM

ملک میں سیاسی اداروں کی کمزوری کے ساتھ ساتھ سیاستدانوں، حکمرانوں اور نوکرشاہی میں احساس ذمہ داری مفقود ہو کر رہ گیا تھا۔ انھیں قومی اور عوامی مفاد کی جگہ اپنا اپنا مفاد عزیز تھا۔ ساتھ ہی حکومت کے اہم ستون یعنی عدلیہ کا کردار بھی قابل ستائش نہیں تھا۔ اس کے علاوہ ملک کے دیرینہ مسائل مثلاً مہاجرین کی آبادکاری، نہری پانی کا مسئلہ اور مسئلہ کشمیر بھی سرد خانوں میں پڑے رہے اور ان مسائل کے حل کے لیے کسی نے کوشش نہیں کی۔ ان حالات میں سکندر مرزا نے آئین کو ختم کر کے ملک میں مارشل لاء نافذ کر دیا جس سے جمہوری عمل کو سخت دھچکا لگا۔

ایوب خان کے دور حکومت کی اصلاحات

ایوب خان نے حکومت کی بھاگ دوڑ سنبھالتے ہی ملک کی ترقی اور خوشحالی کے لیے اصلاحات کا اعلان کیا۔ جس میں چیدہ چیدہ درج ذیل تھیں۔

1۔ زرعی اصلاحات 2۔ معاشی اصلاحات 3۔ سیاسی اصلاحات 4۔ معاشرتی اصلاحات 5۔ آئینی اصلاحات

perfect24u.com

1۔ زرعی اصلاحات

پاکستان چونکہ بنیادی طور پر ایک زرعی ملک ہے اس لیے 31 اکتوبر 1958ء کو نئی حکومت نے ایک کمیشن قائم کر دیا۔ جس نے زراعت کے مسائل کے حل اور بہتری کے لیے ایک رپورٹ جنوری 1959ء میں حکومت کو پیش کی۔ حکومت نے اس پر فوری عمل کرتے ہوئے مندرجہ ذیل اصلاحات نافذ کر دیں۔

۱۔ حکومت نے تمام جاگیریں ختم کر دیں۔

۲۔ کسی بھی شخص کے لیے حدِ ملکیت 1500 ایکڑ نہری اور 1000 ایکڑ بارانی زمین رکھی گئی۔ اس کے علاوہ زمیندار اپنے پاس باغات کے لیے ڈیڑھ سو ایکڑ زمین رکھ سکتا تھا۔

۳۔ مزارعین کے حقوق کا تحفظ کیا گیا۔ کسان سے بیگار یا جبراً خدمت سختی سے ممنوع قرار دی گئی۔

۴۔ زمینداروں کے پاس مقررہ حد سے زیادہ جو رقبہ زہ گیا تھا اس کو حکومت نے اپنی تحویل میں لے لیا۔ بدلے میں حکومت نے ان کو سرکاری بانڈ (Bonds) دیئے۔

۵۔ اشتمالِ اراضی کے سلسلے میں بھی نئی حکومت نے انقلابی قدم اُٹھایا اور زمین کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑوں کو یکجا کر کے جدید کاشتکاری کے قابل بنا دیا۔

حکومت کی زرعی اصلاحات میں گو کچھ بنیادی خرابیاں ضرور تھیں لیکن وقت کے تناظر میں زرعی اصلاحات پاکستان کی معیشت میں کافی بہتری لے آئیں اور ان اصلاحات کے تحت کسانوں اور غریب طبقے کے حقوق تسلیم کیے گئے۔ زمینداروں اور کسانوں کو ٹیوب ویل، ٹریکٹر، آسان قرضوں پر دیئے گئے۔ ان اقدامات کو ایوب خان کی حکومت نے سبز انقلاب (Green Revolution) کا نام دیا۔

2۔ معاشی اصلاحات

ایوب خان نے پاکستان میں معاشی ترقی کے لیے ایسے اقدامات بھی کیے کہ 1960ء کی دہائی کو بعض حلقوں میں ''ترقی کی دہائی'' (Decade of Development) کہا جانے لگا۔ نئی صنعتیں لگانے کے لیے حکومت نے ایک جامع منصوبے پر کام کیا۔ نہ صرف مردہ صنعتوں کو نئے سرے سے ترقی دی گئی بلکہ نئی صنعتیں بھی

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

لگائی گئیں۔اس دور میں معاشی ترقی کا اندازہ دوسرے پانچ سالہ ترقیاتی منصوبے سے بھی لگایا جاسکتا ہے۔ایوب خان کی اصلاحات کے نتیجے میں ملک میں جو ترقی ہوئی وہ کچھ یوں ہے:-

۱۔ قومی آمدنی میں اضافہ 30 فیصد سے بڑھ گیا۔
۲۔ برآمدات میں سات فیصد سالانہ کے حساب سے اضافہ ہوا۔
۳۔ صنعتی شعبے میں 40 فیصد سے زیادہ ترقی ہوئی۔
۴۔ زرعی شعبے میں ترقی 15 فیصد سے زیادہ ہوئی۔اس دور میں ملک کے کارخانوں میں اپنے خام مال کے زیادہ سے زیادہ استعمال پر زور دیا گیا۔تاکہ زرِمبادلہ بچایا جاسکے۔

پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن

پاکستان انڈسٹریل ڈیویلپمنٹ کارپوریشن (P.I.D.C) 1949ء میں قائم ہوئی مگر اس کو مزید فعال بنانے کے لیے اس کے دو حصے بنائے گئے تاکہ نئے حالات میں مزید بہتری آئے۔اس دور میں مختلف بڑے بڑے ڈیم مثلاً منگلا ڈیم، تربیلا ڈیم وغیرہ جیسے منصوبوں پر کام شروع ہوا۔حکومت نے گھریلو صنعتوں کو فروغ دینے کے لیے بھی کافی اقدامات کیے تاکہ شہری علاقوں کے علاوہ دیہی علاقے بھی ترقی کی رفتار میں پیچھے نہ رہ جائیں۔

PERFECT24U.COM

بنیادی جمہوریتوں کا نظام (سیاسی اصلاحات)

جنرل محمد ایوب خان کے خیال میں پارلیمانی نظام جمہوریت پاکستان کے عوام کے مسائل اور مشکلات کے حل اور ملک کو ترقی اور سیاسی استحکام دینے میں ناکام رہا تھا۔ان کی رائے میں پارلیمانی نظام جمہوریت پاکستان جیسے ممالک کے لیے موزوں نہیں تھا کیونکہ یہاں پر ایک طرف تو سیاسی شعور کی کمی تھی تو دوسری طرف غربت، جہالت اور ناخواندگی عام تھی۔

ایوب خان نے ملک میں نئے سیاسی نظام کو متعارف کرانے کے لیے "بنیادی جمہوریتوں کا نظام" (Basic Democracies) اکتوبر 1959ء میں رائج کیا۔یہ مقامی حکومت کا ایسا نظام تھا جو کہ نچلی سطح سے

perfect24u.com

شروع ہو کر اوپر کی طرف جاتا تھا اور اس کے چار مدارج تھے یعنی یونین کونسل، تھانہ رتحصیل کونسل، ڈسٹرکٹ کونسل، ڈویژن کونسل اور صوبائی کونسل۔

اس نظام کے چیدہ چیدہ مقاصد مندرجہ ذیل تھے۔

۱۔ بنیادی یا مقامی سطح پر ترقی کے مواقع فراہم کرنا۔

۲۔ تمام متعلقہ افسران اور نوکر شاہی کو ملا کر عوامی نمائندوں کو تربیت دینا۔

۳۔ متعلقہ افسران اور عوامی نمائندوں کو ایک ساتھ مل جل کر کام کرنے کے لیے آمادہ کرنا۔

اس نظام میں نچلی سطح پر دیہی یا شہری علاقوں میں جہاں آبادی ایک ہزار افراد پر مشتمل ہو تو وہاں یہ افراد ایک یونین کونسل کے نمائندے کو منتخب کر سکتے تھے۔ یونین کونسل اپنے علاقے کی ترقی، زراعت کی ترقی اور قانون کی حکمرانی کے لیے کوشاں رہتی تھی۔ مزید وہ بعض چیزوں پر مقامی ٹیکس بھی وصول کرتی تھی لیکن یونین کونسل کی کارکردگی اور اس طریقۂ انتخاب پر اس وجہ سے بھی تنقید کی جاتی تھی کہ یونین کونسل کے تمام کام ڈپٹی کمشنر کنٹرول کرتے تھے اور کونسل کے تمام نمائندے اس کے فیصلوں کے مرہونِ منت تھے۔ اس نظام کا بڑا فائدہ یہ تھا کہ عوامی نمائندوں کو مقامی سطح پر اپنے مسائل کی جان کاری کے علاوہ اُن مسائل کو حل کرنے کے مواقع میسر ہوتے تھے۔ مزے کی بات یہ تھی کہ بنیادی جمہوریتوں (B.D) کے ممبران جن کی کل تعداد 80 ہزار تھی اس کو بعد میں بڑھا کر ایک لاکھ 20 ہزار کر دیا گیا۔ ان کو نہ صرف بنیادی سطح پر استعمال کیا گیا بلکہ 1960ء میں یونین کونسل کے نمائندوں نے ایوب خان کو صدرِ پاکستان منتخب کیا اور بعد میں 1962ء کے آئین کے تحت یہ تمام B.D ممبران ایک انتخابی ادارے کی حیثیت اختیار کر گئے اور یوں B.D ممبران صدر، قومی اسمبلی اور صوبائی اسمبلی کے اراکین کو منتخب کرتے تھے۔ اس طریقۂ انتخاب پر کافی تنقید ہوئی کیونکہ اس طرح منتخب قومی یا صوبائی اسمبلی کے ارکان حقیقی عوامی نمائندے نہیں کہلا سکتے تھے کیونکہ 80 ہزار ارکین پر سرکاری دباؤ قدرے آسان تھا۔ بلاشبہ حکومت نے ان B.D ممبران کو اپنے مقاصد کے لیے استعمال کیا اور نتیجتاً B.D سکیم سے جمہوری نظام کی بنیاد نہ بن سکی۔ نچلی سطح پر عوام کی سیاسی تربیت اور معاشرتی اصلاح کی بجائے یہ نظام مزید کشیدگی کا باعث بنا۔ تعلیم یافتہ و باشعور طبقے نے اس نظام کو حکمران جماعت کنونشن مسلم لیگ یا ایوب خان کو جائز وناجائز طریقہ سے اقتدار میں رکھنے کا ذریعہ سمجھا اس لیے اس نظام کے خلاف لوگوں میں نفرت پیدا ہو گئی اور یوں ایوب خان کے زوال کے ساتھ ہی یہ نظام بھی ختم ہو گیا۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

مسلم فیملی لاء آرڈیننس (معاشرتی اصلاحات)

جنرل محمد ایوب خان کے دورِ حکومت کے اہم اقدامات اور اصلاحات میں سے ایک مسلم فیملی لاء آرڈیننس تھا۔ اسے 1961ء میں آرڈیننس کی شکل میں جاری کیا گیا۔ اس کے چیدہ چیدہ نکات درج ذیل ہیں:۔

- شادی کا اندراج یونین کونسل میں ضروری قرار دیا گیا۔
- کسی بھی مرد کو دوسری شادی کے لیے پہلی بیوی کی رضامندی لینا ضروری تھی۔
- طلاق کے لیے قانون میں اکٹھی تین بار طلاق کے روایتی طریقے کو متروک قرار دیا گیا اور اس کو قانونی شکل دی گئی۔
- یونین کونسل کی سطح پر مصالحتی کونسلیں (Arbitration Councils) قائم کی گئیں جن کا کام یہ تھا:۔

ا۔ میاں بیوی کے درمیان ناچاقی کی صورت میں صلح وصفائی کرائیں۔

ب۔ مرد کو دوسری شادی کی اجازت اس صورت میں دے کہ پہلی بیوی کی مرضی شامل ہو اور اس کی کفالت کر سکتا ہو۔

ج۔ بیوی بچوں کی کفالت کی ذمہ داریوں کو متعین کرنا۔

- اس آرڈیننس کے ذریعے خواتین کو زیادہ قانونی تحفظ فراہم کیا گیا۔
- یونین کونسل میں شادی کے اندارج کے لیے امام اور خطیب رجسٹرار مقرر کیے گئے۔
- خاندانی منصوبہ بندی پر پہلی دفعہ عمل کرانے کی کوشش کی گئی تا کہ تیزی سے بڑھتی ہوئی آبادی کو کنٹرول کیا جا سکے۔

اس آرڈیننس کو جہاں پذیرائی حاصل ہوئی وہاں کچھ لوگوں نے اسے تنقید کا نشانہ بھی بنایا۔

1962ء کا آئین (آئینی اصلاحات)

صدر ایوب خان نے جسٹس شہاب الدین کی سربراہی میں ایک آئینی کمیشن تشکیل دیا۔ اس کمیشن نے ملک کے ماضی اور حال کو مدنظر رکھ کر 1961ء میں حکومت کو مختلف آئینی تجاویز پیش کیں لیکن مزے کی بات یہ تھی کہ اس کمیشن کی بیشتر تجاویز خود صدر ایوب خان کے لیے قابل قبول نہیں تھیں چنانچہ اس نے ایک اور آئینی کمیٹی تشکیل دی، جس کے مرتب کردہ آئین کو ایوب خان نے ایک حکم کے ذریعے یکم مارچ 1962ء کو نافذ

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

کردیا۔ اس طرح تقریباً پونے چار سال کے عبوری دور کے بعد ملک میں دوسرے آئین کا نفاذ عمل میں آیا۔

1962ء کے آئین کی اسلامی دفعات وخصوصیات

☆۔ آئین میں صدر کے لیے مسلمان ہونا لازمی قرار دے دیا گیا ہے۔ ☆۔ آئین میں کہا گیا ہے کہ پاکستان کے مسلمانوں کو اس قابل بنایا جائے گا کہ وہ اپنی انفرادی اور اجتماعی زندگی قرآن وسنت کے مطابق بسر کریں گے۔ ☆۔ آئین میں کہا گیا تھا کہ کوئی قانون ایسا نہیں بنایا جائے گا جو قرآن وسنت کے منافی ہو اور موجودہ قوانین کو قرآن وسنت کے مطابق ڈھالا جائے گا۔ ☆۔ آئین میں کہا گیا تھا کہ قرآن وسنت کی لازمی تعلیم کے لیے مناسب اقدامات کیے جائیں گے۔ ☆۔ پاکستان ایک فلاحی ریاست ہوگی جس میں مزدوروں کے بہتر اوقات کار، تعلیم، طبی سہولیات، روٹی، کپڑا اور مکان کی سہولیات فراہم کرنے کے لیے اقدامات کیے جائیں گے۔ ☆۔ آئین میں اس عزم کا اظہار کیا گیا تھا کہ سود، زنا، جوا اور شراب سے پاک معاشرہ قائم کیا جائے گا۔ ☆۔ آئین میں زکواۃ، اوقاف اور مساجد کے بہتر بندوبست/ انتظام کا وعدہ کیا گیا تھا۔ ☆۔ آئین میں حکومت کو اسلامی ممالک کے ساتھ بہتر تعلقات قائم کرنے کو کہا گیا تھا۔ ☆۔ آئین میں پہلے بنیادی حقوق کا ذکر نہیں تھا لیکن بعد میں ایک ترمیم کے ذریعے اس کو شامل کیا گیا۔ ☆۔ اس آئین کی رو سے ملک میں صدارتی نظام رائج کیا گیا۔ صدر کا انتخاب پانچ سال کے لیے ہوگا۔ ☆۔ آئین نے پاکستان کو ایک وفاق قرار دیا جو دو صوبوں یعنی مشرقی اور مغربی پاکستان پر مشتمل تھا۔ ☆۔ اس آئین میں اردو اور بنگالی کو قومی زبانیں قرار دیا گیا جبکہ انگریزی دفتری زبان کی حیثیت سے رائج رہی۔ ☆۔ 1962ء کے آئین میں عدلیہ کی آزادی اور خودمختاری کی ضمانت دی گئی اور ملک کا ایک ایوانی قانون ساز ادارہ یعنی قومی اسمبلی قائم ہوا۔ اس کے ممبران کی کل تعداد 156 تھی جو مشرقی اور مغربی پاکستان میں برابر تقسیم تھی۔ اس میں چھ نشستیں عورتوں کے لیے مختص تھیں۔ ☆۔ صدر اور قومی وصوبائی اسمبلیوں کے ممبران کا انتخاب B.D ممبران پر مشتمل انتخابی ادارہ کرے گا۔

1965ء کے انتخابات

1962ء کے آئین کے نفاذ کے ساتھ پاکستان میں مختلف سیاسی جماعتوں نے اپنی اپنی سرگرمیاں شروع کیں۔ مسلم لیگ کے پرانے رہنماؤں نے اپنی پارٹی کا کنونشن بلایا۔ اس پارٹی کے سرکردہ لیڈروں میں چوہدری خلیق الزمان قابل ذکر تھے۔ کنونشن میں ایوب خان کو مسلم لیگ کا صدر منتخب کیا گیا لیکن یہ فیصلہ مسلم

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

لیگ کے تمام اراکین کو منظور نہیں تھا۔ ردِعمل کے طور پر میاں ممتاز دولتانہ نے پارٹی کونسل کا اجلاس ڈھاکہ میں طلب کر لیا اور یوں مسلم لیگ دو دھڑوں میں بٹ گئی۔ ایک کا نام کنونشن مسلم لیگ اور دوسری کا کونسل مسلم لیگ ٹھہرا۔ صدارتی انتخابات میں ایوب خان کا مقابلہ قائداعظم کی ہمشیرہ محترمہ فاطمہ جناح کے ساتھ تھا۔ حزب اختلاف کی تمام جماعتیں فاطمہ جناح کی حمایت کر رہی تھیں۔ ان جماعتوں میں کونسل مسلم لیگ کے علاوہ جماعت اسلامی، عوامی لیگ، نیشنل عوامی پارٹی وغیرہ شامل تھیں۔ ان انتخابات میں مغربی اور مشرقی پاکستان کے گورنروں نے کھلم کھلا بنیادی جمہوریت کے اراکین کے علاوہ حکومتی مشینری کو فاطمہ جناح کے خلاف اور ایوب خان کے حق میں استعمال کیا۔ ان تمام غیر قانونی اور غیر اخلاقی ہتھکنڈوں کی وجہ سے فاطمہ جناح ایوب خان کے مقابلے میں الیکشن ہار گئیں اور ایوب خان کامیاب قرار دے دیے گئے۔ ان انتخابات کے پاکستان کے مستقبل پر اچھے اثرات مرتب نہیں ہوئے۔

پاک۔ بھارت جنگ (1965ء)

PERFECT24U.COM

1965ء کا سال پاکستان کی تاریخ میں جمہوری قوتوں کی جدوجہد اور پاک بھارت جنگ کے لیے شہرت رکھتا ہے۔ اسی سال اپریل میں رن کچھ کے علاقے میں پاکستان اور بھارت کی فوجوں کے درمیان ایک بڑی سرحدی جھڑپ ہوئی جس میں پاکستانی فوج نے وہ سارے علاقے بھارتی فوج سے خالی کرا لیے جن پر بھارتی فوج نے قبضہ کر کے ملکیت کا دعویٰ کر رکھا تھا۔ بھارتی حکومت نے الزام عائد کیا کہ پاکستان کے چھاپہ مار مقبوضہ کشمیر میں خفیہ کارروائیوں میں مصروف ہیں اور ساتھ ہی گجرات کے نزدیک پاکستان اور کشمیر کی سرحد پر توپ خانے سے گولہ باری شروع کر دی۔ جواباً پاکستانی افواج نے جموں کے نزدیک جنگ بندی لائن عبور کرتے ہوئے

1965ء پاک بھارت جنگ

NOT FOR SALE

perfect24u.com

کارروائی شروع کی۔اس دباؤ کو کم کرنے کے لیے بھارت نے 6 ستمبر 1965ء کی رات سیالکوٹ، قصور اور لاہور کے علاقوں میں پاکستانی سرحد پر حملہ کر دیا۔صدر جنرل ایوب خان نے 6 ستمبر کو قوم سے خطاب کرتے ہوئے بھارت سے باقاعدہ جنگ کا اعلان کر دیا۔پاک بھارت جنگ مغربی پاکستان کے مختلف علاقوں یعنی سندھ، پنجاب اور کشمیر کے علاقوں میں پھیل گئی۔17 روزہ اس جنگ میں دونوں ملکوں کی بری، فضائی اور سمندری افواج نے حصہ لیا۔جنگ بندی کے لیے سابق سوویت یونین نے جہاں دونوں ممالک کو اپنی ثالثی پیش کی وہیں اقوام متحدہ نے اپنا کردار ادا کیا اور آخرکار ان تمام کوششوں کی وجہ سے 23 ستمبر 1965ء کو دونوں ممالک کے درمیان باقاعدہ جنگ بندی ہوئی۔
سوویت یونین کی ثالثی سے ازبکستان کے شہر تاشقند میں اس وقت کے بھارتی وزیراعظم لال بہادر شاستری اور صدر ایوب خان کے درمیان ایک معاہدہ پر دستخط ہوئے جسکو تاریخ میں معاہدہ تاشقند کے نام سے یاد کیا جاتا ہے۔
تاشقند کانفرنس 4 جنوری سے 10 جنوری 1966ء تک جاری رہی۔تاشقند معاہدے کے کل نو نکات تھے۔
ان نکات میں اور باتوں کے علاوہ دونوں ملکوں کے درمیان باہمی تنازعات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنے پر زور دیا گیا۔

تحریک جمہوریت اور ایوب خان کا زوال

PERFECT24U.COM

1965ء کی پاک بھارت جنگ نے ایک طرف ملک کو معاشی طور پر کمزور کر دیا تو دوسری طرف مشرقی پاکستان میں یہ احساس ابھرنے لگا کہ جنگ کے دوران مرکزی حکومت نے مشرقی پاکستان کے دفاع کے لیے کوئی خاطر خواہ انتظام نہیں کیا تھا۔اس لیے انھوں نے شیخ مجیب الرحمان کی قیادت میں صوبائی خودمختاری کے لیے سیاسی تحریک شروع کی۔مغربی پاکستان میں ذوالفقار علی بھٹو نے 1967ء میں پاکستان پیپلز پارٹی کے نام سے اپنی جماعت قائم کی جس نے ایک تحریک چلائی اور ایوب خان حکومت کے خلاف کافی مقبولیت حاصل کی۔اسی عرصے میں طلبا کی تحریک بھی ملک کے دونوں حصوں میں پھیل گئی۔اس کے علاوہ کسان، مزدور، وکیل اور سرکاری ملازمین بھی حکومت کے خلاف تحریک جمہوریت میں شامل ہو گئے۔ایوب خان نے سیاسی جماعتوں سے مذاکرات کے لیے گول میز کانفرنس بلائی لیکن حکومت کی یہ کوشش بھی کامیاب نہیں ہوئی اور آخرکار ایوب خان کو اقتدار سے علیحدہ ہونا پڑا۔انھوں نے 25 مارچ 1969ء کو اقتدار فوج کے سربراہ جنرل آغا محمد یحییٰ خان کے سپرد کر دیا۔

perfect24u.com

جنرل یحییٰ خان کا دورِ حکومت (71-1969ء)

جنرل یحییٰ خان نے 25 مارچ 1969ء سے 20 دسمبر 1971ء تک حکومت کی۔ مارشل لاء حکومت نے نہ صرف سیاسی جماعتوں سے مذاکرات شروع کیے بلکہ ون یونٹ کو توڑ کر پرانے صوبے بحال کر دیئے۔ پہلی دفعہ بلوچستان کو صوبائی حیثیت دی گئی اور ملک میں بالغ رائے دہی کا طریقہ رائج کیا۔ عوام میں بے چینی کو دور کرنے کے لیے یحییٰ خان نے ملک میں صنعتی اور تعلیمی اصلاحات بھی کیں لیکن ان سب باتوں کے باوجود اسے ایک آئینی بحران کا سامنا رہا۔ 1962ء کا آئین ایوب خان نے بنایا تھا لیکن اسے یحییٰ حکومت رد کر چکی تھی۔ مجبوراً یحییٰ خان نے 29 مارچ 1970ء کو ایک آئینی فارمولا پیش کیا جسے دستوری ڈھانچہ یا لیگل فریم ورک آرڈر (Legal Framework Order) کا نام دیا گیا۔ اس دستوری ڈھانچے کو ایک کمیٹی نے بڑی محنت سے تیار کیا تھا جو کہ جنرل یحییٰ خان نے اسی مقصد کے لیے بنائی تھی۔ لیگل فریم آرڈر کے اہم نکات یہ تھے۔

1۔ مستقبل کے آئین میں اسلامی نظریہ کو تحفظ دیا جائے گا۔
2۔ اسلامی جمہوریہ پاکستان ایک وفاقی حکومت ہوگی جو کہ ملک کے تمام علاقوں پر مشتمل ہوگی۔
3۔ آئین میں بنیادی حقوق، بالغ رائے دہی اور عدلیہ کی آزادی کو تحفظ دیا جائے گا۔
4۔ آئین میں زیادہ سے زیادہ صوبائی خودمختاری دی جائے گی البتہ مرکز مضبوط ہوگا۔
5۔ اس میں طے پایا کہ ملک کے تمام شہریوں کو قومی زندگی میں حصہ لینے کے یکساں مواقع فراہم کیے جائیں گے۔ ایک قلیل عرصے میں قانون سازی کے ذریعے پاکستان کے تمام علاقوں سے معاشی ناہمواری ختم کی جائے گی۔

LFO کے مطابق نیشنل اسمبلی کی 313 نشستیں (Seats) ہوں گی جن میں 13 نشستیں خواتین کے لیے مخصوص ہوں گی۔ اس کے علاوہ خواتین عام نشستوں پر بھی الیکشن میں حصہ لے سکیں گی۔ قومی اسمبلی میں نشستوں کی تقسیم کچھ یوں رکھی گئی:

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

صوبہ	عام نشستیں	مخصوص نشستیں
مشرقی پاکستان	162	7
پنجاب	82	3
سندھ	27	1
صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا)	18	1
بلوچستان	4	1
قبائلی علاقہ جات	7	1

LFO میں انتخابات کا طریقہ کار بھی وضع کر دیا گیا کہ کس قسم کے لوگ انتخاب لڑ سکتے ہیں۔ مزید یہ کہ نئی منتخب شدہ اسمبلی کو پہلے اجلاس سے لے کر 120 دنوں کے اندر ملک کے لیے نیا آئین بنانا ہوگا۔ ناکامی کی صورت میں اسمبلی خود بخود ٹوٹ جائے گی۔ LFO میں نئے آئین کے لیے ریاست کی پالیسی بھی وضع کی گئی جس سے روگردانی ناممکن قرار دی گئی۔ صدر کو یہ اختیار بھی حاصل تھا کہ وہ LFO کے متعین کردہ اصولوں سے انحراف کی صورت میں آئین کو مسترد کر دیں بصورت دیگر اسمبلی خود بخود کالعدم ہو جائے گی۔ صدر آئین کو اسمبلی میں نظر ثانی کے لیے واپس بھیجنے کے بھی مجاز تھے یہ صدارتی فیصلے عدالتوں میں چیلنج نہیں کیے جا سکتے تھے۔

PERFECT24U.COM

1970ء کے عام انتخابات

جنرل یحییٰ خان کے کارناموں میں 1970ء کے انتخابات بھی شامل ہیں۔ پاکستان میں دسمبر 1970ء میں عام انتخابات منعقد ہوئے۔ قومی اسمبلی کے لیے 7 دسمبر کو عوام نے ووٹ ڈالے جبکہ صوبائی اسمبلی کے لیے 17 دسمبر کو ووٹ ڈالے گئے۔ ملک میں پہلی دفعہ بالغ رائے دہی (Adult Franchise) کی بنیاد پر تقریباً 63 چھوٹی بڑی سیاسی جماعتوں نے انتخابات میں حصہ لیا۔ بڑی سیاسی جماعتوں میں پاکستان پیپلز پارٹی، عوامی لیگ، مسلم لیگ، نیشنل عوامی پارٹی، جماعت اسلامی اور جمیعت علمائے اسلام نے عوام کے سامنے اپنے اپنے پروگرام اور منشور پیش کیے۔

perfect24u.com

لیکن انتخابی نتائج کے مطابق مشرقی پاکستان میں صرف عوامی لیگ نے 169 نشستوں میں سے 167 نشستیں حاصل کیں اور مغربی پاکستان میں پاکستان پیپلز پارٹی نے 138 میں سے 87 نشستیں حاصل کیں۔ مشرقی پاکستان میں پیپلز پارٹی نے کوئی نشست حاصل نہیں کی جبکہ عوامی لیگ نے بھی مغربی پاکستان سے کوئی نشست حاصل نہیں کی۔ مغربی پاکستان کے چار صوبوں پنجاب اور سندھ سے پیپلز پارٹی جبکہ صوبہ سرحد (خیبر پختونخوا) اور بلوچستان میں نیشنل عوامی پارٹی اور جمیعت علماء اسلام کامیاب ہوئیں۔

جیتنے والی جماعتوں کو اقتدار منتقل کرنے کے بجائے فوجی حکومت نے لیت ولعل سے کام لینا شروع کر دیا جس سے نہ صرف عوام میں بداعتمادی کی فضا قائم ہوئی بلکہ ملک کی دو بڑی پارٹیوں میں بھی تناؤ کی کیفیت پیدا ہوئی۔ حکومتی رویے کے خلاف مشرقی پاکستان میں شدید احتجاج شروع ہوگیا۔

مشرقی پاکستان کے لوگوں نے بھرپور مطالبہ کیا کہ جمہوری اصولوں کے مطابق اکثریتی پارٹی کو اقتدار منتقل کیا جائے۔ فوجی حکمرانوں نے سیاست دانوں کی باہم رسہ کشی کو اپنے اقتدار کو طول دینے کے لیے استعمال کیا اور ملک کے دفاع کے نام پر مشرقی پاکستان میں سول نافرمانی کی تحریک کو کچلنے کے لیے نہ صرف فوج بھیج دی بلکہ عوامی لیگ کے صدر شیخ مجیب الرحمٰن کو گرفتار کر لیا۔

اسی سیاسی اور آئینی بحران سے فائدہ اٹھا کر بھارت نے مختلف طریقوں سے مشرقی پاکستان میں فوجی مداخلت کی جس سے مشرقی پاکستان کے حالات بد سے بدتر ہوتے گئے اور پاکستان اور ہندوستان میں جنگ چھڑ گئی۔ نتیجتاً 16 دسمبر 1971ء کو بزور طاقت ہندوستانی افواج کی مدد سے مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے بعد پاکستان میں اقتدار ذوالفقار علی بھٹو کے حوالے کر دیا گیا۔

مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے اسباب

مشرقی پاکستان کی علیحدگی نہ صرف پاکستان کے لیے ایک عظیم المیہ تھا بلکہ تمام دنیا کے مسلمانوں کے لیے ایک لمحہ فکریہ تھا۔ یہ افسوس ناک حادثہ 16 دسمبر 1971ء کو پیش آیا جب مشرقی پاکستان بنگلہ دیش بن گیا۔

اس المیہ کے اسباب درج ذیل تھے:

NOT FOR SALE

perfect24u.com

1 جغرافیائی دوری کا مسئلہ

بدقسمتی سے پاکستان کے دو حصے ایک دوسرے سے 1600 کلومیٹر کے فاصلے پر تھے جن کے درمیان بھارت واقع تھا۔ یہ جغرافیائی فاصلہ نہ صرف دونوں حصوں کے دفاع میں کافی پیچیدگیاں پیدا کر رہا تھا بلکہ اس سے ذرائع آمدورفت کے مسائل بھی پیدا ہو رہے تھے۔

2۔ زبان کا مسئلہ

پاکستان بننے کے بعد صرف اردو کو قومی زبان کے طور پر اپنایا گیا لیکن مشرقی پاکستان کی اکثریت جسے اپنی زبان اور ادب سے لگاؤ تھا، بنگالی زبان بولتی تھی۔ آزادی کے بعد جب مرکزی حکومت نے صرف اردو کو پاکستان کے دونوں حصوں کی قومی زبان قرار دیا تو مشرقی پاکستان کے لوگوں نے بنگالی کے حق میں جلسے

PERFECT24U.COM

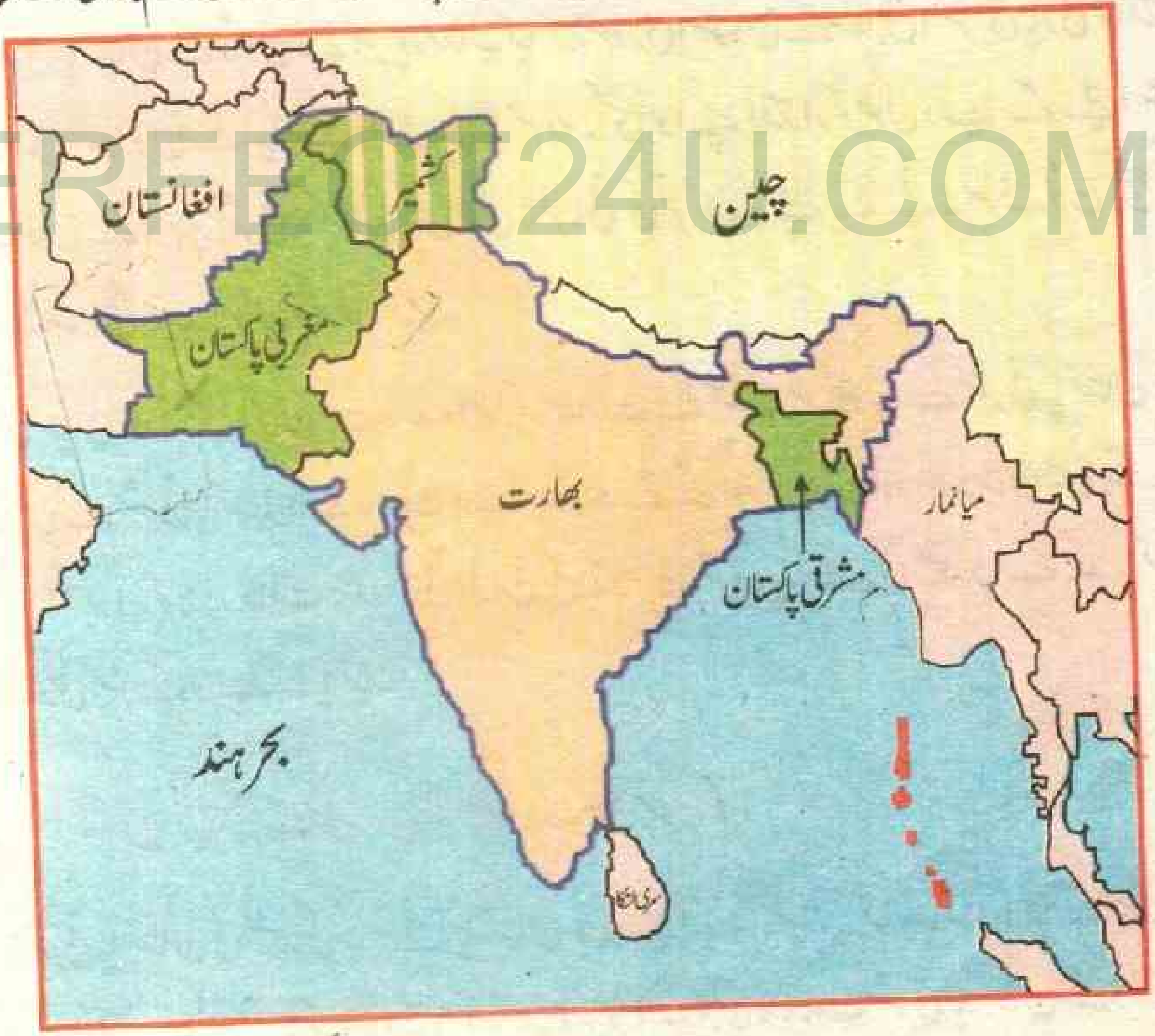

مشرقی اور مغربی پاکستان

perfect24u.com

جلوس اور مطالبات کے لیے زبردست تحریک چلائی۔ اس تحریک سے مجبور ہو کر مرکزی حکومت نے آخرکار اردو اور بنگالی کو پاکستان کی قومی زبانیں قرار دے دیں لیکن اب پانی سر سے گزر چکا تھا اور نفرت کی جڑیں کافی گہری ہو چکی تھیں اور زبان کے مسئلے سے بات بنگالی قوم پرستی تک پہنچ گئی۔

3۔ جمہوری قدروں سے انحراف

پاکستان میں نو سال تک آئین نہیں بنا جس کی بنا پر حکومت کے مختلف ستون ایک دوسرے کے خلاف کھڑے ہو گئے اور عوام کے لیے تمام جمہوری راستے بند کر دیے گئے۔ اس کے بعد مشکل سے 1956ء کا آئین بنا لیکن اس کو بھی چند سال بعد کالعدم قرار دے دیا گیا اور ملک میں ایک نہ ختم ہونے والی فوجی آمریت مضبوط سے مضبوط تر ہوتی چلی گئی۔ 1970ء کے انتخابات میں اکثریت حاصل کرنے والی عوامی لیگ کو حیلوں بہانوں سے اقتدار سے محروم رکھا گیا جس کا نتیجہ مشرقی پاکستان کی علیحدگی کی صورت میں ظاہر ہوا۔

PERFECT24U.COM

4۔ معاشی وجوہات

پاکستان کے تقریباً سارے علاقے آزادی کے پہلے دن سے معاشی طور پر مستحکم نہیں تھے۔ لیکن خاص کر مشرقی پاکستان میں غربت کی شرح مختلف وجوہات کی بنا پر زیادہ تھی۔ بنگالی عوام کا خیال تھا کہ پاکستان بننے کے بعد ان کی معاشی بدحالی ختم ہو جائے گی مگر اُن کے خواب پورے نہیں ہوئے۔ اس کے علاوہ مغربی پاکستان کے سیاست دانوں کے غیر جمہوری رویوں کی وجہ سے بھی وہ ناراض ہوتے چلے گئے اور آخرکار شیخ مجیب الرحمٰن کے چھ نکات عوام میں کافی مقبول ہو گئے۔ مجیب الرحمان نے مشرقی پاکستان کے عوام کو یہ بات باور کرائی کہ صوبائی خودمختاری کے بغیر مشرقی پاکستان کی ترقی ممکن نہیں اور آخرکار جب 1970ء کے انتخابات کے بعد یحییٰ خان نے مجیب الرحمان کو اقتدار منتقل نہیں کیا تو مجیب الرحمان نے صوبائی خودمختاری کے مطالبے کو آزادی کے مطالبے میں تبدیل کر دیا۔

perfect24u.com

5۔ فوجی کاروائی

پاکستان کی حکومت نے سیاسی بے چینی اور مشرقی پاکستان میں عوامی لیگ کی مسلح جدوجہد کو بغاوت قرار دے کر مشرقی پاکستان میں کارروائی شروع کی۔ مسلح افراد کے ساتھ فوجی کارروائیوں میں بے گناہ شہری بھی مارے گئے نیتجتاً مشرقی پاکستان کے عوام فوج کے خلاف ہو گئے۔ مشرقی پاکستان کے آخری گورنر ڈاکٹر ایم ایم مالک نے صدر جنرل یحیٰی خان کو مشورہ دیا کہ معاملات کو سیاسی طریقے سے حل کیا جائے لیکن ان کی تجاویز پر کسی نے غور نہیں کیا۔

6۔ بڑی طاقتوں اور بھارت کا کردار

پاکستان کے اندرونی سیاسی حالات سے فائدہ اٹھاتے ہوئے اس وقت کی سپر طاقتوں (سویت یونین اور امریکہ) اور بھارت نے مختلف طریقوں سے مشرقی پاکستان میں مداخلت کی۔ بھارت نے نہ صرف مشرقی پاکستان سے بھاگے ہوئے مہاجرین کو فوجی تربیت دی بلکہ اسلحہ وغیرہ بھی فراہم کیا۔ بعد میں امریکی حکومت نے انکشاف کیا کہ بحر ہند میں امریکی ساتواں بحری بیڑہ مشرقی پاکستان کی بجائے مغربی پاکستان کو بچانے کے لیے آ رہا تھا۔ یوں مشرقی پاکستان کی علیحدگی کے عمل کو خاموش امریکی تائید بھی حاصل تھی۔ فروری 1974ء میں دوسری اسلامی سربراہی کانفرنس منعقدہ لاہور کے موقع پر پاکستان نے بنگلہ دیش (سابقہ مشرقی پاکستان) کو باضابطہ طور پر تسلیم کرنے کا اعلان کیا۔

7۔ ہندو اساتذہ کا منفی کردار

قیام پاکستان کے بعد بدقسمتی سے تعلیم کے میدان میں بنگالی مسلمان ہندوؤں کے مقابلے میں پسماندہ تھے۔ سکولوں اور کالجوں میں ہندو اساتذہ کی اکثریت تھی۔ انھوں نے نئی نسل کو نظریہ پاکستان کے خلاف اُکسایا۔ جس نے پاکستان سے علیحدگی کے لیے راستہ ہموار کیا۔

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

مشقی سوالات

۱۔ مندرجہ ذیل میں سے درست جواب کا انتخاب کریں۔

(۱) بھارت نے پاکستانی نہروں کے ہیڈ ورکس کب بند کیے؟

(ا) یکم مارچ 1947ء (ب) یکم اپریل 1948ء (ج) یکم مئی 1948ء (د) یکم جولائی 1949ء

(۲) سندھ طاس معاہدہ کب طے پایا؟

(ا) 1951ء (ب) 1955ء (ج) 1960ء (د) 1961ء

(۳) پاکستان کی دستور ساز اسمبلی کا پہلا اجلاس کس کی قیادت میں ہوا؟

(ا) لیاقت علی خان (ب) جوگندر ناتھ منڈل (ج) قائداعظم (د) چوہدری محمد علی

(۴) مشرقی اور مغربی پاکستان کے درمیان کتنا فاصلہ تھا؟

(ا) 1300 کلومیٹر (ب) 1400 کلومیٹر (ج) 1500 کلومیٹر (د) 1600 کلومیٹر

PERFECT24U.COM

(۵) قیام پاکستان کے بعد لیاقت علی خان کس عہدے پر مقرر ہوئے؟

(ا) وزیر خزانہ (ب) صدر مملکت (ج) گورنر جنرل (د) وزیر اعظم

(۶) قائداعظم محمد علی جناح نے کب وفات پائی؟

(ا) 11 ستمبر 1948ء (ب) 12 ستمبر 1948ء (ج) 11 دسمبر 1948ء (د) 11 دسمبر 1949ء

(۷) آزادی سے پہلے برطانوی ہندوستان میں کتنی شاہی ریاستیں تھیں؟

(ا) 360 (ب) 460 (ج) 560 (د) 660

(۸) یکم جنوری 1948ء کو کشمیر کا مسئلہ کہاں پیش کیا گیا؟

(ا) جنرل اسمبلی (ب) سلامتی کونسل (ج) مشاورتی کونسل (د) اسلامی سربراہی کونسل

(۹) قرارداد مقاصد کب منظور ہوئی؟

(ا) 10 مارچ 1948ء (ب) 11 مارچ 1949ء (ج) 12 مارچ 1949ء (د) 13 مارچ 1950ء

NOT FOR SALE

perfect24u.com

(۱۰) 23 مارچ 1956ء کو ملک کا کون سا آئین نافذ کیا گیا؟

(ا) پہلا (ب) دوسرا (ج) تیسرا (د) چوتھا

(۱۱) ملک میں پہلے مارشل لاء کا نفاذ کب ہوا؟

(ا) 7 اکتوبر 1958ء (ب) 16 اکتوبر 1958ء (ج) 17 اکتوبر 1949ء (د) 18 اکتوبر 1949ء

(۱۲) بنیادی جمہوریتوں کا نظام کب رائج ہوا؟

(ا) اگست 1947ء (ب) اکتوبر 1948ء (ج) اکتوبر 1958ء (د) اکتوبر 1959ء

(۱۳) مسلم فیملی لاء آرڈیننس کس نے جاری کیا؟

(ا) سکندر مرزا (ب) جنرل یحییٰ خان (ج) غلام محمد (د) جنرل ایوب خان

(۱۴) 1965ء کے صدارتی انتخابات میں ایوب خان کے مدمقابل کون تھا؟

(ا) جنرل یحییٰ خان (ب) محترمہ فاطمہ جناح (ج) بیگم لیاقت علی خان (د) سکندر مرزا

(۱۵) تاشقند کانفرنس کس ملک میں ہوئی؟

(ا) تاجکستان (ب) ترکمانستان (ج) کرغیزستان (د) ازبکستان

(۱۶) 1967ء میں کون سی پارٹی قائم ہوئی؟

(ا) جماعت اسلامی (ب) پیپلز پارٹی (ج) مسلم لیگ (د) عوامی نیشنل پارٹی

(۱۷) ملک میں دوسرا مارشل لاء کب لگا؟

(ا) 25 اپریل 1968ء (ب) 25 فروری 1969ء (ج) 25 مارچ 1969ء (د) 25 دسمبر 1970ء

(۱۸) ملک میں پہلی دفعہ بالغ رائے دہی کی بنیاد پر عام انتخابات کب ہوئے؟

(ا) 1960ء (ب) 1962ء (ج) 1965ء (د) 1970ء

(۱۹) بنگلہ دیش کب وجود میں آیا؟

(ا) 14 دسمبر 1970ء (ب) 15 دسمبر 1971ء (ج) 16 دسمبر 1971ء (د) 18 دسمبر 1971ء

(۲۰) پاکستان نے بنگلہ دیش کو کب تسلیم کیا؟

(ا) دسمبر 1971ء (ب) دسمبر 1972ء (ج) فروری 1974ء (د) مارچ 1975ء

PERFECT24U.COM

perfect24u.com

2- مندرجہ ذیل سوالات کے مختصر جوابات دیں۔

(۱) پاکستان کا قیام کن تین باتوں کی وجہ سے ایک اہم واقعہ ہے؟

(۲) پاکستان کے ابتدائی مسائل کے حل کے لیے قائداعظم نے کن زریں اصولوں کی نشاندہی کی؟

(۳) تقسیم ہندوستان کے وقت ریاستوں کے الحاق کے لیے کیا فیصلہ کیا گیا؟

(۴) مسئلہ کشمیر کے حل کے لیے سلامتی کونسل کی قراردادوں کے نکات بیان کریں؟

(۵) قراردادِ مقاصد اور اس کی اہمیت بیان کریں۔

(۶) 1965ء کے انتخابات میں ایوب خان نے کیسے کامیابی حاصل کی؟

(۷) معاہدہ تاشقند کیا ہے؟

(۸) ایوب خان کے زوال اور تحریک جمہوریت کی ابتداء کیسے ہوئی؟

(۹) لیگل فریم ورک آرڈر (LFO) کے چیدہ چیدہ نکات بیان کریں؟

(۱۰) 1970ء کے عام انتخابات میں کیا انتخابی نتائج سامنے آئے؟

PERFECT24U.COM

3- مندرجہ ذیل کے مفصل جوابات دیں۔

(۱) پاکستان کو ابتدائی طور پر کیا مسائل درپیش تھے؟

(۲) پاکستان میں مارشل لاء کے نفاذ کے اسباب بیان کریں۔

(۳) 1956ء اور 1962ء کے آئین پر روشنی ڈالیں اور ان کے چیدہ چیدہ نکات کا موازنہ کریں۔

(۴) جنرل ایوب خان کے دورِ حکومت اور ان کی اصلاحات زیرِ تحریر لائیں۔

(۵) بنیادی جمہوریتوں کے نظام اور مسلم فیملی لاء آرڈیننس کے چیدہ چیدہ نکات بیان کریں؟

(۶) سقوطِ مشرقی پاکستان کے اسباب کیا تھے؟

سرگرمی

☆ ''پاکستان کے آئینی ارتقاء'' کے موضوع پر مضمون نویسی کا مقابلہ کریں۔

☆ قیام پاکستان سے سقوطِ مشرقی پاکستان تک کے واقعات کا تاریخ وار جدول ترتیب دیں اور کمرۂ جماعت میں آویزاں کریں۔

perfect24u.com

مصنّفین

ڈاکٹر فضل الرحیم مروت

- ایم۔اے سیاسیات، پی۔ایچ ڈی (سینٹرل ایشین سٹڈیز)
- **پروفیسر پاک سٹڈی سنٹر پشاور یونیورسٹی**

مصنف 15 کتابیں اور 36 مطبوعات تحریر کر چکے ہیں۔اس کے علاوہ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، پشاور کے لیے مطالعہ پاکستان برائے بارہویں جماعت بھی تصنیف کر چکے ہیں۔عرصہ 26 سال سے پشاور یونیورسٹی میں تدریس اور تحقیق سے وابستہ ہیں۔

PERFECT24U.COM

ڈاکٹر عبدالرؤف

- پی۔ایچ ڈی
- (ایسوسی ایٹ پروفیسر پولیٹیکل سائنس ڈیپارٹمنٹ پشاور یونیورسٹی)

مصنف کی 18 مطبوعات شائع ہو چکی ہیں۔عرصہ اٹھارہ سال سے پشاور یونیورسٹی میں تدریس اور تحقیق سے وابستہ ہیں۔

ڈاکٹر جاوید اقبال

- پی۔ایچ ڈی (سینٹرل ایشین سٹڈیز)
- (لیکچرر، ہسٹری ڈیپارٹمنٹ، پشاور یونیورسٹی)

مصنف کی 2 مطبوعات شائع ہو چکی ہیں۔ خیبر پختونخوا ٹیکسٹ بک بورڈ، کے لیے مطالعہ پاکستان (بارہویں جماعت) تصنیف کر چکے ہیں۔عرصہ 15 سال سے پشاور یونیورسٹی میں تدریس سے وابستہ ہیں۔

NOT FOR SALE

perfect24u.com

شائستہ دلاور

- ایم فل جغرافیہ
- لیکچرر (جغرافیہ)، جناح کالج برائے خواتین پشاور یونیورسٹی

مصنفہ عرصہ 9 سال سے پشاور یونیورسٹی کے ایک معروف کالج میں درس وتدریس سے وابستہ ہیں۔ شعبہ جغرافیہ میں انھوں نے قابل قدر خدمات انجام دی ہیں۔ علم جغرافیہ کی ایک ماہر استاد ہیں۔

References

- Struggle for Pakistan by Ishtiaq Hussain Qureshi
- Muslim Separatism in India by Abdul Hameed
- Towards Pakistan by Waheed-u-Zaman
- Pakistan the Formative Phase by Aziz Ahmad
- Making of Pakistan by K. K. Aziz
- Land of Pakistan by F. A. Shams
- Geography of Pakistan by Fazl-e-Karim Khan
- Pakistan Geography by Mian Muhammad Anwar
- Survey of Pakistan
- www.storyofpakistan.com

PERFECT24U.COM

NOT FOR SALE

perfect24u.com

اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

(سیدنا) محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تمہارے مَردوں میں سے کسی کے باپ نہیں بلکہ اللہ تعالیٰ کے رسول اور خاتم الانبیاء ہیں۔ (سورۃ الاحزاب: آیت ۴۰)

PERFECT24U.COM

سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے:

"میں آخری نبی ہوں۔

میرے بعد کوئی نبی نہیں ہے"۔